

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
قَالَ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
فَتَحْمَدُ حَسَنَةً وَتَرْغِبُ فِي تَرْغِيبِ شَرِكٍ وَتُجْتَنِبُ عَمَلًا
مَنْزُورًا وَرُوحًا وَكَوْنًا فِي تَرْغِيبِ شَرِكٍ وَتُجْتَنِبُ عَمَلًا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَوْلَانَا تَرْغَبُ فِي تَرْغِيبِ شَرِكٍ وَتُجْتَنِبُ عَمَلًا
مَنْزُورًا وَرُوحًا وَكَوْنًا فِي تَرْغِيبِ شَرِكٍ وَتُجْتَنِبُ عَمَلًا

قَدْ نَضَعُ لِمَطْبَعَةِ نَيْلِ الْوَقْفَةِ مَعْلُومًا

Checked 1987

CHECKED-75

CHECKED 1995

A5

B5

A4



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على خير خلقه سيد
المرسلين وشفيعة المذنبين وعلى البر وأصحابه وأتباعه الطيبين الطاهرين
أما بعد سب مسلمانوں کی خدمت میں بندہ ضعیف خادم دین رسول
الشکین احمد حسین عفا اللہ عنہ گذارش کرتا ہوں کہ اندونون اس عاجز کے
دل میں یہ خیال گذرا کہ ایک رسالہ نافہ برادران نبی کی نصیحت و موعظہ
کے لئے جس میں ایمان و توحید کی خوبی اور اتباع سنت کی بہتری اور شرک و بدعت
کی برائی اور دوسری ضروری عبادت و معاملے کا بیان جیسی نماز و زکوٰۃ ترک
کرنے میں ان کے کچھ خرابی اور رسوائی نبی اور سب حلال کی ترغیب اور بربا
خواری کی مذمت جو نظر کرتے اس زمانے کے ضروری باتوں سے ہیں صرف
قرآن و حدیث سے جمع کر دوں اور متفرق فوائد تغیر و حدیث کی شروح وغیرہ
انتخاب کر کے محل پر اس کے لکھ دوں تا اس کے دیکھنے سے ہر ایک مسلمان عمل و اعتقاد

اپنا ورثہ کر لے اور جو دین ایمان میں خلل ڈالنے والے باتین میں سے
 بچے خدا اور رسول کے کلام سے عشق و محبت اور دل سے اونکی تابعداری کا ذوق
 و شوق پیدا کرے الحمد للہ عرصہ قلیل میں یہ شاہد مقصود جلوہ ظہور پکڑے اور
 تھوڑی سی کوشش سے ایک بڑا سرمایہ نجات اخروی کا ہاتھ لایا اور نام اسکا
 وسیلۃ النجات رکھا حق سبحانہ تعالیٰ اس کوشش کو اپنے قبول فرما کر آخر
 کی نجات کا وسیلہ کر دے اور اس خیر خواہ اور سب مسلمانوں کو نفس و شیطان
 مکر و فریب سے بچا کر اپنے اور اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تابعداری
 کی توفیق دے اور اس پر جتنے موسے قائم رکھے آمین یا رب العالمین
کتاب الایمان . سورة البقرہ . یٰۤاَيُّهَا النَّاسُ
اعْبُدُوا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ
 اسی لگو عبادت کرو پروردگار کی اپنے جسے پیدا کیا تمکو اور انکو جو پہلے تم سے تھے
 تاکہ تم بچو **ف** پروردگار عالم نے جو یا اہبا الناس کر کے خطاب فرمایا ہی را
 اوفنے اہل مکہ میں اور لفظ کے عموم میں سب لوگ داخل ہیں اور عباد و ربکم
 مراد وحدہ و اہی تھے یک جانور پروردگار کو تمہارے کہ پیدا کیا تمکو اور ان
 لوگوں کو جو آگے تمہارے تھے جسکا نام و نشان کوئی نہیں جانتا خاصیت تائید
 تھے و لہٰذا ظہور میں لایا اور محمد و عدد و نعمتوں سے بر فزا فرمایا **اِنَّکُمْ وَالَّذِیْنَ**
اٰمَنُوْا عَمَلُو الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ اَخْتَبِ الْجَنَّةُ ثُمَّ فِہَا خٰلِدُوْنَ اَدَم

جو لوگ ایمان لائے اور کام کئے اچھے یہ لوگ ہیں رہنے والے بہشت کے وہ
 بیچ اوسکے ہمیشہ رہنے والے ہیں یعنی جو لوگ ایمان لائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 اور قرآن پر کہ خدا اور رسول کی تابعداری میں بجاں دل حاضر ہوئے اور نیک
 عمل کئے یعنی نماز پانچ وقت کی بخوبی ادا کی اور زکوٰۃ دی اور حج اور روزے وغیرہ
 نیک کام موافق حکم کے کیا لائے سورۃ ال عمران . یُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ
 وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَآمَنُوا بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
 وَكُسِّرَ عُنُوفُنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَأُولَٰئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ ایمان لائے
 ہیں ساتھ اللہ کے اور پچھلے دن کے اور حکم کرنے میں ساتھ بھلائی کے اور منع کرنے
 میں برائی سے اور جلدی کرتے ہیں بیچ بھلائیوں کے اور یہ لوگ ہیں صالحین
 و یقین کرنے میں آخرت کو یعنی زندہ ہونگے بعد موت کے اور ہر چیز کا سوال
 کئے جاوینگے اور یقین کرتے ہیں کہ نیکوں کو راحت ہی اور بدوں کو دوزخ اور حکم
 کرتے ہیں توحید کا اور فرمان برداری کرتے رسول کی اور منع کرتے ہیں برائی
 سے یعنی کفر اور شرک سے اور خلاف کرنے سے رسول کے یعنی روکتے ہیں بد
 سے اور جلدی کرتے ہیں بیچ بھلائیوں کے یعنی جلدی ادا کرتے ہیں نازوں کو پہلے
 وقت میں سنسنی اور کامی نہیں کرتے سورۃ النساء وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
 الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ
 فِيهَا أَبَدًا وَغَدَاةٌ لِّهِمْ حَقُّوا وَمَنْ أَضَدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا اور جو کوئی

ایمان لائے اور کام کئے اچھے البتہ داخل کر گئے ہم اونکو بہشتوں میں جتے ہیں بچانکے
 نہرین رہنے والے ہیں اور اسکے ہمیشہ وعدہ کیا اللہ نے سچ اور کون ہی بہت ہی اللہ
 بات میں اے فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاسْتَغْفَرُوْا لَهُ فِیْ سَبْعَةِ
 فِی رَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ وَیَهْدِیْهُمْ اِلَیْهِ صِرَاطًا مُسْتَقِیْمًا پھر لوگ
 ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور محکم کرے اور سکویں البتہ داخل کر گیا اونکو سچ اپنی رحمت اور
 فضل کے اور راہ دکھا دیا اونکو طرف اپنی راہ سیدھی ف مضبوط پڑنا اللہ کو لینے
 ہر کام اور مصیبت میں اللہ ہی پر بھروسہ کرے غیر راہ خدا و نر کے بھلائی اور برائی کا
 حدیث عن ابن عمر بنی الاسلام علی خمس شہادة ان لا اله الا الله
 وان محمدا عبده ورسوله واقام الصلوة وایتاء الزکوة والحج
 وصوم رمضان متفق علیہ روایت ہی بن عمر رضی اللہ عنہ سے نبی
 اکمل گئی اسلام کی اوپر پانچ چیزوں کے گواہی دینا اسکا کہ نبین کی معبود سوا خدا کے اور
 تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اس کے اور بھیجے ہوا اس کے ہیں اور پڑھنا نماز کا
 اور دینا زکوٰۃ کا اور کرنا حج کا اور رکھنا روزے رمضان کے روایت کی اسکو بخاری
 مسلم ف اسلام کی بنا پانچ چیزوں پر ہوئی ہی کہ اگر کوئی ایک اس سے چھوڑ دے گناہ تو
 اسکا اسلام پورا نہ ہوگا اقرار کرنا زبان سے اور سچ جاننا دل سے کہ نبین کی معبود سوا اللہ
 کے پھر اگر کوئی اللہ کے سوا کسی مخلوق کے ساتھ کوئی خاص عبادت کا کام بجالاؤ تو
 اقرار میں اپنے جھوٹا تمسکے اور اس طرح غار کو پاچوقت قایم رکھنا اگر سستی اور کاہلی سے

ایک وقت کی میں نماز چھوڑ دیکھا تو اسکا اسلام کامل نہوگا حدیث عن عبد اللہ
 بن عمر السیلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہا والمہاجر من ہجر ماخے
 اللہ عنہ رواہ البخاری روایت ہی عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پورا مان
 ہی کہ مسلمان رہے مسلمان زبان سے اوسکے اور ہاتھ سے اوسکے اور ہجرت کرنا اولاد ہی
 جسے چھوڑ دی وہ چیز کہ منع کیا ہی اللہ نے اس روایت کی اسکو بخاری و مسند
 رہے مسلمان زبان سے اوسکے اور ہاتھ سے اوسکے یعنی زبان پر نہ کہے اور غیبت نہ کرے
 اور ہاتھ سے نہ مار نہ اذادے ناحق اور ناحق کسی کا خون نہ کرے حدیث عن النبی

لا یؤمن احدکم حتی اكون احب الیہ من والدیہ وولدیہ والناس
 اجمعین متفق علیہ روایت ہی النبی رضی اللہ عنہ سے کہ میں مومن بنو کوئی تم
 سے یہاں تک ہو جاؤں میں بہت پیارا طرف اوسکے باپ اوسکے اور اولاد اوسکے اور
 سب لوگوں سے روایت کی اسکو بخاری اور مسلم نے ف اگر کوئی ایک بات کہے مانبتہ
 ہو یا اولاد یا سارے لوگ خلاف حکم رسول اللہ کے تو ہرگز نہ مانا اور پیروی پر رسول مقبول
 کے استوار رہے غرض جو کوئی رضامندی حضرت کی سب کی رضامندی ہی مقدم ہے
 اور محبت آپ کی سب کی محبت پر غالب ہو وہ مومن کامل ہوگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 منقول ہی کہ جب انہوں نے یہ حدیث سنی عرض کی یا رسول اللہ میں سب سے زیادہ آپکو
 دوست رکھتا ہوں سوا اپنی جان کے پس حضرت فرمایا کہ تو مومن کامل نہوگا اسی عمر رضی
 اوسنات کی کہ جان میری جسکے ہاتھ میں ہی حبیب ہوں میں محبوب تر طرف میرا جان

تیرے پس حضرت کی برکت توجہ سے اسی وقت عمر رضی اللہ عنہ کے دل میں ایسی
 تاثیر ہوئی کہ کہا قسم ہی اللہ کی کہ اب آپ محبوب ترین طرف میری جان بھی ہے
 پس فرمایا حضرت نے کہ اب پورا مومن ہو تو ای عمر یا اللہ ہم سب کو تیرے حبیب کی
 تابعداری اور محبت میں قائم رکھا میں **عن العباس ذاق طعم الايمان**
مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ وَرَبِّهِ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِحَدِّ رَسُوْلِهِ رَوَاةً مُّسْلِمًا
 روایت ہی عباس رضی اللہ عنہ سے چکا فرمان جان کا اس شخص نے کہ راضی ہو اساتذہ
 اللہ کے رب ہوئے پورا اور ساتھ اسلام کے دین ہوئے پورا اور ساتھ حضرت محمد کے رسول
 ہونے پر روایت کی اسکو مسلم **ف** یعنی بخوشی اللہ کو مالک اور متصرف بنا جانا اور
 اور راضی ہوا اسکے حکم پر اور اسلام کو دین اپنا ٹھہرایا اور حضرت کو بخوشی رسول جانا اور
 پیروی الکی کی **عن ابن عمر اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوْا**
اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنْ فَخَّرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَيَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُوْتُوْا
الزَّكٰوةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِيْنًا وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ
 الاسلام وحسابم علی اللہ متفق علیہ روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے
 کہ فرمایا حضرت نے حکم کیا گیا ہوں میں کہ تیرے لوگوں کی جان تک کہ گواہی میں اسکی
 کہ نبی کج فی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کے ہیں اور قائم کرے نماز کو اور دیں
 زکوٰۃ پس جو وقت کہ کریں یہ بچایا اللہ نے مجھ سے خون اپنا اور مال اپنا مگر ساتھ ہی اسلام
 اور حساب و نسا اور اللہ کے ہی روایت کی اسکو بخاری اور مسلم نے **ف** کوئی شخص شہاد

ہر اور نماز قائم نہ کیا اس سے زیادہ حکم ہی یا کوئی کلمہ شہادت نہ پڑھا اور نماز کو کسی قائم کیا ہو کر کو
 بنیں یا تب بھی زیادہ حکم ہی بہر صورت تینوں حکم کو بجا لانا ضروری اور حکم اسلام کا
 ظاہر یہی باطن اور سکا اللہ جاننا ہی اور قصاص اور حد جاری کیا جاوے گا باب
 مذمة الاشراك باللہ یہ باب مذمت میں شرک کرنے کے ساتھ اللہ کے ہی
 سورة البقرہ الذی جعل لکم الارض فراشا والسماء بناء واکزل من
 السماء ماء فاخرج به من الثمرات رزقا لکم فلا تجعلوا لله اندادا وانتم
 تعلمون جسے کیا واسطے تمہارے زمین کو بچھو اور آسمان کو چھت اور تارا آسمان
 پانی پس نکالا ساتھ اس کے قسم قسم کا میوہ رزق واسطے تمہارے پس مقرر کرو واسطے
 اللہ کے برابر اور تم جانتے ہو کہ تحقیق وہ خالق اور مالک ہی ہر حرکت کا اور بنیں یہاں
 اس کے غیر نے کچھ بلکہ وہ سب پیدا کئے گئے ہیں ایتہ۔ وَاَتَقُوا لِلَّهِ مَا لَا يَفْهَمُ
 عَنْ نَفْسِ شَيْءٍ وَلَا يَقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةً وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ
 يَنْصُرُونَ اور درو اور سدن نہ کفایت کرے گا کوئی جی کی جی کچھ اور نہ قبول کچھ
 اس سفارش اور نہ لیا جاوے اس برابر اور وہ نہ مدد کئے جاوے گئے ہیں درو اور
 سے کہ واسطے مشرکوں کوئی سفارش نہیں کرے گا اور نہ اللہ تعالیٰ انکو بچھائے پس شرک
 بجا اور توحید براستوار ہو ایتہ۔ کَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْثَلًا فَاحْشَاكُمْ
 تم تمہیں کچھ تم بچھینے کہ تم الیہ ترجعون موالذی خلق لکم مافی الارض
 جینے کا کیونکر کفر کرتے ہو ساتھ اللہ کے اور تم مروتے ہیں یا انکو چھوڑو کہ گناہ کو

پھر جلا دیگا تو پھر طرف اویسکے پھر جاویگے وہ ہی جسے پیدا کیا واسطے تھا۔ جو کچھ
 زمین کے ہی سارا ف یعنی لطفہ تھے تمہیں صلب تمہارے باپوں کے پھر زندہ کیا تو کچھ
 ماؤں کے اور بھوکا روح تمہارا بدنون میں اور لایا بیچ دنیا کے پھر مار گیا تو وقت اجل تمہارے
 پھر اوشا دیگا قیامت میں اور جزا دیگا تو موافق تمہارے عملوں کے اور جو کچھ پیدا کیا ہی
 زمین میں واسطے تمہارے ہی ہی سورۃ النساء۔ **وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا**
بِإِلَهِهِ اور عبادت کرو اللہ کی اور مت شریک اس ساتھ اویسکے کسی چیز کو **فِشْرَکِ**
 اللہ کے ساتھ نہ ہو بی انصافی ہی اللہ صاحب تمام گناہ توبہ سے یا اپنی رحمت بخشائی مگر
 شرک کو نہیں بخشتا اور شرک اوپر پانچ قسم کے ہی پہلا **اِشْرَکُ فِی الذَّاتِ** یعنی شریک تھنا
 اللہ کے ذات میں جیسا یہود و عمر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا مقرر کیا اور نصاریٰ علیہ السلام
 کو جو کوئی لیا اعتقاد رکھیں گے بیشک کافر ہوگا دوسرا **اِشْرَکُ فِی الصِّفَاتِ** یعنی شریک تھنا
 اللہ کے صفات میں جیسے اللہ کے پاس مانگنے کے چیز غیر **فِی شَیْءٍ** چاہنا یعنی منہ کا برسانا صحبت
 تندرستی طلب کرنا اور مصیبت اور بلا کو دفع کرنا اور اولاد کا دینا اور حاجت روائی اور درو
 کی کشادگی اپنی مانگنا اور شکل کے وقت غیروں کو بکارنا اور حاجت روائی کا سازا لگنا
 وغیرہ کام اللہ کے سوا غیروں کے بجا لایا دیگا تو شرک ہوگا غرض اللہ **فِی الذَّاتِ** و **فِی الصِّفَاتِ**
 رکھ تو اپنی التجا پھر کسی سے مانگ مت اویسکے سوا **اِشْرَکُ فِی الْعِبَادَاتِ** یعنی شریک کرنا
 بیچ عبادتوں کے جیسے اللہ صاحب خاص اپنے ہی واسطے سجدہ مقرر کیا غیروں کو سجدہ کرنا یا
 عبادت کے طور سے کسی کو روبرو مانہ باندھ کر سے رہنا یا دروغ کی راہ سے اویسکے روبرو

جھکنا یا کسی کے نام سے تقرب کے واسطے کوئی جانور ذبح کرنا پس اس طرح کام کرنا صاف عبادت
 اللہ کے شریک ٹھہرنا ہی چوتھا اشراک فی العباد یعنی شریک کرنا عادتوں میں جسے قسم کھانا
 غیر اللہ پر یا کوئی کام کے واسطے بد فالی لینا یا کسی کا بن یا بخوشی سے اپنے دل کی بات چھپانا
 اس پر عقیدہ رکھنا یہ سب شرک کے عادتوں میں ہیں پس چاہئے ان پر تیز کرے یا چھو ان اشراک
 فی الالہا یعنی ناموں میں شرک کرنا کہ عبد فلان یا بندہ فلان یا میر خیر بن علی کس نام رکھنا
 ہر مسلمان کو چاہئے کہ اچھا نام رکھے اور نام میں بندے کے بندے بن کو اپنے خالق کے طرف
 منسوب کرے جیسا عبد اللہ اور عبد الرحمن وغیرہ اور جس نام میں شرک کی بوائی ہو بد لدا
 سورة المائدة من يشرك بالله فقد حرم الله عليه الجنة وما وله
 النار وما للظالمين من انصار جو کوئی شریک لاؤ ساتھ اللہ کے پس تحقیق
 کی اللہ نے اوپر اوسکے بہشت اور جاگہ دوسکی اگر ہی اور بنیں واسطے ظالموں کوئی مددگار
 اية. ان الله لا يغفر لمن يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء
 ومن يشرك بالله فقد ضلّ ضلّالاً بعيداً تحقیق اللہ بنین مجتہد کہ شریک
 لا یا جاؤ ساتھ اوسکے اور مجتہد ہی سوا اوسکے واسطے جسکے چاہے اور جو کوئی شریک لاؤ
 ساتھ اللہ کے پس تحقیق گمراہ ہوا اگر اسی دورف معارف التفریع میں لکھا ہی کہ ایک پر
 اعزبی تھا اوسنے حضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں گناہوں میں غرق ہوں لیکن
 جب کہ اللہ کو پہچانا ہوں شریک دسکا میں نہیں لایا اور گناہوں میں شرمندہ ہو کر توبہ
 کرتا ہوں آپ کے پاس آیا ہوں میرا کیا حال ہوگا اسکے شان میں یہ آیت نازل ہوئی

اللہ ہی بلند رکھوں

کہ اللہ سوا اشترک کے سب گناہوں کو بخشا ہی دیکھا جائے کہ شرک کبسا گناہ عظیم ہی کہ کبھی نہیں
 بخشا جاتا یا اللہ ہو اور سب مسلمانوں کو شرک سے بچا اور تیری توحید پر قائم رکھ کر اس میں سب
 الانعام. و یوم نحشرهم جیعاً ثم نقول للذین اشرکوا ان شرکوا کونهم
 الذین کنتم ترعون ثم لکم تکون فینتھم الا ان قالوا واللہ ویناماکا مشرکین
 اور جسد ان کے شرک کیلئے ہم اور ان سب کو بھر کینے کے واسطے ان لوگوں کے شرک کیلئے تھے یہاں
 شرک تمہارے جنکو تھے تم دعویٰ کرتے پھر یہ تو گاہیانہ اور گناہ گریہ کہ کینے کے قسم ہی اللہ پر و
 کی ہمارے تھے ہم شرک لانیوالے **ف** جھوٹ کینے اور اس پر جھوٹی قسم کھا دینے اور تیری
 دن توحید والوں کی تیری مقام دیکھ کر شرک کینے اور ہم بھی ان کا شرک کا کرین شاید ہم بھی تجا
 پا دین پس قسم کھا دینگے کہ ہم شرک تھے حق تعالیٰ انکی منہ پر لگا دگا اور سب اعضا کے شرک
 گواہی دینگے الیہ. و کوثر لے اذ وقفوا علی النار فقالوا یا الیئنا نرد وکان
 یا ابات ربنا و نکون من المؤمنین بل لا فہم ما کانوا یخفون من قبل
 و کوثر دوالعادی و الماھو اعنہ و انھم لکاذبون اور کاشکے دیکھے توحید کے
 کمرے کے جاوین اور پر ال کے پس کینے اسی کاشکے ہم پیرین جاوین اور نہ جھٹلاوین ہم نے
 نشانہ کو اپنے رب کے اور نہیں ہم یا ان الون بلکہ ظاہر ہو گیا واسطے انکے جو کچھ کہ چھپا
 تھے پہلے اوس اور اگر پھر جاوین البتہ پھر جاوین طرف اوس جنبہ کے کہ منع کئے گئے ہیں
 اوس سے اور تحقیق وہ البتہ جھوٹے ہیں **ف** جب مشرکوں نے اونکے قیاس کے دن اور
 دیکھنے کے غائب اور کینے کاشکے ہم اگر دوبار جاوین یا میں اقرار کریں گے ہم توحید کا اور ہرگز نہیں

نمونے کے جواب میں ان کے پروردگار فرما دیا اگر پھر جاوین طرف دنیا کے بھرنگے طرف ہی
 چیز کے جو منع کئے گئے تھے پہلے اسکے بغیر طرف شرک کے راغب وائل ہو گئے یہ مجبورین جو
 وعدہ کرتے ہیں اب توحید کا ایۃ۔ **قُلْ اَرَايْتُمْ اِنْ اَتَاكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوَاْتَكُمْ**
السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُونَ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ بَلْ لَا يَأْتِيَهُ تَدْعُونَ
فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ اِلَيْهِ اِنْ شَاءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُونَ کون کہا دیکھا
 تھے اپنے تین اگر اوسے تمہارے پاس عذاب اللہ کا یا اوسے ٹکوقامت کہا غیر خدا کو
 پکارو گے اگر ہو تم سچے نہ بلکہ اوس کو پکارو گے پس کھول دی جو کچھ کے بلائے ہو طرف
 دفع اوس کے اگر چاہئے اور قبول جاوے گا جو کچھ شرک کرتے ہو **اگر اوسے تمہارا**
عذاب اللہ کا جیسے پہلے زمان میں کافروں پر آیا تھا دنیا میں سو کہا سوا اللہ غیر و نکو پکارو
کہو یہ بات اگر ہو تم سچے ایسا نہیں بلکہ خاص اوس کو پکارو گے یعنی جب مصیبت اور سختی
پہلے بار ہو سختی ہی تو اللہ کے سوا غیر و نکو پکارتے ہیں اور منت مراد مانگتے ہیں جب سختی
دو بار ہو تی ہی اور منت مراد سے کچھ دفع نہیں ہوتی ہی تو اوس وقت سب کو مجبور و ناگزیر
احد خاص اللہ ہی کو پکارے ایۃ۔ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يَطْعَمُ قُلْ اِنِّيْ اَمْرٌ اَنْ اَكُوْنُ اَوْ لَا اَكُوْنُ
وَلَا اَنْتَ اَنْ تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ قُلْ اِنِّيْ اَخَافُ اَعْصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمِ
عِظَمِ کہہ کہا سوا اللہ کے کون سے دوست وہ جو پیدا کر نیوالا آسمانوں کا احد میں کی
 احد وہی کھلاتا ہی اور نہ کھاتا یا جاننا کہ تحقیق میں حکم کیا گیا ہوں کہ یہ یوں ہی اول وہ شخص کمال

ہو اہی اور مست ہو تو شرک لانیوالوں کے کہ تحقیق میں قریب تائہوں اگر نافرمانی کروں گا
 عذاب برے دن کے **ف** خاص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہو اہی جناب
 سے کہ اسی پر حبیب کہہ ان مشرکوں کو کہ شرک تمہارے ہیں اور وہ کہو کہ اسی مشرکوں کا دین
 رکھوں سو خدا کے جو پیدا کیا آسمان زمین کو اور رزق دیتا ہی سارے خلق کو اگر شرک تمہارا
 جیسا تم شرک تمہارے ہو تحقیق میں تائہوں بڑوں کے عذاب جب رسول مقبول کو یہ خطاب
 ہو تو اور وہ کیا حساب کہ شرک تمہارے ہیں ان فرات پاک میں یہ بہت افسوس ہی

ایہ **رَاتِعَ مَا وَحَىٰ لَكَ مِنْ رَبِّكَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَاعْرِضْ عَنِ الْشُرَکِیَّةِ**
 یا محمد پیروی کرو اس چیز کی کہ وحی کے گئی ہی طرف تیرے رب تیرے نہیں کوئی معبود مگر وہ
 اور منہ پھیر لے شرک کر نیوالوں **ف** پیروی کرو اس چیز کی یعنی قرآن کی کہ حسین
 سراسر ہدایت اور نجات ہی اور منہ پھیر لے شرک کر نیوالوں اور ان کے کہنے پر التماس
 نہ کرو نہ کہ اگر تو کہا مایگا مشرکوں کا طرف شرک کے پھیر دینگے رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام
 واسطے ہدایت اور رحمت کے اُسے ہیں اسے خلاف اسکا نہیں ہوتا جب حضرت کے
 طرف خطاب ہوتا ہی تو واسطے امت آپ کی ہی جب کسی قوم کے سردار کو دوسرے
 سردار سے حکم ہوتا ہی تو گویا واسطے اس کے قوم کے حکم ہوا اور ایسا ہی حضرت امت کو
 خطاب ہوا ہی کہ شرک سے بچے اور توحید پر توار ہے **آیۃ** **وَأَنَّ الشَّیْطَانَ**
لِیُؤْتِکُمُ الْوَسْوَۃَ الْفٰسِقَۃَ لَیَؤْتِکُمُ الْوَسْوَۃَ الْفٰسِقَۃَ لَیَؤْتِکُمُ الْوَسْوَۃَ الْفٰسِقَۃَ
 اور تحقیق شیاطین البتہ دوسرے دیتے ہیں طرف دوستوں اپنے تاکہ جھگڑیں تم سے

اور اگر کہا مانا تھے انکا تحقیق تم البتہ مشرک ہو **ف** جب آدمی توحید پر تباہی اور کفر
 میں اپنے پروردگار پر بدھ و سارک تباہی تو شیطان سو سہ انکو اور طرف پھیر تباہی کیسے مشرک
 طرف اور کیونکہ جو میوں کے طرف کہ اپنا حال بوجھے اور عقیدہ اوس پر رکھے اگر کہا مانو
 شیطان کا البتہ مشرک بنو گے سورۃ الاعراف . **هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ**
نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ
حَمْلًا خَفِيًّا فَأَمَرَتْ بِهِ فَلَمَّا أَثْقَلَتْ دَعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْتَنَا
صَالِحًا لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ فَلَمَّا أَتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهُ
شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا فَتَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ أَلَيْسَ كَوْنُ مَا لَا يَخْلُقُ
شَيْئًا وَهُمْ يَخْلُقُونَ وَكَانَ يُطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَكَانَ انْفُسُهُمْ يَنْصُرُونَ
 وہ ہی جس نے پیدا کیا تمکو ایک جان سے اور کیا اوس سے جو اسکا تاکہ آرام پرے طرف
 اوس کے پس جب وہ مانجا اوس نے اوسکو یعنی حاملہ ہو گئی اٹھا لیا اوس نے بوجھ بھگایا پس
 آمد و رفت کے ساتھ اوس کے پس بوجھ بھاری ہوا دعامانگی دو نور سے اپنے کہ اگر دیکھا تو
 ہکو تندرست البتہ ہونگے ہم شکر گزار پس دیا اونکو تندرست تو مقرر کیے واسطے اوس کے
 شریک بیچ اوس کے کہ دیا تھا اونکو پس بلند ہی اللہ اس چیز سے کہ شریک لایا پس کہا شریک
 لائے ہیں اوس چیز کو کہ نہیں پیدا کرتے ہیں کچھ اور وہ پیدا کئے جاتے ہیں اور نہیں کر سکتے
 واسطے انکے مدد اور نہ جانوں کو اپنے مدد کرتے **ف** پس تباہی اونکو تندرست رکھا
 اپنے جب حاملہ ہوتی نہیں بنت خالص کرتے ہیں اور اللہ سے دعامانگتے ہیں اور کہتے ہیں

کہ یا اللہ تو بہکدو اولاد صالح عطا فرما جب فرزند عطا کرے تو متوجہ ہو میں اور طرف
کوئی تو میری برائے کوئی مالیدہ کرے کوئی اور دنگو نذر و نیاز ما کوئی غلام فلان اور
عبد فلان نام رکھتے غرض ایسے طرح طرح کے شرک کرتے اور اللہ کو بھول جاتے اور اللہ کے دے
ہوے نعمت کی ناشکری کرتے اور اللہ بہت پاک ہی شریک ٹھہرتے سے آیۃ اِن الَّذِیْ
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادُ امَّا لَکُمْ فَاذْعُوْهُمْ فَلَیْسَ سَجْدَہُمْ
اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ تحقیق جنکو تم پکارتے ہو سو اللہ کے بند ہیں یا نہ تھا
بھلا پکارو تم انکو پھر جواب دینا کہ اگر تو تم سے ف یعنی جیسا تم بندے اللہ کے ہیں
وہ بھی بندے اللہ کے ہیں انکو کچھ دخل نہیں کہ رختانہ الہی میں جیسا تم کچھ دخل نہیں اور یہ
خالق و مالک جو رب و مصیبت میں پکار کو سننے والا اور دعا کو قبول کرنے والا ہے جھوٹے
اور دین مرد طلب کرنا بے فائدہ ہی سورۃ یونس . هُوَ الَّذِیْ یَسِّرُ کُمۡ فِی الْاَرْضِ
وَالْبَیْرُ حَتّٰی اِذَا کُنْتُمْ فِی الْغُلَاکِ وَجَرَبَ بِہُمْ مِنْ فِیْ طَیْبَہٖ وَفَرَّجَ اِمَّا جَاہِہُمَا
رَیْحٌ عَاصِفٌ وَجَاءَہُمُ الْمَوْتُ مِنْ کُلِّ مَکَانٍ وَظَنُّوْا اَنَّهُمْ اُحِیْطُ بِہُمْ دَعَا اللّٰہَ
مُخْلِصِیْنَ لَہُمُ الدِّیْنَ لَیْسَ اَبْجَحِیْتُنَا مِنْ ہٰذَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الشَّاکِرِیْنَ فَلَمَّا
اَنْجَیْنَاهُمْ اِذَا ہُمْ یَبْتَغُوْنَ فِی الْاَرْضِ غَیْرَ الْحَقِّ یَاٰیہَا النَّاسُ اِنَّا بَعِیْکُمْ عَلٰی
اَنْفُسِکُمْ مَتَاعَ الْحَیْوۃِ الدُّنْیَا ثُمَّ اِنَّا مَرْجِعُکُمْ فَنَبْیِئْکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ
وہ ہی جو چلا آئی تلو چنگل اور دیار بیان میں کہ جب تم پر کشتی کے اور جاری تھے میں شیان
ساتھ اونکے ساتھ باؤ اچھے کے اور خوش تھے میں ساتھ اونکے آج میں اور کشتیوں کو

باؤتند اور آتی ہی انکو موج ہر مکان اور جاہیں وہ یہ کہ گھیر لیا او کو پکارتے ہیں اللہ کو
 خالص کر کے واسطے اسکے عبادت کو اگر نجات دیگا تو ہکواس سے ہنگے ہم شکر کریں اور ان
 پس جب نجات دی انکو ناگہان سرکشی کرتے ہیں بیچ زمین کے ناحق ای لوگو سو انکے
 نہیں کہ سرکشی تمہاری اور جانوں تمہارے ہی لے لو فائدہ زندگانی دنیا کا پھر طرف ہمار
 ہی پھر نامتھار پس خبر دیگے ہم تمکو اس خبر کی کہ تمہے تم کرتے **ف** اور وہی اللہ جو جلاتا
 تمکو بچ خشکی کے جانوروں پر اور بیچ دریا کے کشتیوں پر اور جب آتی ہی ہو موقوف چلنے کشتی
 خوش ہوتے ہیں اور جب آو باؤتند اور آوے موج دریا کا ہر مکان یعنی آگے پیچھے اوپر اور
 اور جب جا کر گھیر لیا ہو چاروں طرف تو پکارتے ہیں اللہ کو واسطے دفع ہو اس بل کے لغیر
 ہو کو نجات پائیں اس ناگہان سرکشی کرتے ہیں بیچ زمین کے بغیر شریک کرتے ہیں انکو
 اور نذر و نیاز مانگتے ہیں غیروں **ایہ قل من یزکم من السماء واکبرض**
امن بک الشفع واکبرضار ومن یخرج الحی من المیت و یخرج المیت
من الحی ومن یدبر الامر فسیقولون اللہ فقال فلا تشقون فلکم
اللہ ربکم الحق فاذ ابعد الحق الا الضلال فانی تصرفون کہ کو شخص
 رزق دیتا ہی تمکو آسمان اور زمین کا کوں شخص ہی کہ مالک ہی سننے کا اور انکو سمجھنا
 اور کوں شخص نکالتا ہی زندہ کو مردے اور نکالتا ہی مردہ کو زندے سے اور کوں تنہا
 کرتا ہی کام کی پس کہینگے اللہ پس کہہ آیا بندہ کرتے پس ہی اللہ پروردگار تمہارا حق
 پس کہانی پیچھے حق کے مگر گمراہی پس کہان پیچھے جاتے ہو **ف** یعنی ای ہر

حبیب سوال کروں مشرکوں کو کون روزی دینا ہی شکو آسمان اور زمین اور کون
 زندہ کرتا ہی مردہ کو اور کون مارتا ہی زندہ کو اور کون تدبیر کرتا ہی ہر کام کی تدبیر
 جب اقرار کریں سو خدا کے دوسر کوئی نہیں کر سکتا تو پھر کہہ دیجئے خالق اور رازق کو چھوڑ
 اور وہ کیوں مانگتے ہو اور سیدھی راہ کیوں بھڑ بھڑ میں ضلالت اور گمراہی
 سورۃ یونس . وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ عَلَيْنَا لَنُجِئْهُ اَوْفَاكًا وَاَوْفَاكًا
 قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَانْ كَمْ يَدْعُنَا اِلَى الضَّرْمَةِ كَذَلِكَ زَيْنَ
 لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور جب پہونچی ہی آدمی کو برائی پکارتا ہی بکرا اور پر
 کروت اپنے یا بچے یا کھرے پس جب کھولتے ہیں ہم اوس ایذا کو اوسکی جلا جاتا ہی گویا
 کہ نہ پکارتا تھا بکرا طرف ایذا کے کہ پہونچی تھی اسکو اس طرح زینت دیا گیا ہی واسطے حد تک
 والوں کے جو کچھ کرتے ہیں آدمی جب مصیبت میں گرفتار ہوتا ہی پکارتا ہی اللہ کو
 بیٹھے اوتھے اور کھرے عاجزی اور زاری جب آسان ہو جاؤ بھول جاتا ہی گویا کہ اللہ کو
 نہیں پکارتا تھا پہلے اوسکے وقت محنت کے کہ بتاتا ہی خدا پہ جاچکے محنت تو بھول جاتا
 سورۃ الرعد . لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ لَا يَسْتَجِیْبُوْنَ
 لَهُمْ شَيْْءًا اِلَّا كِبَاسٌ مِّنْ عِندِ الْمَلٰٓئِكَةِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِالْعَیْبِ وَمَا دُعَاءُ
 الْكَافِرِيْنَ اِلَّا فِي ضَلٰلٍ واسطے اوسکے پکارنا سچا اور جن لوگوں کو پکارتے ہیں سو خدا
 نہیں جواب دے انکو ساتھ کسی چیز کے مگر جیسے کھولنے والا دونوں پتیلی اپنی طرف پانی کے
 تاکہ پہونچے منہہ کو اوسکے اور نہیں وہ پہونچے والا اسکو اور نہیں دعا کا فوٹل مگر پہونچے

ف اور واسطے اویکے ہی پکارنا سچا اور جنکو پکارتے ہیں اپنی مصیبت میں ہرگز نہیں
 سنتے پکار کو انکے اور اپنے خالق کو چھوڑ کر اور دن کو پکارنا ایسا ہی جیسا پانی کو دیکھا دور
 اور پھیلا یا طرف اسکے اپنے قانون کو تاکہ پہنچے اپنے منہ تک ہرگز نہیں پہنچتا اور
 پکارنا اونکا غیروں کو صریح گمراہی اور بے فائدہ جیسا پانی منہ تک نہیں پہنچتا ایسا ہی
 غیروں کو پکارنا کچھ نفع نہیں دیتا ایتہ۔ قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قُلْ
 اللَّهُ قُلْ فَاتَّخِذْ مَنْ دُونَهُ أَوْلِيَاءَ لَا يَمْلِكُونَ أَنْفُسَهُمْ فَعُتُوا وَاصْطَرَّ
 قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَى وَالْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ أَمْ جَعَلُوا
 لِلَّهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوا كَخَلْقِهِ فَتَشَابَهُ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلْ لِلَّهِ خَلْقُ
 كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ کہہ کون ہی پروردگار آسمانوں کا اور زمین کا
 کہہ کہ اللہ کہہ کیا پس پکڑا ہی تھے سوا اویکے کار ساز کہ نہیں اختیار میں رکھتے واسطے
 جانوں اپنے نفع کا اور نہ ضرر کا کہہ کیا برابر ہوتا ہی اندھا اور دیکھنے والا یا برابر ہوتا ہی
 اندہیرا اور اجالا کیا مقرر کیا ہی انہوں نے واسطے خدا کے شریک کہ پیدا کیا انہوں نے مانند
 پیدائش اویکے پس ملگنی پیدائش اور پانکے کہہ کہ اللہ پیدا کر نیوالا ہر چیز کا ہی اور وہ ہی کیلا
 غالب **ف** جب مشرکوں کو پوچھے کون ہی پروردگار زمین و آسمان کا یہہے کے لاجواب
 میں جواب میں انکے خود اللہ فرماتا ہی کہہ کہ اللہ پروردگار ہی کیونکہ انکو سوا اسکے جوابی
 نہیں اور جب اب یہی تو لازم دلی ہی نبی اکو کہا پکڑتے ہو تم سوا اسکے دوست لینے
 جانتے ہو تم کہ پیدا کر نیوالا زمین و آسمان کا وہی ہی پھر غیروں کو کیوں پکارا ہوا اور کار ساز

اپنا سمجھتے ہو جو خود اپکو نہ نفع پہنچا سکتے اور نہ ضرر دفع کر سکتے دوسرے کو کوئی نفع دے سکے
اور ضرر دفع کر سکے کہا برابر ہوتا ہی اندھا کہ شرک کرنا ہی اور دیکھنے والا کہ عبادت کرنا ہی
موجود ہی کہا برابر ہوتی ہی اندھیری شرک کی اور روشنی توحید اور معرفت کی جب یہ
دونو برابر نہیں ہوتے ہیں تو توحید کو چھوڑ کے شرک میں کسے مبتلا ہوئے ہیں ایتہ

وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَفْعَلُونَ بَصِيًّا قَارِئِهِمْ تَاللَّهِ لَنتَشْكَنَ عَمَّا كُنْتُمْ
تَفْتَرُونَ اور مقرر کرتے ہیں واسطے اس چیز کے کہ نہیں جانتے ایک حصہ دوسرے چیز
کہ دیا ہی مجھے انکو قسم ہی اللہ کی البتہ سوال کئے جاو گے اس چیز سے کہ تم نے تم افرا کرتے
اللہ کے دئے ہوئے چیز میں غیر کو حصہ مقرر کرتے ہیں جیسا اللہ کے واسطے مقرر کرتے
ہیں سو منع فرمایا ایتہ وَاذَارَ الَّذِينَ يَشْرِكُوا شُرَكَاءَهُمْ قَالُوا إِنَّا هُوَ لَا

شُرَكَاءُ وَآلِ الَّذِينَ كَانَتْ عُمُومِنَ دُونِكَ فَالْقَوْلُ إِلَيْهِمْ لَكُمْ لَكَاذِبُونَ
اور جب دیکھیں گے وہ لوگ جو شرک کرتے ہیں شرک کو انکو اپنے کہیں گے ای پروردگار ہمارے ہی شرک
ہمارے وہ جو تم نے ہم پر کچا سوا ہے یہ پس شرک ان کے طرف انکے بات تحقیق تم البتہ
جھوٹے ہو ف یعنی جنکو پکارتے ہیں اور شرک سمجھتے ہیں وہ غافل ہیں اور
اور بیزار اور انکار کریں گے پکارے اوں کے جو پکارتے تھے واسطے اپنی حاجت کے پھر

کہا فائدہ کہ سوا اللہ کے غیر و نکو کارے سورۃ بنی اسرائیل وَاذْكُرْ
رَبَّكَ فِي الْقُرْآنِ وَحْدَهُ وَلَوْ عَادَ بَارِئُهُمْ نَفُورًا اور جس وقت کہ یاد کرنا
تو یا محمد پروردگار کو اپنے بیچ قرآن کے اکیلا پھر جائے ہیں اور یہ بیٹوں اپنے بھاگتے ہوئے

ف جب خالص حید اللہ کی اور مذمت شرک کی اور برے کاموں کی بیان کیے
 جاوے تو بھاگتے ہیں اور ناخوش ہوتے اور جب قصے یا کہانی کہے جاوے تو رغبت دل
 سٹھتے اور خوش ہوتے ہیں ایتہ . رَبِّکُمُ الَّذِیْ یَنْخِیْ لَکُمُ الْفَلَکَ فِی الْبَحْرِ
 لَیْسَ غَوَاۤمِرٌ فِیْضِلْہٖ اِنَّہٗ کَانَ بِکُمْ رَحِیْمًا وَاِذَا مَسَّکُمُ الضُّرُّ فِی الْبَحْرِ
 ضَلَّ مِنْ تَدْعُوْنَ اِلَّا اَیَّاهُ فَکَلَّمْنَا نَحْنُکُمْ اِلَی الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ وَکَانَ لَکُمْ اِنْسَانٌ
 کَفُوْرًا اَفَا مَنْتُمْ اَنْ یَّخْشِیَ بِکُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ یُرْسِلَ عَلَیْکُمْ حَاصِبًا
 ثُمَّ لَا تَجِدُ وَالْکُمْ وَکَیْلًا اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ یَّعْیَبَکُمْ فِیْہِ تَارَةً اٰخَرٰی فِیْرِسِلْ
 عَلَیْکُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّیْحِ فَنُغْرِقَکُمْ مَّا کَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُ وَالْکُمْ عَلَیْنَا
 یَدَیْہِ تَتَّیْعًا پُروردگار تمہارا وہ ہی جو چلا تا ہی واسطے تمہاری کشتی بیچ دریا کے
 تاکہ چاہو ہمیشہ فضل سے اس کے تحقیق وہ ہی ساتھ تمہاری مہربان اور جب چاہی
 ہی تم کو سختی بیچ دریا کے گرم ہو جاتے ہیں جنکو تم چار ہو مگر وہی پس جب بجات دیتا
 نکو طرف جنگل کے منہ پھیر لیتے ہو اور ہی آدمی ناشکر گزار کیا پس نذر ہو تم اس سے کہ
 دھساؤ نکو طرف جنگل کے یا بھیج دو اور تمہارے منہ پھرتو نکا پھرنے پاؤ تم واسطے
 اپنے کو فی کار ساز یا نذر ہو تم اس سے کہ لیاؤ نکو بیچ اس دریا کے دوسرے بار پہنچے
 اوپر تمہارے کشتی تو نہ نیوالا بار پس دو بادلو نکو سب اس کے کفر کہا تھے پھرنے پاؤ تم
 واسطے اپنے اوپر چار سے بدلے اسکے چھپا کر نیوالا **ف** جب تم سوار ہوتے ہو
 کشتیوں پر اور قصد کرتے ہو ایک شہر سے دوسرے شہر کا تو پُروردگار عالم ہے

مہربانی سے بار اموات کشتی کے لئے بھیجتا ہی اور تم ساتھ عافیت اپنے منزل مقصود کو پہنچا
 ہوا اور جب پہنچتی ہی تلو کوئی سختی دریا میں جیسے باد مخالف یا گرداب نے گمان کرتے ہو یہ
 نہیں سمجھتے ہم اس آفت سے اور نا امید ہوئے ہوا اپنے زندگانی سے توبہ کی ہو چکا ہو چکا ہے
 پہلے اور خاص اللہ ہی کو چکار ہو پھر اللہ نجات دیتا ہی تلو آفت سے اور لا تا ہی تلو خشکی
 ساتھ سلامتی کے پھر منہ پھیرتے ہو اللہ سے اور غافل ہو ہو احسان اوسکے اور ناشکری
 کرتے ہو کہا بخوف ہو گئے ہو تم اللہ سے کہ دہساؤ تلو زمین میں جیاد ہسایا مانا اوسکے
 مال کو یا بھیجے اوپر تار سے مینہ پھرون کا جس طرح لوط اور عیسیٰ علیہما السلام امت بھیجا
 یا ایچا وہ تلو دوسرے بار بچ دریا کے اوپر بھیجے اور تمہارے باد مخالف کشتی تو زنیوالا اور دہا
 تلو اوسین بٹا شکر تمہارا اور نہ پاؤ واسطے تمہارا کوئی مددگار وقت آفت کے سوا اللہ کے
 پس اسے خالق و قادر کو جو پانیوالا سختی اور مصیبت کا ہی چھوڑ کر غیر تلو کیوں چار ہوتے
 کہ ہر کام میں اپنے اوسکو کار ساز اور حاجت روا اپنا جائزہ دے۔ وَمَنْ كَشَرَ لَیْلًا

فَكَامَا خَرَمِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ
 اور جو کوئی شرک کرے ساتھ اللہ کے پس گم یا گر پڑا وہ آسمان سے پس لچنے میں اوسکو جانور یا
 پسینے میں اوسکو باؤچ مکان دور کہ جو شخص شرک کرتا ہی ساتھ اللہ اوسکا یہ حال
 ہی کہ آسمان گر پڑے جب گر پڑے چورا چورا ہو جاوے یا کوئی جانور الگ لچا و اور بونی موتی
 کر دے یا پسینے کا اوسکو بار بلند ہی کوئی دور جا پر جہان کوئی فریاد سننے والا ہی نہ مانتے
 کہ زنیوالا سمجھ لیجئے کہ یہ تشبیہی لینے جو کوئی امج ایمان پستی شرک میں گر پڑے ہوا نفس

اسکو پریشان اور پامال کر دے ایتہ۔ یَاٰیُّهَا النَّاسُ ضَرْبٌ مِّثْلُ فَاَسْمِعُوْا لَهُ
 اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ یَخْلُقُوْا ذَبَابًا وَّ لَوْ اجْتَمَعُوْا لَهُ وَاِنْ
 یَسْلُبْهُمْ الذَّبَابُ شَیْئًا لَا یَقْدِرُوْهُ مِنْهُ ضَعْفُ الطَّالِبِ وَ لَلطَّالِبِ قَادِرٌ
 اللّٰهُ حَقِّ قَدْرِہٖ اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیُّ عَزِیْزٍ اِی لوگو بیان کی ہی مثال ہیں اسکو تو
 جنکو پکارے ہو تم سوا اللہ کے ہرگز نہ پیدا کر سکے ایک کہی اگرچہ کہتے ہوں واسطے اسکا اور اگر
 چھینے انے کبھی کچھ چیز نہ چھرا سکے وہ اسکو اس سے ناتوان ہی مانگنے والا اور جو مانگا کیان
 قدر چاہے اللہ کی حق قدر اسکا تحقیق اللہ زبردست ہی غالب **ف** اِی لوگو بیان کی حاجت ہو
 ایک مثال واسطے تمہارا پس نہ اسکو ہوش و گوش اور سوچو جو حکم پکارے ہو سوا اللہ کے طاقت
 نہیں کہتے ایک کبھی پیدا کر نیکی اگر چھین لیا جائے کچھ طاقت نہیں کہتے کہ چھرا دوسرے
 طالب مطلوب یہ دونوں ضعیف ناتوان ہیں پس کیونکر ان سے اپنی حاجت طلب کرتے ہو
 باوجود محبوب اللہ عات ہو اس خالق و مالک کے اور نہ حاجت اپنی طلب کرنا بے فائدہ ہی سورۃ
 الْفَلَمْلَمِ اَمْزِجْنِیْ بِالْمُضْطَّرِّ اِذَا دَعَاہُ وَ یُکْشِفُ السُّوْعَ وَ یَجْعَلُ لِّکُمْ خُلَافًا
 الْاَرْضِ عَالِہٖ مَعَ اللّٰہِ قَلِیْلًا مَا تَذَکَّرُوْنَ ایاکون ہی کہ قبول کرتا ہی ماضی کی
 جسوقت پکارتا ہی اسکو اور کہہ لیتا ہی بُرائی اور کرتا ہی مگر جاے نشین زمین کی ایاکون
 ہی محبوب و ساتھ اللہ کے تھوڑا سا نصیحت پکارتے ہو **ف** جب ماکرتا ہی کسی نے حالت
 بیقراری اور عاجزی میں نہائی ہو اور قبول کرتا ہی اور دہر کرتا ہی بُرائی کو اسکا
 پس ایسے حاجت روا اور کار ساز کو چھوڑ کر جس کچھ نہیں ہو سکتا سوا ارادہ اللہ کے

انکو بخارنا اور نذر و نیاز کرنا کہا فائدہ سورۃ القصص . قل ارايتم ان جعل الله
 علیکم اللیل سمرًا الی یوم القيمة من اللہ غیر اللہ یا تم کہ بیاض افلا
 تسمعون قل ارايتم ان جعل الله علیکم النہار سمرًا الی یوم
 القيمة من اللہ غیر اللہ یا تم کہ بلیل تسکون فیہ افلا تبصرون ومن
 رحمۃ جعل لکم اللیل والنہار لتسکون فیہ ولتبتغوا من فضلہ ولعلکم
 تشکرون کہہ کیا دیکھتا تھے کہ اگر کر دیو اللہ اور تمہارے رات کو ہمیشہ دن قیامت تک
 کون ہی معبود سوا خدا کے کہ لے آوے تمہارے پاس روشنی کیا پس نہیں سنتے ہو تم کہہ کیا
 دیکھتا تھے کہ اگر کر دیو اللہ اور تمہارے دن کو ہمیشہ دن قیامت تک کون ہی معبود سوا
 اللہ کے کہ لے آوے تمہارے پاس رات کو کہ آرام پکڑے سچ اسکے کیا پس نہیں دیکھتے اور نہ ہی
 سے اپنے کیا واسطے تمہارے رات اور دن کو کہ آرام پکڑے سچ اسکے اور تاکہ چاہوں اسکا
 اور تاکہ تم شکر کروں اگر کر دیوے واسطے تمہارے اللہ رات کو قیامت تک کون ہی
 سوا اللہ کے کہ لاو روشنی دن کی یا کر دیو اللہ دن کو قیامت تک کون ہی سوا
 اللہ کے کہ لاو تمہاری شب کی کہ سکون اور آرام پکڑے ہو تم کوئی نہیں پس بہر فائدہ تمہارے
 واسطے مقرر کئے اور ہر ایک کو ہر طرح کی روزی بھلا ایسے رازق کو چھوڑ کے غیر اللہ سے اپنی حاجت
 طلب کرنا بے فائدہ ہی اور اللہ فضل اور رحمت اپنے کر دیا واسطے تمہارے رات کہ ہمیشہ
 تم آرام پاتے ہو اور دن میں سببیت کے تک سچا ہو ماندگی دفع کرتے ہو اور سکون
 پاتے ہو اور کر دیا واسطے تمہارے دن کو روشن جس میں روزی طلب کرتے ہو اور فکر

اور سفر کرتے ہو اور سامان بود و باش کا جمع کرتے ہو سچ چاہو کہ ان نعمتوں کا شکر گزار ہی بن کر کفر نہ
 نعمت نکرین سورة العنکبوت. مَثَلُ الَّذِیۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنْ دُوۡنِ اللّٰهِ اَوْلِیَآءَ

کَمَثَلِ الْعَنْكَبُوۡتِ اِذَا خَذَتْ بَنَیَۡٔآءَہَا وَهِيَ الْیَئُوسُۡتُ لَیۡتِ الْعَنْکَبُوۡتُ
 کو کاٹو ایعلمون مثال اوں کو گونگی کہ پرتے ہیں سوا اللہ کے دوست مانند مکھڑی کے
 ہی کہ بستی ہی گھرا و تحقیق بہت ست گھروں میں اللہ گھر مکھڑی ہی کا شکر جاتے ہیں
 یعنی جیسا مکھڑی کا گھر ست اور بے اعتبار ہی ایسا ہی بن ان شر کو نگا خوار اور بے قدر ہی
 اس کے کچھ حاصل اور نہ اوس کے کچھ فائدہ لکھا ہی کہ مکھڑی اپنے جالے میں آپ بستی ہی گھر کا
 قید خانہ اسی ہی ایسا ہی وہ لوگ کہ اپنے خواہشوں پہ چلتے ہیں اور خدا و رسول کی فرمان
 برداری کو چھوڑ بیٹھے ہیں اور محبت دنیا اور متابعت شیطان کی کرتے ہیں اسکے دہار
 میں آپ قید ہو کر راہ مخلص کی نہیں پا کر آخر کو دوزخ میں جلا جاویں گے جیسا کیا ویسا ہی پاویں گے
 سورة الروم. وَاِذَا مَسَّ النَّاسُ ضُرٌّۭ دَعَاۡهُمْ سُبٰنِیۡنَ الَّذِیۡنَ اِذَا

اِذَا فَعَلُوۡا مِنْہٗ رَحْمَةً اِذَا فَرَّیۡقٌ مِّنْہُمْ بِرِیۡہِمۡ یُشْرِکُوۡنَ لِیُکْفِرُوۡا بِمَا اٰتٰہُمۡ
 فَتَمَتَّعُوۡا فَاَسُوۡفَ تَعْلَمُوۡنَ اور جب پہنچتی ہی کو گونگو سختی پکارتے ہیں پروردگار کو
 اپنے رجوع کرنے ہو طرف اوس کے پھر جب بختا ہی انکو اپنے طرف گھمرائی ناگہان ایک فرقہ
 اونہیں سے ساتھ رہ کر ایک لاکھ ہیں کہ ناشکری کریں خدا و اس چیز کے کہ دیا ہی ہے انکو
 لے لو فائدہ پس جلد جانوں گے و جب پہنچتی ہی مشر کو گونگو سختی یا بیماری یا محتاجی پہنچے
 ہیں عاجزی سے رجوع کر لے کہ طرف اللہ کے پھر جلا فرمانا ہی انکو اللہ نے اپنے طرف پہنچا

جو شریک شہر ایا تھا غیر دیکو ساتھ اللہ کے اور ان کچھ خواہش نہیں کہتا چہرہ اللہ و تیا ہی کو
نعمت نزدیک اپنے یعنی سختی اور مشکل اور محتاجی کو آسان ہی اور کشادگی و تیا ہی کو کہتا ہے
کہ دیا گیا میں اس مال کو بسبب و علم کے اور ساتھ محنت اور مشقت کے اور میں کجاستا تھا نہ
حاصل کرنے مال کا بسبب اس کے مال جمع ہوا یا نہیں جیسا وہ کہتا ہی بلکہ یہ مال جو دیا گیا ہی
ازمایش کہ ہی کہا شکر کرتا ہی اور حق مال کا بجا لاتا ہی یا ناشکر ہوتا ہی کہ بخدا ہی **حلیہ**

يَا أَيُّهَا النَّاسُ وَحِدُوا لِلَّهِ فَإِنَّ التَّوْحِيدَ أَسَاسُ الْحَسَنَاتِ وَرَأْسُ
الْعِبَادَاتِ اِي لوگو ایک جاؤ تم اللہ کو کہہ مقرر ایک جاننا اللہ کا بنیاد ہی سب نیکوئی اور
سب نیکو عبادتوں کا **ف** ایک جاؤ تم اللہ کو کہنے ایک جاننا اللہ کا اس طرح جو اگر تائی کہ اس کے
ذات و صفات میں کسی کو شریک نہ کرے اگر عقیدہ شرک رکھو اور عبادت و مانند کوہ طور کرے
کچھ فائدہ نہ دیکھا آخر شیطان کہو **ع** **مَعَاذٌ قَالَتْ** رَدِّفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى حَارِ لَيْسَ بَنِي وَبَيْنَهُ الْأُمُورُ خِرَّةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مَعَاذَ هَلْ تَدْرِي
مَا حَقَّ لِلَّهِ عَلَى عِبَادِهِ وَمَا حَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَكْبَرُ
قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يَشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقَّ
الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَعْذِبَ مَنْ لَا يَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَفَلَا أُنَبِّئُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا تُنَبِّئُهُمْ فَيَتَكَلَّمُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ رَوَاتُ بِي
معاذ سے کہ اہل انہوں نے بتائیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر سواری ہو گئی کہ
کہتے درمیان میرے اوپر درمیان کے مگر کڑی پھلے زین کے پس فرمایا اے معاذ کہا جانتا ہی تو کبھی

حق اللہ کا اور بندوں اور سکے اور کہا ہی حق بند و نکاح اور اللہ کہا میں نے اللہ اور رسول اللہ کا
 زیادہ جانتا ہی فرمایا پس تحقیق حق اللہ کا اور بندوں کہ یہ ہی کہ بندگی کرین اسکی اور
 نہ شریک کرین ساتھ اسکے کیسکو اور حق بند و نکاح اور پر اللہ کے یہ کہ نہ عذاب کرے اسکو کہ
 نہ شریک کرے ساتھ اسکے کیسکو پس میں نے کہا ای رسول خدا کے کہا نہ خوشخبری پہنچاؤں
 میں ساتھ اسکے لوگوں کو فرمایا نہ خوشخبری پہنچاؤں کو پس بھروسہ کرینگے روایت کئی اسکو
 بخاری اور مسلم عن عبد اللہ بن مسعود قال رجل یا رسول اللہ اؤ

الذنب کبر عینک اللہ قال ان تدعو اللہ نذرا وهو خلقک متفق علیہ
 روایت ہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا ایک شخص نے ای رسول خدا کو سنا گناہت اؤ
 نزدیک اللہ کے فرمایا کہ تمہارے تو کیسکو واسطے خدا کے شریک الیکمہ وہی پیدا کیا تجھ کو روتا
 کی اسکو بخاری اور مسلم عن معاذ قال قلت یا رسول اللہ اخبیرنی

بعل یدخلنی الجنة ویباعدنی من النار قال لقد سالت عن عظیم
 وائہ لیسیر علی من لیسرہ اللہ علیہ تعبد اللہ ولا تشریک بہ شیئا
 رواہ احمد روایت ہی معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا کہا میں نے ای رسول خدا کے خبر دو
 مجھ کو ساتھ اس عمل کے کہ داخل کرے مجھ کو بہشت میں اور دور کرے مجھ کو آگ سے فرمایا یقیناً
 پوچھا تو نے ایک بری کام سے اور تحقیق البتہ یہ آسان ہی جیسے پستان کرے اللہ اور پر اس
 وہ یہ ہی کہ بندگی کرے تو اللہ کی اور نہ شریک کرے تو ساتھ اسکے کیسکو روایت
 کی اسکو احمد عن جابر ثنیان موحبتان قال رجل یا رسول اللہ ما

الْمُؤْتَبَرَانِ قَالَ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَاتَ
 لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ رَوَيْتُ هِيَ جَابِرٌ وَخَيْرٌ وَابْنُ
 كَرْتَمٍ مِنْ جَنَّتِ اَوْ زَارَ كُوْكَهَا اَيْ شَخْصٌ لَمْ يَمُتْ اَمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ كَيْسُوْا خَيْرٌ وَابْنُ
 جَنَّتِ اَوْ رَاكٌ كُوْفَرًا يَاجُوْكَ مَرْءٍ شَرِيْكَ كَرِيْمٍ سَاخِطٍ اَللّٰهُ كَيْسُوْا دَاخِلٌ هُوَ كَاكٌ مِّنْ
 اَوْ جُوْكَ مَرْءٍ شَرِيْكَ كَرِيْمٍ سَاخِطٍ اَللّٰهُ كَيْسُوْا دَاخِلٌ هُوَ كَاكٌ مِّنْ اَللّٰهُ
 عَنْ مَعَاذٍ قَالَ لَا تُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا وَازْقِيتْ وَحَرَّقَتْ رَوَاهُ أَحْمَدُ
 رَوَيْتُ هِيَ مَعَاذٍ مَرْءٍ سَاخِطٍ اَللّٰهُ كَيْسُوْا دَاخِلٌ هُوَ كَاكٌ مِّنْ اَللّٰهُ
 تَوَّابٌ جَلِيْلٌ اَوْ رَوَيْتُ هِيَ كُوْكَهَا اَيْ شَخْصٌ لَمْ يَمُتْ اَمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ كَيْسُوْا
 يَسِّرُ بَابُ هِيَ عِلْمُ غَيْبٍ كَلَامٌ جَانِبِيٌّ كُوْكَهَا اَيْ شَخْصٌ لَمْ يَمُتْ اَمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ كَيْسُوْا
 ذَلِكَ مِنْ أَتْبَاعِ الْغَيْبِ تَوْحِيْدُ إِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ
 أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ اَيْ مُحَمَّدٌ
 يَهُوَ خَيْرٌ مِّنْ غَيْبٍ وَحِيٌّ كَرْتَمٍ مِّنْ جَنَّتِ اَوْ زَارَ كُوْكَهَا اَيْ شَخْصٌ لَمْ يَمُتْ اَمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
 قَدْرٌ كُوْكَهَا اَيْ شَخْصٌ لَمْ يَمُتْ اَمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ كَيْسُوْا دَاخِلٌ هُوَ كَاكٌ مِّنْ اَللّٰهُ
 پُروردگار عالم نے قصہ ذکر یا علیہ السلام کا اور بی بی مریم کے تولد نبویا اور ان کے پرورش
 کیو سٹے ذکر یا علیہ السلام کو اور لوگوں کو قلم ڈالنے میں عہد ہو نیکا واسطے پرورش بی بی مریم
 کے حضرت خاتم النبیین کو جس سے معلوم کروایا اور فرمایا اسی نبی تو نزدیک نبی جان لوگوں کے جنت
 پالنے میں مریم کے جھگرتے تھے پس اگر غیبی فی حق اللہ کے اور کسی نبی اللہ رسول خدا جان لے

معلوم کرانے کی حاجت نہوتی ایہ وصا کا ان اللہ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ
 اللہ یُحِبُّ مَنْ رُسُلَهُ مَنَاشِئِہِ اور نہیں ہی اللہ کہ خبردار کرے تم کو اور غیب
 اور لیکن پسند کرتا ہی پیغمبروں اپنے جس کو چاہے **و** یعنی اللہ معلوم نہیں کرتا غیب
 بات کسی کو مگر پسند کرتا ہی پیغمبروں میں جس کو چاہتا ہی اور اس کو چھپی باتوں کا آگاہ
 کرتا ہی وحی سے یا الہام سے جب ان دونوں سے معلوم ہوتے ہیں اس کو غیب نہیں کہا جاتا
 سورة النساء اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ
 مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا اور اتا رہی اللہ نے اوپر تیرے
 کتاب اور حکمت اور سکھایا تجھ کو جو کچھ کے نہ تھا تو جانتا اور ہی فضل اللہ کا اوپر تیرے
و یعنی اتا رہا اللہ نے اوپر تیرے قرآن اور احکام حلال و حرام اور سکھایا تجھ کو جو کچھ
 کے نہیں جانتا تھا تو چھپے چیزیں اور جب سول مقبول کو غیب پر معلوم کرانے سے معلوم
 ہوتا اور نہ کو کہاں میرے غیب کا علم حاصل ہو سورۃ الانعام قُلْ لَا اَقُولُ لَكُمْ
 عِنْدَ خَزَائِنِ اللّٰهِ وَلَا اَعْلَمُ الْغَيْبِ وَلَا اَقُولُ لَكُمْ اِنِّي مَلَائِكَةٌ اَنْتُمْ
 اَلَا مَا يُوحٰی اِلٰی کہہ نہیں کہتا میں تم کو نزدیک میرے خزانے اللہ کے میں نہ میں جانتا ہوں
 غیب کہ اور نہ کہتا ہوں میں تم سے کہ میں فرشتہ ہوں نہیں پیروی کرتا میں مگر اوس چیز
 کی کہ وحی کیا جاتی ہی طرف میرے **و** یعنی حکم ہوا نبی کو کہ کہہ ای نبی کہ نہیں کہتا
 کہ خزانے ہیں اللہ کے میرے نزدیک کہ جو تم مانگو دوں اور نہیں جانتا میں غیب کہ جب تک
 وحی نہ آوے کہ جو تم بوجھو بنا دوں اور نہیں کہتا میں تم سے کہ میں فرشتہ ہوں کہ تم جو

چاہو قوت ملے سے کروں بلکہ میں ہی ہوں بیرونی کرنا ہوں دین چہر کی کہ وحی کی
 جاتی ہی طرف میرا یہ وعیدہ مفاتیح الغیب لایعلمہا الا ہو و یعلم
 ما فی البر والبحر وما تسقط من ورقہ الا یعلمہا ولا حجبہ فی ظلمات
 الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین اور نزدیک اوس کے ہی
 کنجیان غیب کے نہیں جانتا کوئی اونکو مگر وہ اور جانتا ہی جو کچھ بیچ جنگل کے ہی دریا
 اور نہین گرتا کوئی تپا مگر جانتا ہی اوسکو اور نہین گرتا کوئی دانہ بیچ اندہیر ہون میں گراور
 نہ تراور نہ کوئی خشک مگر بیچ کتاب بیان کر نیوالے کے ہی وہ بیٹھے غیب کی بات
 سوا اللہ کے کوئی نہیں جانتا اور نہین جانتا کہ کتنا پانی ہی دریا میں اور کتنی ریتی ہی
 جنگل میں مگر سب لوح محفوظ میں لکھا گیا ہی کسی کو یہ طاقت نہیں کہ جب وہ چاہیں
 غیب کی بات معلوم کر لیں بلکہ اللہ صاحب اہل ارا کے موافق کہی کسی کو جتنی شاکی ضرر
 دینا چاہتا ہی تو خبردار کر دیتا ہی سورۃ الاعراف قل لا املک لی نفسی نفعاً ولا
 ضرراً الا ما شاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب لاسْتَکْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا
 مَسْنِی السُّوءُ اِنْ اَنَا الْاَنْذِرُ وَلَسْتُ لِقَوْمٍ یُؤْمِنُونَ کہہ نہیں اختیار کر سکتا ہو
 میں اسطے اپنے جان کے نفع اور ضرر کا مگر جو چاہے اللہ اور اگر ہوتا میں جانتا غیب کے
 البتہ بہت جمع کرنا میں بھلائی سے اور نہ پہنچتی محکوبائی نہیں میں مگر درانیو الا اور
 خوشخبری دینے والا واسطے اوس قوم کے کہ ایمان لائے وہ بے سبب لیا اور انبیاء
 سردار پیغمبر خدا تھے اون ہی سے سب اسرار باتیں سیکھیں اسلئے انہی کو اللہ صاحب نے

فرمادیا کہ اپنا حال لوگوں کے آگے صاف بیان کر دو کہ سب معلوم کر لیں انحضرت نے بھی صاف
 بیان فرمادیا غیب دانی میرے ماتھے نہیں بلکہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم کروایا بیان ہوں کہ
 میں جانتا غیب بہت بھلائیوں جمع کر لیا اور ربخ کفار اور جہاد کا نہ اٹھاتا سورۃ
 تِلْكَ مِنْ آيَاتِ الْغَيْبِ تَوْحِيهَا إِلَيْكَ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا أَنْتَ وَكَانَ
 قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هَذَا بِهِ خَبْرَانِ غیب کے مہی کرتے ہیں ہم انکو طرف تیرے تھا
 تو جانتا انکو تو اور نہ قوم تیری پہلے اوس سورۃ یوسف سخن نقص علیک
 أَحْسَنَ الْقَصَصِ بِأَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هَذَا الْقُرْآنَ وَإِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهِ مِنَ
 الْغَافِلِينَ ہم بیان کرتے ہیں اوپر تیرے اچھے طرح کے قصہ اس طرح کہ وحی کیا تیرے طرف
 یہ قرآن اور تحقیق تھا تو پہلے اس الہ غافلوں سے **وَ** لینے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لفظ
 فرمایا ہی اگر حضرت غیب دان ہو ایسا لفظ نہ فرماتا ایہ ذَلِكْ مِنْ آيَاتِ الْغَيْبِ
 تَوْحِيهِ إِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ اجْتَمَعُوا الْأَوَّلَ وَمِمَّنْ يَمْكُرُونَ یا محمد
 یہی خبر غیب کے وحی کرتے ہیں ہم طرف تیرے اور نہیں تھا تو نزدیک انکے جسوت
 کے جمع ہو کام پانچے اور وہ مکر کرتے تھے **وَ** جب جمایوں نے یوسف علیہ السلام کا
 قصہ کیا کہ انکو کوئے میں ڈالیں اور باپ اپنے بناوٹ کی بات کہہ دیں تو یہ پورا قصہ درود
 عالم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی سے معلوم کروایا اور کہا یا محمد یہ قصہ پورا ہے
 بیان کیا جو تم سے پوشیدہ تھا سورۃ کہ نبیاء **وَإِنْ أَقْرَبُ إِلَيْكُمْ نَبِيٌّ كُنْتُمْ يُغْفِرُونَ**
 اور نہیں جانتا میں کہ نزدیک ہی یاد و جود ہر وہ ہے جو تم سے **وَ** ہے جب حضرت

قیامت اینکا وعدہ اور کافروں کی شکست اور مسلمانوں کا غلبہ ظاہر کیا تو کفار نے مدت
 معین کے سوال کرنا شروع کیا یعنی کب آنیوالا ہی تب حکم ہوا کہ اہل ایمان جاننا
 کہ نزدیک ہی یاد و رجوع کو وعدہ دیا ہی اللہ صاحب غیب جانتا ہی سورۃ النمل
 قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ
 يُنْعَثُونَ کہہ نہیں جانتا کوئی سچ آسمانوں کے اور زمین کے غیب کو مگر اللہ اور نہیں جانتے
 کہ جسوقت اوتھا جاوے گا وہی اللہ صاحب غیب کو فرمایا کہ لوگوں سے یوں کہہ
 کہ غیب کی بات سو اللہ کے کوئی نہیں جانتا آسمانوں کی بات نہ زمین کی اور غیب کی
 بات جان لینا کسی اختیار میں نہیں جبکو جتنا معلوم کرتا ہی اوتنا ہی جانتے ہیں اور
 یہ بھی جانتے نہیں کہ کب قبروں سے اٹھایا جاوے گا سورۃ القصص وَمَا كُنْتَ
 بِجَانِبِ الْعَرْشِ إِذْ قُضِيَنا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَهْلًا وَمَا كُنْتَ مِنَ الشَّاهِدِينَ
 وَمَا كُنْتَ تَأْوِيًا فِي أَمَلٍ مَّدِينٍ تَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا وَلِكَأَنَّهُمْ سُلَاطِينُ
 وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا وَلَكِنْ رَحْمَةً مِن رَّبِّكَ اور تھا تو
 طرف غربی طور کے جسوقت کہ فیصل کیا مجھے طرف موسیٰ کے حکم اور تھا تو حاضر وہ
 اور تھا تو رہنے والا چ رہنے والے مدین کے کہ پرہتا تھا تو اوپر اٹھے آیتیں ہمارا دیکھ
 ہیں ہم بھیجے والے اور تھا تو پہ کنارے طور کے جسوقت کہ ہمارا مجھے اور لیکن رحمت
 پروردگار سے تیرے سورۃ لقمان إِنْ أَرَادَ اللَّهُ عِنْدَ عِلْمِ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ
 الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا

وَمَا تَكْذِبُ نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ تحقیق اللہ
 پاس ہی علم قیامت کا اور تار تار ہی منہ اور جانتا ہی جو کچھ سچ کلمہ کے ہی اور نہیں جانتا
 کوئی شخص کہ کہاں ویکال اور نہیں جانتا کوئی شخص کہ میں میں مر گیا تحقیق اللہ جواد
 خبر دہی **ف** یعنی غیب کے باتوں کے سب خبریں اللہ ہی کو ہیں اور انکا جان لیا گیا
 اختیار میں نہیں چنانچہ قیامت چیز کہ اسکا آنا بہت مشہور ہی اور نہایت یقینی انکی
 بھی آنے کی وقت کی خبر کہ کو نہیں پھر اور چیزوں کے ہونے کی خبر کہ تو نہ معلوم ہو اور البتہ
 کسیکا بیمار ہونا کسیکا تندرست ہونا اور کون سے وقت میں نہ برسا اور مان کے پست میں نہ ہی
 یا مادہ کامل ہی یا ناقص اور کل کے روز کہا کر گیا اور کونسی زمین مر گیا کوئی نہیں جانتا سوا
 اللہ کے سورۃ الاحقر ایشئک للناس عن الساعة قل انما علم عند اللہ
 وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرْنًا سَوَالِ کہ ہر گز تجھ سے قیامت
 کہہ سوا اسکے نہیں کہ علم کنازدیک اللہ کے ہی اور کہا چیز معلوم کرائی ہی تجھ کو شاید
 قیامت ہونزدیک سورۃ الشوری وَكَذَلِكَ اَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا
 مِنْ أَمْرِ نَا مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ اور اسطرح وحی کیا
 طرف تیرے قرآن کو حکم سے ہمارے نہ جانتا تھا تو کہا ہی کتاب اور نہ ایمان **ف**
 یعنی جیسے پہلے تجھ سے پیمبروں پر ہم نے وحی کی تھی اسطرح وحی کی تھی طرف تیرے
 قرآن کو اور قرآن شریف کو روح فرمایا اسواسطے کہ اس دل نہ غمہ ہو تا ہی جب ہر
 روح حیات پاتا ہی اور نہیں جانتا تھا تو پہلے وحی کے کہ کہا ہی کتاب اور نہ ایمان

یعنی دعوت کرنا طرف ایمان کیا اہل ایمان کو نہیں جانتا تھا سورۃ الاحقاف قل ما
 کنت بدعا من الرسل وما ادری ما یفعل فی وکذکم ان تتبع الاما
 یوحی الی وما انا الا کذیر مبین کہہ نہیں مومن میں نیا پیغمبروں میں اور نہیں جانتا
 میں جو کچھ کیا جاوگا ساتھ میرے اور نہ ساتھ تمہارے نہیں پر وی کرتا میں مگر اوس
 چیز کی کہ وحی کیا جاتی تھی طرف میرے اور نہیں میں مگر درانیو الا ظاہر سورۃ الحج
 قل ان ادری اقرب ما توعدون ام یجعل لہ رقی مکا عالم
 الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا کہہ کہ میں نہیں جانتا کہ بازو یک ہی کچھ
 وعدہ دئے جاتے ہو تم یا کر یگا واسطے اوسکے پروردگار میرا مدت وہ ہی جاوالا غیب
 پس نہیں خبردار کرتا اور غیب کے کسی کو مگر جسکو پسند کرتا ہی پیغمبروں میں سے عن
 الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل
 حین بنی علی مجلس علی فراشی فجلس منی فجلت جویریات
 لنا یضربن بالدف ویندن من قتل من ابائی یوم یذراذ قالت
 اخذہن وفتنا بنی نعیم ما فی غد فقال دعی ہذا وقولن بالذ
 کنت تقولین رواہ البخاری روایت بھی بنتی معوذہ بنتی سے عفرہ کے کہہا
 اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس داخل ہوا اور وقت کہ لائے گئی میں گھر میں میرے خضر
 میرے بچھونے پر مانند تھنے تیرے بہ نسبت میرے شروع کیا جھوکر یوں کہ بنتی
 ہمارے قوم میں بیجا نواف کا اور بیان کرنے لگیان انکو کہ قتل کئے تھے ہمارے باپوں میں

فیہ
ما
تا
یوں
لجن
لم
ہی
غنی
ن
حل
ت
قالت
الک
کہ
بر
نہ
ہو
ہو

دن بد کے ناگہان ہی ایک چھو کرئی نہیں ہے اور سچ ہمارے ہی ہوتے جانتے ہیں جس چیز کو
کہ کل انبوالی ہی پس فرمایا کہ چھوڑ دو سو سو اور کہہ وہ چیز کہ کہتی تھی نقل کی اسکو بخاری
ن یعنی جب چھو کر یاں شعر کہتے تھے اور حضرت کے تعریف میں کہنے لگیں کہ پیغمبر اکرم کی بات
جو انبوالی ہی جانتے ہیں اور حضرت نے اس بات سے منع فرمایا اگر فی الحقیقت غیب کی بات
جانے ہوئے خاموش ہوتے پس معلوم ہوا غیب کی بات سوا اللہ کے کوئی نہیں جانتا اور
جسکو جتنا معلوم کرنا ہی جانتے ہیں عن عائشہ من اخبرک ان محمدا

رَبِّہُ اَوْ کُمْ شَیْئًا مَّا اَمْرٌ بِہِ اَوْ یُعَلِّمُ الْخَمْسَ الَّذِیْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ
عِنْدَہُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرَیۃَ روایت ہی عائشہ
جو شخص خبر دیوے جسکو تحقیق محمد نے دیکھا پروردگار کو شب معراج میں یا خبر دی کہ
چھپا یا کچھ اوس چیز سے کہ حکم کئے گئی تھی اسکا یا جانتے ہیں پانچ چیزیں کہ کہا اللہ تعالیٰ
انکے حق میں تحقیق اللہ نزدیک اسکے ہی علم قیامت کا اور تار نامیہہ کا پس تحقیق برائے
کیا عن ام العلاء الانصاریۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم واللہ لا ادری واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل فی
ولا یکم زواہ البخاری روایت ہی ام العلاء الانصاریہ کہ کہے فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم قسم ہی اللہ کی نہیں جانتا میں قسم ہی اللہ کی نہیں جانتا میں اور میں رسول اللہ کا
ہوں کہ کہا کیا جاوے گا ساتھ میرے اور ساتھ ممتاز نقل کی اسکو بخاری و یعنی جو کچھ اللہ
ہندوستان معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں ہو اسکی حقیقت کسیکو کچھ معلوم

نہیں اور اگر کچھ بات اللہ نے اپنے مقبول بندوں کو وحی یا الہام معلوم کرنا ہی چاہی
 ہر عن عائشة یا معشر المسلمین من یعد زنی من رجل قد بلغنی
 اذہ فی اہل بیتی فواللہ ما علمت علی اہل الاخیار ولقد ذکرنا
 رجلاً ما علمت علیہ الاخیار وما کان یدخل علی اہل الامعی روتا
 بی عائشہ سے اسی گروہ مسلمانوں کے کون ایسا ہی جو بدلہ لیوے میرا اوس مرد کو تحقیق
 پہنچی محکم ہو ایدا اوس سے چاہل بیت میرے پس قسم اللہ کی نہیں جاننا میں اپنے بی بی کو مگر
 نیک اور البتہ ذکر کئے لوگ اُس مرد کو جس کو نہیں جاننا میں مگر نیک اور وہ نہیں جانتا تھا میری
 بی بی پاس بدون میرے ساتھ کے یعنی جب عبداللہ بن ابی منافقون کا سر در تھا
 حضرت عائشہ پر عیب لگایا اور حضرت کو اس بات کا غم تھا اب ایک مہینے کے بی بی بالکہ
 کی گواہی خود اللہ نے دی اس سے حضرت کی فکر اور غم دور ہوا اگر غیب دانی اللہ کے سوا
 اور نہ ہو تو حضرت کو کیوں نہیں ہوتی اور بی بی کے حالت پر کیوں غم کرتے
 اس سے معلوم ہوا غیب کی بات سوا خدا کے کوئی نہیں جانتا باب الاعتصا
 بالکتاب یہ باب ہی مضبوط پکڑنے کے کتاب کے عمل کرنے میں سورۃ البقرۃ الذلک
 الکتاب لکتاب فیہ ہدی للیقین الذین یؤمنون بالغیب یمیزون
 الصلوۃ ویمتارون فیہم یمیزون یہ کتاب نہیں ٹیک چاسکے راہ دکھائی دے
 پر ہر گز روئے وہ جو ایمان لائیں ہر کیے اور قایم رکھتے ہر نماز کو اور اوس خبر کو دیا
 ہے انکو خیر کرنے میں سورۃ آل عمران واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا

تَفَرَّقُوا وَادْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ
فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا
كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ اور مضبوط پکڑوسی اللہ کی
اکٹھے اور مت متفرق ہوا اور یاد کرو نعمت اللہ کی اوپر اپنے جس وقت تھے دشمن یا یکدیگر پس
الفت والا درمیان لون تمہارے پس ہو تم ساتھ نعمت او سکے بھائی اور تم اور پیکار گرنیکے
آگ سے پس چھپو یا تمکو اوس سے اس طرح بیان کرتا ہی اللہ واسطے تمہارے نشانیاں اپنے آپ کا
تم راہ پاؤں مضبوط پکڑوسی اللہ کی اکٹھے ہو کر اپنے قرآن عظیم کو خوب پکڑو اور
تا بعداری کرو اوسکی اور حلال جانو اور حرام کو حرام اور حلال میں فرمان برداری کرو
اور حرام پر سبیز کرو اور ہدایت پاؤ اوس سے اور یاد کرو احسان اللہ کا اور شکر کرو اوس کا کہ
تم کنار پر گریے دوزخ کے پہلے قرآن و تارنیکے یعنی قریب گرنیکے تھے دوزخ میں اگر اوسیت
میں مرجا تو دوزخ میں جا پس چھپو یا تمکو اللہ نے اوس سے کہ قرآن کو نازل فرمایا اور غضب
مہربانی کو اللہ نے معلوم کرایا اور رسول مقبول کو واسطے ہدایت تمہارے پس چاہو کہ تم راہ
کریں قرآن کی اور تا بعداری کریں اس کے رسول برحق کی آیۃ ہذا بیکان للتاثر
وَهْدَىٰ وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ یہ بیان ہی واسطے لوگوں کو اور ہدایت ہی
اور نصیحت ہی واسطے پر سبیز گارو کہ سورۃ المائدہ قد جاءکم من اللہ فی ثوب
وَرَكِبَ مِثْنِ بَعْدَ نِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَهِيَ
مِنَ الظَّالِمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَهِيَ هِدْيٌ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ تحقیق ان

تمہارے پاس طرف سے اللہ کے روشنی اور کتاب بیان کرنیوالی ہدایت کتاب ہی ساتھ
 اللہ اوش شخص کو کہ پیروی کرتا ہی رضامندی میں اوسکے راہ میں سلامتی کے اور نکالتا ہی انکو
 تاریکیوں سے روشنی کے ساتھ حکم اپنے اور ہدایت کتاب ہی اوکو طرف ہدایت کی سورۃ
 الاعرا والذین یمسکون بالکتاب واقاموا الصلوة اننا نضیع اجر
 الصالحین اور جو لوگ مضبوط پکرتے ہیں کتاب کو اور قائم کرتے ہیں انکو تحقیق کہ ہم میں
 ضایع کرتے ثواب نیک کرنیوالوں کا ایۃ قل انما اتبع ما یوحی الی من ربی هذا
 بصائر من ربکم وهدی ورحمة لقوم یؤمنون کہ یہ یا محمد سوا اسکے نہیں
 کہ میں پیروی کرتا ہوں اوسکی کہ وحی کیا جاتی ہی طرف میرے رب میرے یہ دلیلین میں ہے
 تمہارے اور ہدایت اور رحمت واسطے اوس قسم کے کہ ایمان لاتے ہیں سورۃ یونس
 یا ایہا الناس قد جاءکم موعظة من ربکم وشفاء لما فی الصدور
 وهدی ورحمة للمؤمنین قل بفضل اللہ ویرحمتم فذلک
 فلیفرحوا هو خیر مما یجمعون ای لوگو تحقیق آئی ہی تمہارے پاس نصیحت پروردگار
 سے تمہارا اور تندرستی اوس چیز کی کہ چاہے سنو کہ ہی اور ہدایت اور رحمت واسطے مسلمانوں
 کے کہ ساتھ فضل اللہ کے اور ساتھ رحمت اسکے پس ساتھ اوسکے پس چاہے کہ خوش ہوں وہ
 بہتری اوس چیز سے کہ جمع کرتے ہیں ای لوگو تحقیق آئی ہی تمکو نصیحت طرف
 تمہارا پروردگار کے اور شفا ہی اور دوا اوس چیز کی کہ چاہے دونوں تمہاری امراض جہالت
 اور عقیدہ فاسد اور سر ہدایت اور رحمت ہی واسطے مسلمانوں کے اپنے قرآن شریف

نازل ہوئی واسطے لوگوں کے یہ کہ کتاب جامع ہی پیدا اور شفا اور ہدایت اور رحمت کو کہہ سکا
 ترغیب اعمال نیک اور قبیح افعال بد اس میں ہی پس چاہئے کہ خوش ہو دین اس کے اور
 ہدایت اور رحمت بھیجی طرف ہمارا اور تابعداری کرنا قرآن کی اور راہ پانا اوس بہتر ہی
 اوس مزین سے جو جمع کرتے ہیں دولت دنیا کو کہ ناپایداری سورۃ ابراہیم کتاب
 اَنْزَلْنَاهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّورِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلَى صِرَاطٍ
 الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ کتاب ہی اوتارا ہم نے اس کو طرف تیرا محمد تاکہ نکالے تو لوگوں کو اندھیروں
 طرف روشنی کے ساتھ حکم ربانکے طرف راہ عزت و تعریف کئے گئے کی **ف** جب ان
 کی تابعداری کریگا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمان برداری بجا لاوے گا دولت
 شرف و کفر کے نکلیگا اور روشنی توحید میں آوے گا اگر تابعداری قرآن کی نہ کریگا اور حرام کو
 اور حلال کو حلال نہ جائیگا پس گمراہ ہوگا سورۃ ص کتاب اَنْزَلْنَاهُ اِلَيْكَ مُبِينًا
 لِّیَذَّبَ بَرًّا وَّ اَلِیْتِهٖ وَّلِیْتِ ذُرِّا وَّلَوْ اَنَّ اَلْکَلْبَابِ یہ کتاب ہی کہ اوتارا ہم نے اس کو
 تیرے برکت والی تاکہ فکر کریں سچ آیتان اوسکے اور تاکہ نصیحت پکریں صبا جان **ف**
 غور کیا چاہئے کہ کیا اپنے بھائی کے طرف سے کوئی نامہ آجاو اس کو خوب جانچتا ہی اور
 دو دو تین تین بار پڑھتا ہی اور جب مطلب اس کو معلوم نہیں ہوتا اس کو غیور کے پاس لجاتا
 اور مطلب خوب سا سمجھتا جب نامہ پروردگار عالم کا اپنے بندوں کے واسطے جس میں ہدایت
 اور رحمت اور شفا ہی آہنچا اوس طرح نہیں جانچتا اور کوئی جاننے والوں بھی نہیں دیت
 کرتا کہ اس میں کیا حکم ہی اور کیا عمل کیا جاتا سورۃ المدثر فالهم عن الذکر مضمون

گاہے ہر مستغفرہ قُرْتٌ مِنْ قُسُورِہِ پس کہا ہی انگڑا اس نصیحت منہ
 پھیریں گویا کہ وہ گدے ہیں بھاگے ہو بھاگے ہیں شیرے **ف** اور جب قرآن کی
 آیت سنایا جاوے اور وعظ و نصیحت کیا جاوے بھاگتے ہیں اس جیسا شیر سے بھاگتے ہیں اور
 کہتے ہیں کہ خدا کا کلام سمجھنے کی بیعت ہو کہو کہاں ہی اور اس پر عمل کر نیکی طاقت نہیں کہ
 اللہ فرماتا ہی کہ قرآن سیکھنے اور سمجھنے سے آسان کر دیا پس کوئی ہی نصیحت لینے والا باوجود
 اس کے معنی طرف اوسے اکثر غور نہیں کرتے اور عمل بجا نہیں لاتے **عن ابن شریح**

اَنَّهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَيْسَ
 تَشْهَدُونَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ قَالُوا بَلَى قَالَ هَذَا الْقُرْآنُ
 طَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ فَتَقْرَأُونَهُ فَإِنْ كُنْتُمْ تَقْرَأُونَهُ وَلَنْ تَهْتَدُوا أَبَعْدَ ابْدَانِ
 رَوَيْتَ ابْنُ شَرِيحٍ عَنْ حَقِيقٍ كَمَا نَحْنُ بِنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا
 كُتِبَ لَهُمْ مِنْ دُونِ مَا فِي السُّرُورِ اس بات کی یہ کہ نہیں ہی کوئی معبود سوا اللہ کے اور حقیق
 میں رسول ہیں کہ کیوں نہیں فرمایا یہ قرآن کنارہ اوس کا بیچ مائمان تار ہی پس
 پکڑو اوس کو پس حقیق تم گر گمراہ نہ ہو گے اور گر گمراہ نہ ہلاک ہو تو تم بعد اس کے ہمیشہ **عن**
عبدِ اللہ بن عمرو کہ یَوْمَئِذٍ كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَوَافِئِهِمْ وَاتَّخَذُوا آلِهَتَهُمْ آلِهَةً
 لَدَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْبَةِ رَوَيْتَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنَّهُمْ
 سَاءَ نَسِوا كَمَا هُوَ خَوَافِشُ اَوْسُكِي تَابِعِ اَوْسُ خُزَيْمَةَ كَرَّاهِيًا يَوْمَئِذٍ اَوْسُ كَرَّاهِيًا
عن مالك بن انس تركت فيكم امرين لن تضلوا ما تمسكتم بهما

کتاب الامان
 صحیح منہ
 وجہ قرانی
 سبب تہ
 قت نہیں کہ
 بیخوالہ باوجود
 بن شریح
 نس
 القرآن
 نذہ ابد
 پس فرمایا
 اور تحقیق
 ضبط
 سن
 من
 تہ
 کتاب الامان

کتاب اللہ و سنتہ رسولہ رواہ فی الموطا روایت ہی مالک بن انس سے
 چھوڑا ہوں میں نے سچ تمارے دو چیزیں ہرگز گمراہ نہو گے تم جب تک پکڑی رہو اور نہ کو
 کتاب اللہ کی اور سنت رسول کی اور اسکے روایت کیا اسکو پھوٹا کہ ف جب مجھ نے
 نے خبری اسکی کہ جب تک پکڑے رہو گے کتاب سنت کو ہرگز گمراہ نہو گے پس کہتے ہیں کہ قرآن
 وحدیث پر جو عمل کیا گمراہ ہوگا عجب ہی کہ رسول کریم کے خلاف میں بیان کرتے ہیں اور پھر
 عمل کر نیوالو گمراہ کہتے ہیں جس راہ ہدایت کی معلوم ہوئی اور ضلالت کی گمراہی ہوئی
 عن ابن عباس عن رسول اللہ ﷺ انہما یتبع ما فیہ ہدایہ اللہ من
 الضلالة فی الدنیا و وفہ یوم القیمۃ سوء الحساب فی رواۃ یمن
 اقتدی بکتاب اللہ فلا یضل فی الدنیا ولا یشقی فی الآخرۃ ثم تلا هذه
 الاية فمن اتبع مادی فلا یضل ولا یشقی رواہ زمین روایت ہی ابن عباس
 سے جس نے سیکر کتاب اللہ کی پھر پیروی کی اور نہ چیز کی کہ اس کے ہی ہدایت کر گیا اور سکونہ گزری
 سچ دنیا کے اور بجا دیا اسکو دن قیامت بڑی حساب اور سچ ایک روایت ہی جس نے پیروی
 کیا ساتھ کتاب اللہ کے نہیں گمراہ ہوگا دنیا میں اور نہ بد بخت ہوگا آخرت کے پھر تہی حضرت
 یہ آپت پس پیروی کیا ہدایت کی مبری پس گمراہ ہوگا اور نہ بد بخت ہوگا روایت کی اسکو
 زمین عن انی توتنی مثل من اطاعنی فاتبع ما حیث یدہ و مثل معصا
 و کذب ما حیث یدہ من الحق تنفق علیہ روایت ہی ابن عباس سے مثال اسکی کہ
 کہ مبری پس پیروی کیا اور نہ چیز کی کہ لا باس اسکو اور مثال اسکی کہ فرمان کرے مبری

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ
 غَفُورٌ رَحِيمٌ اُمی محمد کہہ اگر دوست رکھتے ہو تم اللہ کو پس پیروی کرو میری دوست
 رکھے تمکو اللہ اور بخشے واسطے تمہاری گناہ تمہارا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہی ف
 یعنی اگر دوست رکھتے ہیں اللہ کو پس چاہو کہ متابعت کرے رسول کی بغیر متابعت رسول
 کے دوستی اللہ کی کچھ فائدہ ندیگی اور اللہ بھی دوست نہیں رکھتا بلکہ غضب میں آجگا
 اور تابعداری رسول کی اس طرح کی چاہئے کہ دنیا اور دین کا مومن کچھ خلاف نہ کریں
 بعضے اپنے باپ دادا کے راہ و رسم پر چلتے ہیں اور رسول کریم کے حکم کو پیٹھ پیچھے ڈالتے
 ہیں اور آنحضرتؐ تمہارے کاموں کو عیب لگاتے ہیں پھر دعویٰ مسلمانانہ کا کرتے ہیں عجیب ہی
 ایسے مسلمانوں سے کہ اپنے باپ دادا کے راہ و رسم پر چلتے ہیں سو کہا بھلا باؤں کے سوا افسوس
 ویشمانی کے کچھ فائدہ نہ آوے گا وینگے پس جس شخص منہ پھیرتا تابعداری رسول مقبولؐ کو غضب
 میں آیا اللہ کے آیتہ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ
 أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ
 كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ تحقیق احسان کیا اللہ نے اور ایمان والوں کو جب
 بھیجا جس کے پیغمبر قوم سے انکے پرستار ہی اور انکے آئین اسکی اور پاک کرنا ہی انکو اور
 سکھانا ہی انکو کتاب اور حکمت اور تحقیق تھے پہلے اس سے البتہ چرگمراہی ظاہر ہے ف
 یعنی اللہ صاحب برا احسان کیا مومنوں پر کہ ایسے رسولؐ بھیج کر راہ توحید کی
 بتلایا اور گمراہی سے نکال کر طرف تابعداری رسول مقبولؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کہ جس میں

نجات داریں ہی پھر اور پاک کر لیا گیا ہوں سورۃ النساء من یطیع اللہ
 ورسولہ یدخلہ جنت تجر من تحتہا الانہر خلدین فیہا
 وذلک الفوز العظیم اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور رسول کی
 داخل کرے گا اسکو بہشتوں میں چلنے میں نیچے اونکے نہریں ہمیشہ رہنے والے ہیں بیچ اوسکے
 اور یہ مرد پامنا برف یعنی جو شخص مطیع ہو اللہ کا یعنی حلال کو حلال جائز اور حرام کو حرام
 اور حلال سے رغبت کرے اور حرام پر ہیز کرے اور رسول کی تابعداری کرے اور جو چیز
 کا حکم کیا ہی بیان دل ادا کرے اور جس سے منع فرمایا ہی احترام کرے اور آنحضرت کے حکم پر
 اور ان کے رسم و عادت کو ترجیح دے تو گو کہ ماباب اور سارے لوگ کہیں خلاف حکم رسول کے
 تو واسطے انکے خوشخبری ہی جنت کی جس میں آرام و رحمت ہی آیتہ ومن یعص اللہ
 ورسولہ ویعبد حدودہ یدخلہ نار اخیالہ فیہا ولہ عذاب مہین
 اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول کی اوسکے اور گنہ رجاء و حدوں کے اوسکے
 داخل کرے گا اسکو لوگ میں ہمیشہ رہنے والا ہی بیچ اوسکے اور واسطے اسکے عذاب ہی
 فرییس کرے نوا لا ف یعنی جو شخص فرمان برداری اللہ کی اور اوسکے رسول کی ادا کرے
 اور اپنے خواہش لغسانی پہ چلے اور ٹھہرائے ہوئے حدوں خدا اور رسول کے پھر جاوے
 اوسکے لئے عذاب ہی رسوا کرے نوا لا کہ قیامت میں فرییس ہوگا آیتہ یا ایہا الذین امنوا
 اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی
 شئ فرددوا الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر

ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا اِی لوگو جو ایمان لاہو فرمان برداری کرو اللہ
کی اور فرمان برداری کرو رسول کی اور صاحبان حکم کی تم میں سے پس اگر جھگڑو تم میں
کسی چیز کے پس پھر دو اسکو طرف اللہ کے اور طرف رسول کے اگر ہو تم ایمان لا سنا
اللہ کے اور دن پچھلے کے یہ بہتر ہے اور اچھا ہے جزا ملنے میں **ف** ایسے ای لوگو
ایمان لاؤ فرمان برداری کرو اللہ کی فرض و عین اور حلال میں اور کہانا اور رسول کا
کہ جو حکم فرمایا ہی عمل کرو اس پر اور اپنی عقل کو دخل نہ دو اور تابعداری رسول کی نجات
آخرت کی اور اطاعت کرو صاحبان حکم کی مرد صاحبان حکم سے امر اسلام میں یا غیر
ابا بکر صدیق اور عمر رضی اللہ عنہما میں یا سب اصحاب کتاب یا علماء و ربانی پس اگر جھگڑو تم میں کسی چیز
امور دین کے پس جوع کرو اسکو طرف قرآن کے اگر قرآن میں صریح نہ پایا جاوے حکم اسکو توجع
کرو تم اسکو طرف رسول کے کہ کیا حکم ہی سنت سے رسول اللہ کے اگر ان لوگوں کو چھوڑ دو
اپنے وہم و خیال پر چلو البتہ گمراہ ہو گے اور ہر کام کو اپنے طرف اللہ کے اور طرف اسکے
رسول کے رجوع کرنا یہ بہتر ہے تم کو اور نیک ترائیہ و مَن يُشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ
مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ تُوَلِّهِ مَا تُوَلِّ وَاُفْضِلْ
جَهَنَّمَ وَاَسَآءَتْ مَصِيْرًا اور جو کوئی برخلاف کرے رسول کو پیچھے اسکے کہ ظاہر
ہوئی واسطے اسکے ہدایت اور پیروی کرے سو آراہ مسلمانوں کے متوجہ کرے غلے ہم اسکو جبر
متوجہ ہوا ہے اور داخل کرے غلے ہم اسکو دفع میں اور بُری ہی جاگاہ یعنی جو کوئی خلاف
حکم چلے رسول کی اور مسلمانوں کی راہ کے خلاف پیروی کرے یعنی اور ان کے مقرر ہو

راہ پر چلے البتہ داخل ہو گا وہ جہنم میں ایہ ومن یطیع الله ورسوله وینشر
 الله ویتبعہ فاولئک هم الکافرون اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی
 اور رسول کی اسکے اور درے اللہ سے اور پرہیزگاری کرے پس یہ لوگ وہ ہیں اور
 پانیوالے ف یعنی جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور اسکے رسول کی اور وہی
 میں اور اپنے عقل کو دخل نہ دے اور درے عذاب اللہ کے اور گرد رہو گناہوں کے اور
 پرہیز کرے غصہ سے اور سکے کچھ بھی نہ کرنے پر مضبوط رہے پس یہ لوگ ہی میں کامیاب
 بہشت کے نعمتوں ایہ فلیخذ الذین یحالفون عن امرہ ان یتصبنہم
 فتنہ او یتصبنہم عذاب الیم پس چاہئے کہ دین میں جو مخالفت کرتے ہیں
 حکم سے اسکے اس کے پہنچ جاو او نکو فتنہ یا پہنچ جاو او نکو عذاب دینے والا ف
 جو لوگ خلاف کرتے ہیں حکم کو اللہ کے اور پیروی کرتے ہیں اپنے نفس کی خواہشوں کی کہ
 پہنچ جاو او نکو فتنہ کہ گمراہی ہی یا نقصان ہو نا جان اور مال اور اولاد کا یا نقصان ہونا
 زراعت کا یا غلبہ ہونا حاکم جابر کا یا مہر ہونا اونکے دلوں پر کہ غفلت ہو جاو گناہوں کے
 کاموں پر اور خوف پیدا ہو اور بھینے کہتے ہیں کہ فتنہ سے مراد سختی دل کی اثر نہیں ہوتی معرفت
 حق کی یا پہنچ جاو عذاب آخرت میں مرنے والا ف سورة الشعرا فان عصوت فقل انی
 بیری ما تعلمون پس اگر نافرمانی کرے تیری پس کہ یا محمد تحقیق میں ہزار ہوں جن چیز سے کہہ کرے
 ہو تم سورة الاخر الا فذلک انکم فی رسول الله اسوة حسنة لمن کان یزعم
 الله والیوم الاخر ذکر الله کثیر البتہ تحقیق ہی واسطے مخرج رسول خدا کے پیرونی چھی

واسطے اوس شخص کے کہ امید رکھتا ہے خدا کے اور دن پہنچنے کی اور یاد کرتا ہے اللہ کو بہت
 اسی کو تحقیق پیروی کرنے رسول کی واسطے تمھارا بہتر ہے اور نجات ہے آخرت کی جس پر نہایت
 اور شکر کرنا فراموشی میں اور خوش ہونا عباد پر اور غم کرنا گناہوں پر اور رحم کرنا لوگوں پر اور شفقت
 کرنا یتیموں پر اور دوست رکھنا مسافروں کو اور احسان کرنا قریب پر یہ بہتر ہے واسطے اوس
 جو امید رکھتا ہے اللہ سے کہ ثواب پاویگا اوس سے اور امید رکھتا ہے قیامت کے دن ملاقات
 اس کے اور جزا اس کے اور یاد کرتا ہے اللہ کو بہت دل در زبان آیت و ماکان یومین
 وَلَا تُؤْمِنُوا إِذْ أَقْضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ
 اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا اور نبین ہی لائق واسطے کسی مرد
 کے اور نہ عورت مسلمان کی جسوقت کہ مقرر کرے خدا اور رسول اس کا کوئی کام یہ کہ ہووے
 واسطے اوس کے اختیار کام میں ہے اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول کی اوس کے
 تحقیق گمراہ ہو اگر کسی ظاہر آیت و مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا
 اور جو کوئی کہنا مانیکا اللہ کا اور رسول کا اوس کے پس تحقیق وہ مراد کو نبی مراد کو نبی مراد
 سورة الجمعة مَوْلَاكَ بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَ
 يُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلِ الْفَرَقِ فَضَلُّوا مَبِينًا
 وہی جسے پیروی ان پر ہوں پیغمبر ہی میں پر نہایت ہی اور اوس کے آیتان اوس کے اور پاک ہی اور
 اور سکھاتا ہی ان کو کتاب اور حکمت اور تحقیق ہے پہلے اس کے البتہ گمراہی ظاہر ہے ف پیروی
 ان پر ہوں پیغمبروں میں یعنی اسی مردان پر ہوں قوم عرب پر اکثر یہاں لکھا ہے

اور پیغمبر کو بھی اسی بھیجا تا کہ تمہیں نہ سکین کہ یہ یہ پڑا لکھا ہی اپنے طرف عبادت بنا کر سنا ہی
 اور بعضوں نے کہا ہی کہ اسی ہو گی آپ کے یہ وہ جہہ ہی کہ پہلے کتابوں میں اس طرح فرما دیا تھا
 کہ خاتم نبیا اسی ہو گا اور پڑتا ہی اور پڑا کے آیتیں خدا کے باوجود اس کے کامی ہی مانند ان کے
 اور پاک کرنا ہی اونکو پلیدی کفر کے اور عقاید خبیث سے اور اخلاق رذیلہ اور سکھانا ہی
 اونکو قرآن اور احکام شریعت اور تحقیق تھے یہ لوگ کہ اب قرآن پڑھتے ہیں اور حکام شریعت
 سیکھتے ہیں پہلے انے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البتہ سچ گمراہی ظاہر کے کہ شرک کرتے تھے
 اور دین جاہلیت کے تابع اور اپنے ابوہی رہمون پڑتے تھے عن انی ہر نزول کل
 امی یتدخلون الجنة الا من انی قبل ومن انی قال من اطاعنی دخل الجنة
 ومن عصانی فقد انی رواہ البخاری روایت ہی بی ہر یہ سب امی میری روایت
 ہو گی بہشت میں مگر جسے قبول نہ کیا کہا گیا اور کتنے قبول نہ کیا فرمایا جسے اطاعت کی میری روایت
 بہشت میں اور جسے نافرمانی کی میری پس تحقیق قبول نہ کیا روایت کی اسکو بخاری نے
 عن جابر جاء ثلث مائة من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو قائم فقالوا
 مثله کمثل رجل بنی دارا وجعل فیها مذبة وبعث داعیا من اصاب
 الداعی دخل الدار واکل من المذبة ومن لم یجب الداعی لم یدخل
 الدار ولم یدخل من المذبة فقالوا الدار الجنة والداعی محمد فمن اطاع
 محمد فقد اطاع الله ومن عصی محمد فقد عصی الله ومحمد فرق بین
 الناس رواہ البخاری روایت ہی جابر کہ ان فرشتے طرف ہی صلی اللہ علیہ وسلم

السنة
ناتانی
ماویا تھا
عندکے
سکھا ہی
حکام شرع
سارے
برقہ کل
الجبتر
میری
داخل ہو
رجی نے
نم فقا
اجاب
خل
طاع
بہن
عبد

کتاب الامان

۴۹

باب الاعتصام بالسنة

اور وہ سونے پس کہا فرشتوں نے آپ میں سال اوسلی و تیس سال ایک شخص کے کہ بنا یا گھر
شہر یا چ او سکے کھانا کھانا اور بھیجا بلانیوالے کو پس جسے مانا بلانیوالے کو داخل ہوگا
گھر میں اور کھا دیکھا کھانا اور جسے قبول نہ کیا بلانیوالے کو نہ داخل ہوگا گھر میں اور نہ
کھا دیکھا کھانا پس کہا فرشتوں نے مراد گھر سے بہشت اور بلانیوالے سے محمد پس جسے فرمانبردار
کی محمد کی پس تحقیق فرمانبرداری کی اس کی اور محمد فرق کر نیوالے ہیں درمیان لوگوں کے
روایت کی اس کو بخاری نے **ف** فرق کر نیوالے ہیں کہ فرق کر دیا کا فراموش میں
اور حق اور باطل میں اور صالح اور فاسق میں **عن** العریاض بن ساریہ
مَنْ بَغِشَ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بَسْتِي وَسُنَّتِي
اخْتَلَفَاءُ الرَّاشِدِينَ الْمُهْدِيَيْنَ عَشَّكَوْا بِهَا وَعَصَّوْا عَلَيْهَا بِالْوَأْجِدِ
رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت ہی عریاض بن ساریہ جو شخص کہ زندہ رہے تم میں بعد میرے
پس دیکھیں اختلافات بہت پس لازم پکڑو طریقہ میرا اور طریقہ خلفاء راشدین کا کہ روایت
کئے گئے ہیں بھروسہ کرو ساتھ اوسکے اور مضبوط پکڑے رہو اس کو ساتھ واتوں کے روایت کی
اس کو احمد نے **ف** جو شخص زندہ رہے میرے بعد پس دیکھیں بہت اختلاف پائیں گے کوئی اپنے
باپ و کن کے کھاتے ہو رہے ہوں پر ایک ہیگا اور کوئی اپنا پیر تائے ہو برے عقیدہ و نگو
مضبوط پکڑے گا اور کوئی اپنے ذہن کے کھاتے ہو گا م پر امر کرے گی غرض ایسے برے
کام اقدار عقیدہ پھیلے و بنگے پس اس وقت لازم پکڑو میری سنت اور میرے خلفاء کی سنت کہ
روایت پابن **عن** عبد اللہ بن مسعود **قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى**

بزرگ برگزینے است میری پس واسطے اسکے ثواب ہی نوشہید و بخار وایت کی شکر
 بیستی نے **ف** جب است عقیدے اور کام مگر جاوینگے اور طرح طرح بدعت چھینا
 اور سنت کو رسول اللہ کے موقوف کر دینگے اور سنت پر رسول کے جو شخص رہیگا اوپر
 طرح طرح کی آفت اور مصیبت پہنچا دینگے اور دشمنی کرینگے پس ایسے وقت جو شخص صبر
 اور سنت کو جاری کرے واسطے اسکے نوشہید کا ثواب ملے **عن جابر بن عمر بن**
الخطاب رضی اللہ عنہ **أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَ**
مِنَ التَّوْبَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ نَسْخَةُ مِنَ التَّوْبَةِ فَسَكَتَ
فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ فَقَالَ
الْبُيُورُ فُكِّلَتْكَ التَّوَاكِلُ مَا تَرَى مَا يُوْجِبُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَنَظَرَ عُمَرُ إِلَى وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِأَنَّ
بِالْإِسْلَامِ دِينًا وَنَحْمَدُ نَبِيًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي
نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْنَ يَدَيْهِ كَوَيْدًا لَكُمْ مُوسَى فَاثْبَعُوا وَهَوَّوْا وَتَرَكُمُوْنِي لَصَلِّ الْمَسْكُورِ
عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ وَلَوْ كَانَ حَيًّا وَادْرَكَ بَنُوْنِي لَا بَعَثَنِي رِجَاءُ
 الدارِجی روایت ہی جابر کے کہ تحقیق عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لا بار رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نسخہ تورات کا پس کہا ای رسول خدا کے یہی نسخہ تورات
 پس چپ حضرت پس شروع کیا عمر نے پڑھنا اور چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا

متغیر ہوتا تھا پس کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ عمر کو تم کچھ مجھ کو گم کر نیو البیان کیا نہیں دیکھتا تو
 اوس کو کہہ بیچ چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی پس دیکھا حضرت عمر نے طرف چہرہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا حضرت عمر نے پناہ پکارتا ہو نہیں سکتا اللہ کے
 غضب سے اور غضب اس کے رسول کے راضی ہو ہم ساتھ اللہ کے رب ہو پورا ساتھ اسلام
 کے دین ہو پورا ساتھ محمد کے نبی ہو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اس
 ذات پاک کی کہ جان محمد کا بیچ ہاتھ اوس کے ہی اگر ظاہر ہوتا واسطے تھارے موسیٰ پس
 پیروی کرتے تم انکی اور چھوڑ دیتے تم مجھ کو البتہ گمراہ ہو تم سید ہی آہ اور ہوتا موسیٰ زندہ
 اور پاتا نبوت میری البتہ پیروی کرتا میری روایت کی اسکو دارمی نے حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ جب لایا توریت میں سے ایک نصیحت کی بتا اور پرہیزگار شروع کیا رو برو
 حضرت کے اور رنگ چہرہ مبارک کا آپ کے متغیر ہوا بسبب غصہ کے اور فرمایا اگر موسیٰ
 ظاہر ہوگا اور پیروی کر دے تم موسیٰ کی تو البتہ تم گمراہ ہو گے اگر وہ ہو اسوقت البتہ میری
 پیروی کرنے پس دیکھا چاہتے کہ موسیٰ علیہ السلام نبی مرسل تھے اور انکی کتاب امت
 انکی راہ پانی باوجود اسکے حضرت منع فرمایا اس زمانے کے لوگ ایسے رسول کی پیروی
 جس میں نجات آخرت کی اور خوشنودی پروردگار کی ہی چھوڑ کے اور دن کی راہ و
 رسم اور عادت پر چلتے ہیں جس میں ہر امر نارضا مندی اور ناخوشی اللہ کی اور اوس کے رسول
 کی ہی اور سمجھتے ہیں انکو کہ ہم راہ ہدایت پر ہیں اور پیروی کر نیو اسے رسول اکرم کی اس پر
 ایک مثال فرمایا ہی اللہ نے تحقیق انہوں کو کبرا شیطان کو دہست سوا خدا کے اور

گمان کرنے ہیں کہ وہ راہ پاویا ہیں پس ایسا ہی بیداری کر لے ہیں ونگلی اور سمجھتے ہیں کہ ہم راہ راہ
شرعیہ محمدی کے ہیں عجب ہی ایسے لوگوں کے پیروی کرے اپنے خواہش نفس کی اور سمجھ کر
ہم ہدایت پر ہیں **عن** ابی ہریرۃ من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی
فقد عصی اللہ مسلم بن روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جس نے اطاعت کی میری مقرر
اوسنے اطاعت کی اللہ کی اور جس نے میرا خلاف کیا پس تحقیق او خلاف کیا اللہ کا و
علیکم بالسنة فان السنة تقیدنی الی الاطاعت من طاع اللہ ورسولہ
فقد رشد وامتد وایاکم والبدعت فان البدعت تقید الی المعصية
ومن عصی اللہ ورسولہ فقد ضل وعوی اور اختیار کرو تم چال چلنے پیغمبر
کہ مقرر چال چلنے پیغمبر کی پہنچاتی ہی تابعداری تک جو تابعدار ہو اللہ اور اسکے رسول کا
پس تحقیق پہنچا بھلائی کو اور راہ پایا اور دور ہو تم غی بات کہ مقرر غی بات پہنچاتی ہی
نافرمانی تک اور جس نے نافرمانی کی اللہ کی اور اسکے رسول کی مقرر بھلا اور ہو میں تپا
باب فی من استتاب الموی یہ باب ہی مذمت میں تابعداری کرنے خواہش
سورة البقرة اذ اقبل لہم استعوا ما انزل اللہ قالوا بل نبتع ما الینسنا
علینا باء ناؤ لو کان اباؤکم لا یعقلون شیئا ولا یمتدون اور جب کہا جاتا
واسطے انکے پیروی کرو اوس چیز کی کہ اوتار اللہ نے کہتے ہیں ملک پیروی کر گئے ہم اوس چیز
کی کہ پایا ہم نے اوپر اس کے باپوں کو اپنے کیا اگرچہ تھے باپ انکے نہیں چاہے اور راہ پایا
ف جب کہا جاتا ہی واسطے انکے پیروی کرو اوس چیز کی کہ اوتار اللہ نے اپنے فرمان

برواری اور تابعداری بجا لاؤ قرآن کی کہ سراسر ہدایت ہی اور عمل رضامندی پر ہے
 اور پرہیزگاری کو اور جو غضب اللہ کے کہتے ہیں نہیں بلکہ تابعداری کر لیں گے ہم اپنے باب اور
 اور جواب میں لوگوں کے اللہ صاحب فرماتا ہی کہ امتا بہت باپوں کی کرتے ہیں اگرچہ باپ اولاد کے
 کی کچھ سمجھ نہیں رکھتے تھے اور نہ کچھ راہ پختے دین کی بلکہ اپنے دل سے تڑپتے ہوئے باتوں پر عمل
 کرنے تھے پس اپنے لوگوں کی تڑپ سے باتوں پر عمل کرتا اور حکم خدا اور رسول پر پیچھے چھوڑ دیتا
 اور سبک جاتا اور اپنے باپ دادا کے راہ و رسم پر چلتا یہ نہایت بد و فوری ہی کہ امتی گمراہ
 اگرچہ آباہوں بچائی اور سمجھ لیتے کہ پیروی سو فوری اگرچہ ابجد و ہون نازیبا ہی الیہ قال ان
 ھدی اللہ ھو الھدی و کثر ما یبتغی اھواءھم بعد الذی ھدوا ھم من العلم
 ما الکف من اللہ من ولی کا قصیر کہ یہ یا محمد تحقیق ہدایت اللہ کی ہی ہی ہدایت
 اور اگر پیروی کر لیا تو خواہشوں باطن اور غلبے سے اوس چیز کے کائی تیری پاس علم سے ہنر
 تیرے خلاف عذاب اللہ کے کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار ہے یہ طرف سے اللہ کے
 جو کام بتلا گیا ہی وہی ہی ہدایت اور خوشنودی اوسکی اور بغیر اوسکے جو کچھ اپنے عقل سے
 سمجھ رہے ہوئے کام پر یا باپ دادوں کے کھالے ہوئے راہ و رسم پر جس میں نارضا مندی اللہ کی
 ہی چلتے ہیں ضدالت اور گمراہی ہی اور پروردگار اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو خطاب
 فرمایا کہ ای محمد بعد معلوم ہو احکام الہی کے اگر پیروی کرو گے تو خواہشوں پہلوگوں کو تو خطاب
 اللہ کے خلاف ہی نہ پانگے یہ خطاب جو فرمایا واسطے تہدید امت ہی پر چاہئے کہ حکم پر لکھ
 اور اسکے رسول کے چلے اور فیرون کا کہ جس میں خلاف حکم اللہ کا ہونہ مسموعہ المائدۃ

اگر دو گھوڑے بھلائی کی نہ پکڑتے ہیں اور سکو راہ بیٹے کوئی بلا وین انکو طرف ہدایت کے یا طرف
 و عطف و نصیحت کے یا طرف نیک کاموں کے یا طرف عبادت کے نہیں قبول کرتے اور عذر بیان کرتے
 اور ہرگز طرف نیک کاموں کے نہیں آتے اور جب دیکھتے ہیں بڑے کام یعنی نایاب اور راگ اور
 کھیل بازی و مرتے ہیں طرف اسکے سورۃ القصص فان لم یستجیبوا للک فاعلم
 انما یتبعون اھواءہم ومن اضل ممن اتبع ہواہ بغیر ہدی من اللہ
 ان اللہ لا یجید القوم الظالمین اگر نہ قبول کریں واسطے تیرے یا محمد پس جان تو کہ سوا
 اسکے نہیں کی پروی کرتے ہیں خواہشوں پر اپنے بے دلیل اور کون ہی بہت گمراہ اس سے
 کہ پروی کرتا ہی خواہش پر اپنے بغیر راہ بتلانے اللہ کے طرف سے تحقیق اللہ نہیں ہدایت
 کرتا قوم ظالموں کو ف پس معلوم ہوا جو شخص اپنے عقل سے کوئی کام کرے اور
 اوپر کوئی سند نہ رکھتا ہو قرآن سے یا حدیث سے پس وہ کام مردود ہی اور
 وہ راہ بھٹکا ہوا ہے تا ہی اور اس سے زیادہ گمراہ کوئی نہیں سورۃ النحزف
 ام اتینکم کتابا من قبلہ فھم بہ مستمسکون بل قالوا لانا وجدنا
 اباؤنا علی امۃ وانا علی انار ہم مقتدون وکذالک ما ارسلنا
 من قبلك فی قریۃ من نذیر الا قال مشر فوہا لانا وجدنا اباؤنا
 علی امۃ وانا علی انار ہم مقتدون قال ولو جننکم باھدی قما
 وجدتم علیہ اباؤکم قالوا لایا ارسلتم بہ کافرون فاستقمنا منہم
 فانظر کیف کان عاقبۃ للکذبنین کہاد ہی بیٹے انکو کہنا ہے اس

پس وہ ساتھ اوسکے استوار کپڑے ہیں بلکہ کہا انہوں نے تحقیق پایا ہم نے باپوں کو ہمارے
 اوپر ایک راہ کے اور تحقیق ہم اوپر نشان قدموں انکی راہ پائیوا لے ہیں اور اس طرح نہیں
 بھیجے ہم نے تجھ سے کسی سستی کے درانیو لا کر کہا تھا دولت مند ان کی تحقیق پایا ہم نے
 باپوں کو ہمارے اوپر ایک راہ کے اور تحقیق ہم اوپر نشان قدم انکے پیروی کر نیوالے ہیں
 کہا پیغمبر اگرچہ لایا ہوں میں تمہارے پاس یا وہ تر راہ بتائیوا لی اوس چیز سے کہ پایا
 تم نے اوپر اوسکے باپوں کو اپنے کہا انہوں نے تحقیق ہم ساتھ اوس چیز کے کہ بھیجے گئے تم
 ساتھ اوسکے منکر ہیں پس لایا ہم نے اوس پس دیکھ کر نکر ہوا آخر کام جھٹلانیو لو کا
 ف کبادی ہی اللہ نے انکو کوئی کتاب پہلے قرآن کے تاکہ دلیل نقلی لاویں اور
 عقلی بھی کوئی حجت نہیں کہتے بلکہ کہتے ہیں کہ ہم نے پایا باپ داد و نکو ہمارے اوپر
 ایک راہ کے اور ہم بھی اوسی راہ پر چلتے ہیں اور پروردگار اپنے رسول مقبول کو
 فرماتا ہی کہ ای بنی اس طرح بھیجا تھا ہم نے پہلے تجھ سے بستیوں میں پیغمبر دن کو کہ
 دروین وہ عذاب اللہ کے اور بلاوین شرک بدعت سے طرف توحید و سنت کے
 مگر جب سنتے یہ بات دولت مند اوس سستی کے کہتے تھے کہ پایا ہم نے اپنے بر و نکو اوپر
 ایک راہ کے اور ہم بھی اوپر نقش قدم انکے پیروی کرینگے پس کہا پیغمبر نے کہ آیا
 پدران بابل کی متابعت کرتے ہو اگرچہ لایا ہوں میں تمہارے پاس میں بہت
 اچھا کہ پیروی سے اوسکے نجات آخرت کی ہی اور رضا بندی بہروردگار کی اوس
 دین کے کہ پانی ہو تم اوپر اوسکے اپنے باپ داد اکو جب سے لوگ یہ بات اور جو بابل

و عقلی نہ دے سکے پس تقدیر سے پیغمبر کے انکار کیا اور کہا کہ تم جن بات کی دعوت
 کرتے ہو ہم بے اعتقاد ہیں جب فرمائی اٹلی خوب معلوم ہوئی پروردگار نے ہدایا اور
 لیا ہے ہلاک کیا دنیا میں کسی کو غرق کیا پانی میں اور کسی کو اونڈا کیا زمین پر اور
 کسی پر پتھر یا پتھر و گچ اور کیسے چہرے بدل والے یعنی بند اور سوراخوں سے
 جب نافرمانی سے رسولوں کے اگلے امتوں کو پروردگار نے ہلاک کیا تو ایسا ہی جو لوگ
 اپنے باپ دادا کے راہ و رسم پر حسین نافرمانی اللہ کی اور اس کے رسول کی ہی چلتے ہیں
 انکو بیشک دنیا یا آخرت کے عذاب میں مبتلا کر گیا یا اللہ ہم سب مسلمانوں کو تیری رضا مند
 پر اور تیرے حبیب خاتم النبیین و شفیع المذنبین کے سنت پر ہمیشہ قائم رکھے اور شر سے شیطا
 ن کے بچائیں یا رب العالمین ایتہ یوم تَقْلَبُ وُجُوْهُمْ فَمَنْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ
 یَا لَئِنْ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَ وَقَالُوْا لَئِنْ اَنَا اَطَعْنَا سَادَتنا
 وَکَبراءَنَا فَاضْلُوْا نَا السَّعِیْرَ لَئِنْ اَتَمَّضْنٰ فَمِنْ مِّنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْتِ
 لَعْنًا کَیْنًا جَدْن کہ پھیری جاؤ گے مونہہ اونٹ کے چاگ کے کہیں گے ای کاٹنے کے ہم فرما
 برداری کئے ہوئے اللہ کی اور فرمان برداری کئے ہوئے رسول کی اور کہیں گے ای
 رب ہمارے تحقیق ہم نے فرمان برداری کئے سرور و نکلی ہمارے اور بدو نکلی ہمارے پس گمراہ
 کر دیا انہوں نے ہم کو راہ سے ای رب ہمارے دے انکو دو گنا عذاب اور لعنت کر دو انکو
 لعنت تیری و جدن پھیری جاؤ گے مونہہ اونٹ کے چاگ کے یعنی ایک طرف
 دو طرف کبھی سید ماتا دینگے اور کبھی اونڈا کر دوں گے انکے من گراؤ گے اور کہیں گے

دوزخی کا شکے ہم فرمانبرداری کئے ہوتے اللہ کی اور فرمان برداری کئے رسول
 کی البتہ ہوتے ہم آج کے روز نجات پائیں اور کھینکے فرمان برداری کی ہم نے رسول کی
 اور ہمارے رسول کی پس انہوں نے گمراہ کیا ہمارے سید ہی سے یا اللہ جیسا گمراہ کیا انہوں نے ہمارے
 تیری راہ سے اور تیری رسول کی تابعداری دی تو دونا عذاب و نکو اور لعنت کرنا
 جب تابعداری تیرے کے ایسی خواری اور ذلت تھا و بگے پھر کیا فائدہ ہی سیونکی
 تابعداری میں جن سے نقصان میں اور دنیا کا قبول کریں **عن عائشہ** **عن**
أَخَذْتُ فِي أَمْرِ نَاهُكَ مَا لَيْسَ مِنْهُ فَوَدَّ مَتَّقٌ عَلَيْهِ رَوَيْتُ ہی عائشہ
 رضی اللہ عنہا سے جسے نئی بات نکالا چاہے اس میں ہمارے چیز کہ نہیں اس میں کچھ نہیں
 مردود ہی روایت کی اسکو بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جس کسی نے دین میں ایک
 بات نکالی کہ نہیں ہی اسکے لئے کتاب سنت سے سند ظاہر یا خفی لفظی یا سنی
 یعنی اجتہاد سے اماموں کے بھی نہو ایسی بات کا اعتقاد رکھنا یا کہنا یا عمل کرنا تو ایک
 خدا اور رسول کے مردود ہی **عن** **فَإِنْ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَ**
خَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُورِ تَحَدُّثَاتُهَا وَكُلُّ بَدْعٍ
ضَلَالَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی جابر سے پس تحقیق بہترین باتوں کی کتاب
 خدا کی اور بہترین راہوں میں راہ محمد کی اور بدترین چیزوں کی نئی نکلی ہوئی چیزیں ہیں
 اور جو بدعت ہی گمراہی ہی روایت کی اسکو مسلم نے **ف** اور جو بدعت ہی گمراہی ہی
 یعنی جس کا نام کی سند کتاب سنت سے نہو یا اسکا مثل خیر قرون میں پایا نہو یا

وہ بدعت ہی اور ہر بدعت گمراہی ہی اور جس کام کا حکم کتاب سنت سے ثابت ہو یا
یا اس کا نظیر اون میں مبارک زمانوں سے کسی مانے میں پایا جاتا ہو وہ سنت میں داخل
ہی بدعت نہ کہا جائے اگرچہ نیا کام نظر آتا ہو **عن حسن** قال ما ابتدع قوم

بدعتی دینہم الا تزعج الله من سنتہم مثلاً کم لا یعیذہم الیہم
الی یوم القیمۃ رواہ الدارمی روایت ہی حسن کہا نہیں بخالے کسی قوم نے
بدعتیں دین اپنے مگر کہ کمال لیا ہی اللہ تعالیٰ سنت اس کے پھر نہیں بھرتا ہی اس کو
طرف اس کے قیامت تک روایت کی اس کو دارمی نے **ف** جب کوئی شخص دین
نیا کام نکالتا ہی اور اس کا معتقد ہوتا ہی پس اللہ صاحب عوض میں اس کے ایک
سنت کو دینا سے اور مثالیتا ہی جب بڑے کام پھیل جاتے ہیں اور نیک کام گم ہو جاتا ہی
آخر نیک کام کر نیوالا اور خدا کو یاد کر نیوالا کوئی دنیا میں باقی نہ رہے قیامت آجائے گی

عن ابراہیم بن میسرۃ من وقر صاحب بدعتی فقد اکان
علیٰ حکم اسلام رواہ البیہقی روایت ہی ابراہیم بن میسرۃ جو شخص کہ
تعظیم کرے صاحب بدعت کی پس تحقیق اون نے مدد کی اور پر گرانے اسلام کے ریت
کی اس کو بیتی نے **ف** کیونکہ صاحب بدعت کی توفیق کرنے میں حقارت سنت کی ہوتی
ہی یہ بدعت ہوتا ہی ویران کرنے بنا سے اسلام کی اس لئے منع ہوا ہی اہل بیت
کی تعظیم و توقیر کرنا یا اللہ ہو بدعت سے اور اہل بدعت سے بجا اور توحید پر تیرے اور
سنت پر تیرے رسول اکرم کے قائم رکھ کتاب العبادات سورۃ البقرۃ

وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ اور قایم کرو نماز کو
اور دو زکوٰۃ کو اور رکوع کرو ساتھ رکوع کر نیوالوں کے **ف** اللہ تعالیٰ اس کتاب کو خطاب
فرمایا کہ نماز کو قایم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرو جیسا مسلمان رکوع کرتے ہیں قیام دو
رکوع سے نفس کی سرکشی دور ہوتی ہے اور نفس تابعدار ہوتا ہے خدا اور رسول کا ایلہ

وَأَسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ
الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلْقَوْنَ أَرْحَمَ وَأَتَمُّ الْيَوْمِ رَاجِعُونَ اور مدد چاہو ساتھ
صبر کے اور نماز کی اور تحقیق نماز البتہ بری ہی مگر اوپر عاجزی کر نیوالوں کے وہ لوگ
جانتے ہیں یہ کہ وہ ملنے والے ہیں پروردگار سے اپنے اور یہ کہ وہ طرف اسکی
پھر جانو الے ہیں **ف** اور مدد چاہو ساتھ صبر کے اور ساتھ نماز کے یعنی مدد چاہو
اللہ سے ساتھ صبر کرنے کے بیچ اطاعت اور فرمان برداری کے یا مدد چاہو ساتھ اللہ
کے گناہوں سے بچنے میں اور عبادت کرنے میں جانتے صبر و قسم پر پی پہلا صبر اوپر
مشقت طاعت کی ہے جیسا اٹھنا منید سے واسطے نماز کے اور غسل و وضو کرنا وقت
سردی اور مسجد کو جانگرمی اور اندھیری میں دوسرا صبر اوپر مصیبت کے ہی کہ درد
و امراض و بلا اور غم و الم من شکایت و حکایت سے اپنے کو باز رکھے جیسے فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ يَأْمَانَ يَنْصِفَانِ يَنْصِفُ فِي الصَّبْرِ وَيَنْصِفُ
فِي الشَّكْرِ اور نماز البتہ بری و شوار ہی مگر اوپر عاجزی کر نیوالوں کے کہ مومن میں اخلاص
والے کہ عبادت اوپر اونکے گران ہنیں بلکہ خوشی سے بروقت ادا کرتے ہیں کہ سبھی

اور کمال سے ترک نہیں کرتے ایتہ **وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ**
قَلِيلًا مِّنْكُمْ وَأَنتُمْ مُّعْرِضُونَ اور قایم رکھو نماز کو اور دو زکوٰۃ کو پھر پھرتے تم مگر
تھوڑے تم میں سے اور تم موہ نہ پھیرو اسے **ہو** اور جب پروردگار عالم نبی اسرائیل
سے تورات میں چند باتوں کا قرار لیا اونہیں سے یہ بھی قرار لیا کہ قایم رکھیں نماز کو
جیسا قایم رکھتے ہیں مسلمان اور ادا کریں زکوٰۃ جیسا ادا کرتے ہیں مسلمان پس موہ نہ پھیر
نبی اسرائیل نے اور نماز کو قایم نہیں کیا مگر بعضوں نے حکم مانا اور نماز کو قایم کیا اور جو لوگوں
نے حکم نہ مانا اور نماز کو قایم نہیں کیا اون پر اللہ نے غضب کیا اور دنیا میں ہلاک کیا
ایسا ہی جو لوگ نماز کو قایم نہ کریں البتہ عذاب میں اللہ کے مبتلا ہونگے دنیا میں
یا آخرت میں پس چاہئے کہ نماز کو قایم کریں اور عذاب الہی سے پناہ چاہیں ایتہ
وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَمَا تُقَدِّمُوا كَأَنفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوا
عِنْدَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ اور قایم رکھو نماز کو اور دو زکوٰۃ کو اور
جو کچھ اگے بھیجو گے واسطے اپنے جانوں کے بھلائی سے پاؤ گے اور سکون و یک اللہ کے
تحقیق اللہ ساتھ اوس چیز کے کہ کرنے ہو دیکھئے ولایت **و** اور قایم کرو نماز کو
عبادت شاقہ ہی بدن پر اور نفس کو زیر و بر کرتی ہی اور کبر و غرور کو دور کرتی ہی
اور خواہش نفس کو دفع کرتی ہی اور زمرے میں صالحوں کو داخل کرتی ہی اور
اداکر زکوٰۃ کو کہ خرچ کرنا مال کا زیادہ تر نفس پر گران اور شاق ہی مشقت بدن
اور جو کچھ نیک کام آگے اپنے بھیجو گے واسطے اپنے بھتے صدقہ اور خیرات اور نوافل

و غیر سے البتہ پاؤ گے تم اوسکو نزدیک اللہ کے کہ حج کرکھا ہی واسطے تھا کہ
 تاکہ وہ غیر ہو آخرت میں ایتہ حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی
 وقوموا لله قانتین محافظت کرو اور پر سب نمازوں کے اور نماز بیچ والی کے اور
 کھڑے ہو واسطے اللہ کے فرمان بردار ہو کے **ف** صلوٰۃ وسطی سے مراد نماز عصر کی
 ہی جب لوگ تجارت و معاملت اور دنیا کے لین دین میں لگے رہتے ہیں نماز سے
 غافل ہوتے ہیں اور آخری وقت ادا کرتے اس واسطے پروردگار بعد تمیز کے تخصیص فرمایا
 کہ حفاظت کرو عصر کی نماز کو وقت ہی دعا قبول ہوتا اور فرشتے کراما کا نبین میں سے
 اور بندوں کے اعمال دن کے لئے چرچتے ہیں حضور میں پروردگار کے اور کہتے ہیں
 اے رب ہمارے ہم آئے ہیں نزدیک سے اوس شخص کے کہ عبادت تیری کر رہا ہی غرض
 ایسے وقت قبولیت سے ہرگز غافل نہ ہو دین جیسے حدیث میں آیا ہی جسے نماز عصر
 چھوڑا گویا کہ لوٹے گئے اہل سکے اور مال اسکا اور جب بندہ واسطے تکبیر پڑھنے کے
 دو نو ماتھے اٹھاتا ہی گویا کہ دست بردار ہوا ماسوی اللہ سے اور جب ایٹھا کہہ ہی
 حق تعالیٰ کو جمع اکوا ان بزرگ ترجانا اور پروردگار فرماتا ہی سچہ کہا تو نے میں ہی
 اکبر ہوں سب ویسا ہی دلالت کرتا ہی اوسپر کہ زبان سے اپنے دعاء استغفار
 پڑھتا ہی اور کھڑے ہونا دلالت کرتا ہی استقامت راہ ہدایت پر اور قرات فاتحہ
 مستغنی ہی ساتھ ثناء لسانی کے اور زبان ترجمہ دل ہی کہ دلالت کرتی ہی طرف
 پروردگار اپنے اہل مراغب ہو پڑو جب کہتا ہی بندہ الحمد لله رب العالمین

فرماتا ہی اللہ تعالیٰ تعریف کی میری بندہ نے میرا اور جب کہتا ہی بندہ **الْكَافِرُ** اللہ تعالیٰ
 فرماتا ہی اللہ تعالیٰ ثناء کی مجھ پر میرے بندہ نے اور جب کہتا ہی بندہ **مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ**
 کہتا ہی اللہ تعالیٰ تعظیم کی میری میرے بندہ نے اور جب کہتا ہی بندہ **وَإِيَّاكَ فَخُضِّلْ**
وَإِيَّاكَ فَسْتَعِينْ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ یہ درمیان میرا اور میرے بندہ کے ہی یعنی
 عبادت واسطے اللہ کے ہی اور مدد مانگنا واسطے بندے کے ہی اور بندہ جو مانگا نہیں
 اس کی کرتا ہوں اور جب کہتا ہی بندہ **إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ تَاوَكَلْنَا**
 فرماتا ہی اللہ تعالیٰ یہ واسطے بندے میری جو مانگے اور رکوع دلالت کرتا ہی **لِشَيْءٍ**
 عظمت الہی کے پشت خمیدہ ہونی اور قوم دلالت کرتا ہی **عَجْزًا** نکساری میں طاقت
 استادہ کی ہونی اور سجود کمال تذلیل ہی بعد نکساری کے اشارہ اوپر کمال تقرب کے
 ہی کہ تقرب بمقدور بشر اس قدر ہی کہ اعضا و ان کو بیان تک لپٹ کرے طرف
 خاکی اپنے پیوستہ ہو اور قود دلالت کرتا ہی اعزاز و اکرام پر اوس جناب مقدس کے کہ
 مجرا قبولی فرما کر حکم فرمایا بیٹھنے کا اور سلام دلالت کرتا ہی رجوع کرنے پر اوس سفر
 باطنی سے پس اس قدر محافظت نماز کی ساتھ لحاظ ان اسرار کے کیا چاہئے اور فرمایا بغیر
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قبول فرماتا ہی اللہ تعالیٰ نماز بندے کی جب نہ شادی
 دے سچ نماز کے دل نماز کی جیسا شادی تیا ہی بدن مثل قیام مدکوع اور سجود او
 انکے مانند اور تحقیق آدمی ہمیشہ نماز پڑھتا ہی اور نہیں لکھا جاتا دسواں حصہ اس کا جب
 دل غافل ہوتا ہی اور حدیث میں آیا ہی جب کھڑا ہوتا ہی مصلیٰ واسطے نماز کے اور **لِشَيْءٍ**

اللہ تعالیٰ حجاب درمیان آہنے اور درمیان آؤسکے اور جب بندہ واسطے نماز کہ
کھڑا ہوتا ہی رہے اور جو جس کے ہوتا ہی جب اور کے طرف التفات کرنا ہی توحی تعالیٰ
فرماتا ہی کے طرف متوجہ ہوتا ہی ای بن آدم کہا کو لی مجھ سے بھی بہتری پس سیر
طرف متوجہ ہوا اور حدیث میں آیا ہی کہ نماز میں چار تہیت اور چھ ذکر ہیں قیام
رکوع سجود قعود اور ذکر یہی کہ تلاوت قرآن تسبیح حمد استغفار و عار و وہیں
چیزیں اور ہر دس قسم ملائکہ کے مستقیم ہیں ہر قسم کے فرشتے دس دس ہزار ہیں پس
مصلیٰ دو رکعت نماز میں لاکھ فرشتوں کی عبادت حاصل کرتا ہی اور نماز اور پرمانی
ج کے بھی مشتمل ہی کہ تکبیر تحریمہ اور سبکجا احرام ہی اور متوجہ ہونا طرف قبلہ کے بجا
طواف ہی اور قیام بجا و قوف عرفات ہی رکوع اور سجود اور حرکات رکعات مثل
سی کے ہی کہ درمیان صفا و مردہ کے بجا آتا ہیں سبحان اللہ حبیب الیٰ فیضیلت اور
برکات نماز میں حاصل ہوتی ہی تو چھوڑ کر اوس سے غافل رہنا بڑی بے نصیبی ہے
سورۃ ال عمران یا مریض یا فتنیٰ لیریک واستجدی وارکعی مع
الراکعین اسی مریم قرآن برداری کرو واسطے رب آپ اور سجدہ کیا کرو رکوع کیا کرو
ساتھ رکوع کر نیوالوں **ف** اللہ تعالیٰ نے نماز کا حکم حاصل ہی امت کے واسطے
نہیں فرمایا بلکہ اگلے ہر امت کے واسطے بھی حکم کیا ہی چنانچہ بی بی مریم کو رکوع اور
سجود کا حکم کیا جس میں نماز کامل ہوتی ہی پس چاہے کہ نماز کو قائم کرے سستی
اور کاہلی سے اسکو ترک کرے سورۃ النساء وَاِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقِمْ لَهُمْ

الصَّلَاةُ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا بَأْسَلِحَتِهِمْ فَاذْأ
 سَجِدُوا أَفْلَيْكُمْ أَوْ آمِنُوا فَإِنِ لَّمْ تَكُنْ طَائِفَةٌ أُخْرَى لَمْ
 يَصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَ جَوْثُ هُوَ تَوْبُجْ اُنْکے پس قایم کرے
 تو واسطے اُنکے نماز پس چاہئے کہ کھڑے ہوو ایک جماعت اون میں ساتھ تیر
 اور چاہئے کہ لیوین متیار اپنے پس جس وقت سجدہ کر لین پس چاہئے کہ ہو جاوین
 و سچے تھارے اور پیاہئے کہ آوے جماعت دوسری کہ ہنوز نماز نہیں پڑی
 پس نماز پڑین ساتھ تیرے **ف** جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کو لٹن
 نخلہ کے تشریف لگئے وہاں مشرک صف باندھے ہوئے واسطے قتال کے
 کھڑے تھے اور آپ نے بھی حکم فرمایا صحابہ کو کہ صف باندھ کر مقابل میں مشرکوں کے
 کھڑے ہوں جب جنگ ہر دو طرف سے شروع ہوا تو وقت نماز کا آیا اور اللہ
 صاحب نماز کی ترکیب اپنے رسول مقبول کو بتا دی جب اوس طرح ادا کرتے
 رہے غرض مسلمان ایسے وقت میں بھی نماز نہیں چھوڑتے غیب ہی اون
 لوگوں کے کہ نماز کو سب جانکر چھوڑ بیٹھے ہیں اور اپنے صاحب کی عبادت ادا
 کرنے میں نامعقول خیال بتلاتے ہیں اِنے فَاذْأَقْضِیْمُ الصَّلَاةُ
 فَاذْکُرُوا اللہَ قِیَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِکُمْ فَاذْأَطْمَأْنِنُوا فَاَقِمْو
 الصَّلَاةَ اِنَّ الصَّلَاةَ کَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَوْقُوتًا پس
 تمام کر چکو نماز کو پس یاد کرو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اوپر کرو تو ان اپنے پس

آرام پاؤ تم پس سید ہا کر و نماز کو تحقیق نماز ہی اور پر مسلمانوں کے کچھ ہی وقت
 مقرر کئی ہوئی **ف** جب خوف کی نماز ادا کر چکو پس یاد کرو اللہ کو ہر حال میں
 اور جب امن پاؤ تم جہاد پس قائم کرو نماز کو موافق شرائط ارکان کے اور وقت
 مقرر کیا گیا ہی واسطے ہر نماز کے پس اوپر ہر وقت کے نماز ادا کریں سستی اور
 کاہلی سے ترک کریں ایتہ اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ یُخَدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ
 خَادِعُهُمْ وَاِذَا قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا کَسَالٰی یَّرَآوْنَ النَّاسَ
 وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ اَلَا قَلِیْلًا مَّذْبَدٍ بَیْنَ بَیْنٍ ذٰلِکَ لَا اِلٰی
 هُوَ کَلَّا وَلَا اِلٰی هُوَ کَلَّا تحقیق منافقان غریب دیتے ہیں اللہ کو اور وہ غریب
 دینے والا ہی اونکو اور جب کھڑے ہوتے ہیں طرف نماز کے کھڑے ہو ہیں کاہلی
 سے دکھلاتے ہیں لوگوں کو اور نہیں یاد کرتے ہیں وہ اللہ کو مگر تصور اہمو کے میں
 ہیں درمیان کفر اسلام کے نہیں طرف ان لوگوں کے اور نہ طرف اون لوگوں کے
ف جب اللہ صاحب نے منافقوں کا حال بیان فرمایا کہ اولاً نماز نہیں ادا کرتے
 اگر ادا کرتے ہیں تو بھی حضور دل سے نہیں ادا کرتے اور لوگوں کو بتلانے کے واسطے
 ادا کرتے ہیں سستی اور کاہلی سے اور خشوع و خضوع سے نہیں ادا کرتے اور اللہ
 کو زیادہ نہیں یاد کرتے مگر رسم ادا کرتے ہیں نہ طرف اسلام کے پورے آتے ہیں
 نہ طرف کفر کے پورے ہوتے غرض ایسا ہی بعضے نماز نہیں ادا کرتے اگر کریں تو بھی
 ریاء عالی نہیں ہوتے اور اپنے دنیا کے کاموں میں مشغول ہو کر آخری وقت

ادا کرتے ہیں بلکہ بعض اوقات کی نماز چھوڑ بیٹھے ہیں اور کوع و سجود پورا نہیں کرتے اگرچہ
 رنج و مصیبت پہنچی تو نماز کو چھوڑ دیتے ہیں اس میں منافقوں کی صفت ہی خدا کی پناہ سورۃ
 المائدہ وقال اللہ انی معکم لئن اقمتم الصلوۃ وایتیم الزکوۃ اور کہا اللہ
 تحقیق میں ساتھ تمہارے ہوں اگر قائم رکھو نماز کو اور دو تم زکوۃ کو **ف** یعنی فرمایا اللہ
 صاحب نین تمہارے ساتھ ہوں فتح دینے میں دشمنوں پر اور آسان کرنے میں مصیبت
 اور دور کرنے پر غم و الم کے اور دفع کرنے پر ہلکے اگر قائم رکھو گے تم نماز کو اور دو گے تم
 زکوۃ کو پس معلوم ہوا کہ نماز کے قائم کرنے پر اور زکوۃ کے دینے پر اللہ صاحب کربا ہی اگر
 نماز قائم نہ کریں اور زکوۃ نہ دیں تو اللہ بدو نہیں کرتا بلکہ غضب اور قہر میں آئی ایتہ
 واذا نادیتهم الى الصلوۃ اتخذوا هاهنا واهنا واولعبادك بانهم قومه لا
 یعقلون اور جب پکارے ہو تم طرف نماز کے پکارتے ہیں اور کوششا اور کھیل یہ سب اس کے
 ہی کردہ ایک قوم میں کہ نہیں سمجھتے **ف** جب مسلمان اذان سکر نماز کو آتے تھے تو یہودیوں
 کوششا اور مسخری کرتے تھے پس ایسا ہی بعضے اس زمانے میں نماز کو کوششا اور مسخری کرتے ہیں اور
 کہتے ہیں مسجد میں سرگرنے سے کیا فائدہ کہ ایسے لوگ قیامت میں اونہی کے زمر میں
 اور عجب اللہ پناہ میں رکھے ایسے بد عقیدوں کی سورۃ الانفال الذین یفتنون
 الصلوۃ واما زرقتم ینفقون اولئک هم المؤمنون حقا لہم درجتان
 عند ربہم و مغفرۃ و رزق کریم وہ لوگ قائم رکھتے ہیں نماز کو اور اس چیز
 کو دیا جئے ان کو خیر کرنے میں یہ لوگ وہ ہیں ایمان والے سچے واسطے ان کے درجہ میں

نزدیک پروردگار اونکے اور بخشش ہی اور رزق ہی نیک سورۃ ہود و اقم
 الصلوة طرفة النهار و زلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيئات
 ذلک ذکر می لیلہ کی کوئین اور قایم کرو نماز کو دونوں طرف دن کے اور کتنے ساعتیں
 سے تحقیق نیکیاں لیا جائے ہیں برائیوں کو مہینہ صحت ہی واسطے ذکر کر نیو الی و
 قایم کرو نماز کو دونوں طرف دن کے یعنی یک طرف دن کے صبح کی نماز ہی اور دوسری طرف
 دن کے ظہر اور عصر کی نماز ہی اور کتنے ساعتوں رات کے مغرب اور عشا کی نماز اور وہی
 جملہ مہینہ پانچون نمازیں دہر کرتے ہیں گناہوں کو کہ گناہ کبیرہ ہو اگر گناہ کبیرہ ہو تو سوا
 نوہر کے نہیں قبول کئے جاتے سورۃ الرعد والذین صبروا ابتغاء وجهي
 ربحهم و اقاموا الصلوة و انفقوا مما رزقناهم سرا و علانية و بذروا
 بالحسنۃ السیئۃ اولئک لهم عقبی الدار اور وہ لوگ ہیں کہ صبر کرتے ہیں
 واسطے چاہنے رضامندی رب کے اپنے اور قایم رکھتے ہیں نماز کو اور خرچ کرتے ہیں اس
 چیز سے کہ دیا ہی ہے انکو پوشیدہ اور ظاہر اور دفع کرتے ہیں ساتھ نیک کے برائی کو یہ لوگ
 واسطے اونکے ہی بچھا گسرف یہ وہ لوگ ہیں کہ صبر کرنے ہیں نفس کی مخالفت پہنچنے
 جھوٹ کہنے اور گناہ کے مرتکب نہ ہونے اور نصیبت کرنے اور بخش کہنے پر واسطے رضامندی
 اپنے پروردگار کے اور قایم کرنے ہیں نماز کو یعنی کوئی وقت ضائع نہیں کرنے بلکہ شوق
 جست اول وقت ادا کرنے ہیں اور ادا کرتے ہیں نذکوۃ کو اور خیرات کرتے ہیں پوشیدہ
 علانیہ اور بے برائی کے بھلا کرتے ہیں کوئی اور نیک کرنا ہی غور کرنے میں جو

رکھتا ہی اوسکو دیتے ہیں اور جو خطا کرتا ہی اوس سے ورگزرتے ہیں غرض اس طرح
چونیک کام کرتے ہیں اونکے واسطے گھر آخرت کا ہی جو راحت اور نعمت ہی سورۃ

قُلْ اِعْبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا یَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُنْفِقُوْا حِمَارِ مَرْقٰہِمُ سِرًّا
عَلٰی نَفْسِہِمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاتِیَ یَوْمُ لَبٰیْعٍ فِیْہِ وَلَا خَلَلَ لِّہُمْ بِاٰمِہِمْ وَاسطے بندے

میرے جو کہ ایمان لائے قایم رکھیں وہ نماز کو اور خرچ کریں وہ اوس خیر سے کہ دیا مجھے
اونکو پوشیدہ اور ظاہر پہلے اوس سے کہ آوے وہ دن کہ بہنیں خرید و فروخت بیچ او

اور نہ دوستی سورۃ الحج فَبَسَّحَ بِحَیْدٍ رَبِّکَ وَکُنْ مِنَ السَّجِدِیْنَ وَاعْبُدْ
رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ پس کی بیان کر ساتھ تعریف رب نے اور ہو سجدہ

کر نبیوں اور عبادت کر رب کو اپنے یہاں تک کہ آوے تجھکو موت ف پروردگار
عالم نے اپنے رسول مقبول کو حکم فرمایا کہ ای میرے حبیب پاکی بیان کر اپنے رب کی بے

سبحان اللہ کہا کہ ہر وقت اور سجدہ کیا کرتیرے رب کو کہ نشان ہی پور رکعت کی اور
عبادت کیا کر ہمیشہ ترے حاکم کی کہ سب نیکیوں کا سری موت تک تیرے جب خطاب

رسول اکرم کو نماز قایم کرنے اور سجدہ کر سکا پس کیا حال ہو ہمارا کہ کس طرح کے عبادت کیا کیا
کہ ایسے حاکم کے حکم سے غافل رہنا اور نماز کو ترک کر دینا اور ہمیشہ کے عذاب میں گرفتار

ہونا بڑی بے وقوفی ہی سورۃ مریم وَجَعَلْنٰی مِیْرًا لِّیْنَ مَا کُنْتُ وَاَوْصٰی
بِالصَّلٰوةِ وَالزَّکٰوۃِ مَا دُمْتُ حَیًّا اور کہا ہی مجھکو برکت والا جہان ہوں میں

اور حکم کیا مجھکو ساتھ نماز کے اور زکوۃ کے جب رہوں میں حیا ف جب عیسیٰ علیہ السلام

حالت شیرخواری میں اپنے قوم سے یہ فرمایا کہ حکم کیا ہی مجھ کو میرے پروردگار نے کہ نماز
 قائم کروں اور زکوٰۃ دوں جب تک ہوں میں دنیا میں زندہ پس معلوم ہوا کہ نماز کا اور
 زکوٰۃ کا حکم اسی امت کے واسطے خاص نہیں بلکہ اگلے پیغمبر کو بھی حکم الہی تھا پس
 چاہئے نماز کو قائم رکھے ترک کرنے میں اس کے اللہ سے ورے ایتہ واذکر فی
 الْكِتَابِ اِسْمِعِ عَلٰی اَنْ تَرَكَانَ صَاقِ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا وَكَانَ يَامُرُ
 اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ خَرِيًّا اور یاد کر یا محمد صبح کتاب کے
 اسمعیل کو تحقیق وہ تھا سچا وعدہ کا اور تھا پیغمبر نبی اور حکم کرتا تھا اہل کو اپنے ساتھ نماز
 اور زکوٰۃ کے اور تھا نزدیک رب اپنے پسندیدہ **ف** اور اسمعیل علیہ السلام حکم کرتے
 اہل کو اپنے لینے اپنے گھر والوں کو اور سب اپنی امت کو نماز قائم کرینگا اشرف عبادت
 بدنیہ ہی اور زکوٰۃ کا کہ اعلیٰ عبادت مالیہ ہی ایتہ تَخْلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ
 اضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهْوَاتِ فَسُوفَ يَلْقَوْنَ عَذَابًا اَلَمًّا
 تَابَ وَامِنْ وَجَلْ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَخْلَفُوْنَ
 شَيْئًا پس جانشین ہو چھے انکے برے لوگ ضائع کیا انہوں نے نماز کو اور پیروی کی
 خواہشوں کی پس البتہ ملاقات کریں گے وہ جہنم کی گرجے توبہ کیا اور ایمان لایا اور عمل کیا
 اچھا پس یہ لوگ داخل ہونگے بہشت میں اور نہ ظلم کئے جاویں گے کچھ **ف** پروردگار
 عالم نے ہر قوم کے واسطے پیغمبر کو روانہ کیا اور وہ لوگوں کو تعلیم کرتے اور نماز قائم
 کراتے رہے بعد انکے ایسے لوگ پیدا ہوئے کہ ضائع کیا نماز کو لینے چھوڑ دیئے اور پیروی کی

شہوتوں کی اور رزق کی اپنے نفس کی کہ می خواری اور نہ ناکاری شروع کیا پس یہ
 کہ دیکھینگے جزا اپنے گمراہی اور تباہ کاری کی غی نام ہی ایک کو یکا دوزخ میں کہ اہل
 دوزخ عذاب اس کے ہر دن چار سو بار اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہیں یا وادی جہنم
 میں کہ اگر اس کی تیر اور عذاب سے سخت تر ہی جو نماز نہ پڑیگا اور متابعت اپنے خواہش
 کرے چھا او سکواوس عذاب میں لیجاوینگے یا اللہ ہم سب کو توفیق نماز کی عطا فرما اور خوش
 سے نفس کے بچا اور عذاب جہنم کے پناہ دے آمین سورۃ طہ اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ
 لَا اِلَہَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ تحقیق میں من اللہ نہیں کوئی
 معبود مگر میں پس عبادت کر میری اور قائم کر نماز کو واسطے یاد میرے **و** جب
 موسیٰ علیہ السلام وادی امین کو آئے اور خطاب ہوا رب العزت کا کہ ای موسیٰ میں
 تیرا رب ہوں بندگی کر میری اور قائم کر نماز کو میرے یاد کے لئے پس جو کوئی نماز نہ قائم
 کرے اور کہے کہ میں ہمیشہ اللہ کے ذکر میں ہوں یہ بات غلط ہی نماز سب طرح کی
 ذکر کی جہی جب نماز چھوڑ دیوے کوئی طرح کی ذکر فائدہ نہ دیگا ایۃ وَاٰخِرُ اٰھْلَکَ
 بِالصَّلٰوۃِ وَاَصْطَبٰ عَلَیْہَا کَسَلُکَ رِزْقًا مِّنْ رَّبِّکَ وَالْعَاقِبَۃُ
 لِلشَّقَوٰی اور حکم کرو گوگو اپنے ساتھ نماز کے اور صبر کر اور پڑاوسکے نہیں حوال کرتے
 ہم تجھ سے رزق کا ہم رزق دیتے ہیں تجھ کو اور عاقبت ہی واسطے پر ہیزگاروں کے
و پروردگار عالم نے اپنے رسول مقبول کو حکم فرمایا کہ ای میرے حبیب حکم کر اپنے
 لوگوں کو نماز کا کہ تمام نیکیوں کی جہی اور خوشنودی ہی تیرے رب کی اور صبر کر اور پکار

لیجئے مداومت کرو سپرد ورجب سختی اتنی کسی صحابی پیغمبر خالص اللہ علیہ وآلہ وسلم امر
 فرماتے مانگا اور یہی آیت یہ ہے سورۃ الانبیاء وَجَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً يَهْدُونَ
 بِالْاَمْرِ نَا وَوَحَيْنَا لَكُمْ فَعَلِ الْخَيْرَاتِ وَاَقَامِ الصَّلٰوةَ وَاِيتَاءَ الزَّكٰوةَ وَكَانُوا
 لَنَا عَابِدِينَ اور کیا ہم نے انکو پیشوا ہدایت کرتے تھے ساتھ حکم ہمارا اور وحی کیا
 طرف انکے کرنا بھلائیوں کا اور قائم رکھنا نماز کا اور دینا زکوۃ کا اور تھے واسطے ہمارے
 عبادت کرنیوالے **ف** اللہ صاحب ابراہیم علیہ السلام اور اسمعیل اور اسحاق علیہم السلام
 وغیرہم کو حکم کیا کہ نماز قائم کریں اور دیون زکوۃ اس واسطے کہ نماز افضل عبادت بدنی
 ہی اور زکوۃ افضل عبادت مالی ہی پس نماز اور زکوۃ دین کے برے بھاری رکن ہیں
 اگلے پیغمبر و نکی شریعت سے بھی ثابت ہیں سورۃ الحج وَمِنَ النَّاسِ مَن يَعْبُدُ
 اللَّهَ عَلَىٰ حَرْفٍ اِنْ اَصَابَهُ خَيْرٌ اِظْمَأَتْ بِهٖ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فَتَنَةٌ اِنْقَلَبَ
 عَلٰی وُجْهِہٖ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخَسِرَانُ الْمُبِیْنُ اور بعض
 لوگوں میں سے وہ شخص ہے کہ بندگی کرتا ہی اللہ کی اور پر کنارے کے پس اگر پہنچے اسکو بھلائی
 ارام پکڑتا ہی ساتھ عبادت کے اور اگر پہنچے اسکو کوئی ملامت جاتا ہی اور پر مونہہ اپنے
 نقصان پایا دنیا میں اور آخرت میں یہی ہی نقصان ظاہر **ف** اکثر لوگ نماز نہیں پڑھتے
 اگر پر ہے حضور دل سے امد ملائیت سے دل کے نہیں اور کرتے گویا کوئی کنارہ پر گریز
 خدائی گرجانیکے خوف سے جلد بھاگتا ہی ارادہ کرتا ہی ویسا ہی اگر نماز پر نہیں تو بھی ہر روز
 جلد اس سے نکلیا نے پر رہتے ہیں اور اگر کچھ پہنچے اسکو بھلائی مثل صحت و تندرستی

اور مال و اسباب جمع ہونے و دنیا کے تو دور و دور نماز پڑھنا ہی اور نمازی بننا ہی اور اگر
 کچھ پہنچے مصیبت اور بلا مثل مرض بیماری اور فقری اور محتاجی کے یا نقصان ہو
 جان و مال کا زہنہ پیر کیا ہی عبادت و بندگی سے اور کہتا ہی کہ نماز جو کو بھائی نہیں نماز
 پڑھنے سے مال و جان کا نقصان ہوا خود باللہ من ہذا الا عقادیس ایسے شخص سے
 نقصان پایا و نیا اور آخرت میں ایہ و کثیر المجتہدین الذین اذا ذکر الله
 وجئت فلو یومهم والصبرین علی ما اصابهم والمقیمین الصلوة وحمای
 رمن قہم یتفقون اور خوشخبری دی عاجزی کرنیوالو کو وہ کہ قبولت یا دکیا جاتا
 اللہ قدر جاتے ہیں ان کے اور صبر کرنے والے اور پراس خیر کے کہ پہنچتی ہی اونکو اور قائم
 رکھنے والے نماز کو اور اس خیر سے کہ دیامی جہنم اونکو خرچ کرتے ہیں و فی
 خوشخبری دے یا محمد قدینوا انکوا اپنے پروردگار سے رحمت بے نہایت کی بشارت
 دے ساتھ اٹھائے کہ کوئی بشارت اس سے زیادہ ترفرت افزا نہیں اور وہ لوگ
 ایسے ہیں کہ ذکر کئے جاوے اللہ کا قدر جاتے ہیں ان کے اور جب کوئی مصیبت یا سختی
 پہنچے صبر کرتے ہیں شکوہ اور فخر نہیں کرتے اور قائم کرتے ہیں باخوفت کی نماز کو
 اور کاہلی سے ترک نہیں کرتے اور ہم جو نعمت دے میں خرچ کرتے ہیں یعنی زکوۃ دیتے
 اور خیرات کرتے سورۃ المؤمنون قد افلح المؤمنون الذین یقیمون الصلوة
 خاشعون والذین یؤتوا زکوۃ علی صلواتہم یحافظون اولئک ہم
 المفلحون الذین یرتوون الفردوس ہم فیہا خالدون تحقیق

فلاح پائی ایمان والوں کے وہ جو حج نماز اپنے عاجزی گریہ والے ہیں اور وہ جو اور ہر نماز
 اپنے محافظت کریں والے ہیں یہ لوگ ہی ہیں انہوں نے کہ ورثہ لینے بہشت میں وہ
 حج اور سکے ہمیشہ رہنے والے ہیں سورۃ النمل الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ
وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ وہ جو قائم رکھتے ہیں نماز کو اور
 دیتے ہیں زکوٰۃ کو اور وہ ساتھ آخرت کے یقین رکھتے ہیں سورۃ الروم
مُنِيبِينَ إِلَيْنَا وَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ
 عبادت کرو جمع ہو کر طرف اس کے امداد و اوست اور قائم رکھو نماز کو اور متشرک
 نہ بنو الْوَلُونَ حکم کیا پروردگار نے بندوں کو اپنے کہ اسی لوگو عبادت کرو غم دل
 جمع ہو کر طرف اس کے منیب وہ شخص ہی کہ سوا حق کے اور کوئی مرج نہ کے ہر حال میں
 اپنے خالق و مالک طرف رجوع کرے اور قائم کر نماز کو اور مت ہوا نہ مشرکوں کے
 یعنی چھوڑ دینے سے نماز کے سبک جانکر مشرک ہونائی کہ کہا شیخ محمد امام بن سلطوی
 رحمۃ اللہ علیہ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعِدًّا فَقَدْ كَفَرَ کی حدیث کو جاننا کہ
 قرآن سے موافق کروں تین سائل کیا تب یہ آیت پائی کہ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ
وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ پس چاہئے کہ نماز چھوڑ کر مشرک بنے سورۃ العنکبوت
وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَهْتِكُ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ
وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ اور ہر بار کہ یا محمد نماز کو تحقیق نماز منع کرنی ہی عیبائی
 اور برے کاموں اور البتہ یاد اللہ کا بہت بڑائی اور اللہ جانتا ہی جو کچھ کرتے ہو غم

فتحقیق نماز باز رکعتی ہی ان کاموں سے جو نزدیک عقل کے برے ہیں اور باز رکعتی ہی ان عملوں سے جو حکم شرع سے منع ہیں یعنی نماز گناہوں سے بچنے کا سبب ہوتی ہی کیونکہ جو شخص نماز ہمیشہ پڑھتا رہے البتہ ذکر حق میں بیگا اور عذاب الہی سے دریگاہ گناہ کا ہیکو کر گیا لکھا ہی کہ ایک جوان انصاری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتا رہتا اور ہر طرح کے گناہوں میں آلودہ رہتا حضرت سے لوگوں نے اسکا احوال ظاہر کیا آپ نے فرمایا اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی قَرِیْبَیْہِیْ کہ نماز اسکو دفع کرنے سے باز رکھے چند روز میں تو بہ کر کے زاهدان اصحاب ہو اور وسطا میں انس بن مالک منقول ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کی نماز رکھے نماز بخش اور منکر سے زیادہ ہو اسکو ساتھ اس نماز کے حق تعالیٰ سے مگر دوری پس معلوم ہوا کہ جسکی نماز نہ ہو کہ برے کاموں کو نماز اسکی بارگاہ الہی میں مقبول نہوگی اور قیامت میں کچھ فائدہ نہ ملے

ایۃ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ اِی جھوٹے بیٹے میرے قایم کہ نماز کو اور حکم کے ساتھ بھلائی کے اور منع کر بلائی سے اور صبر کر اور پراوس چیز کے کہ پہونچی تجھکو تحقیق یہی تری کاموں سے ہی **ف** حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو کئے باتوں کی نصیحت کی پہلے نصیحت نماز کو قایم کرنے کے کئے باب میں تاکید فرمائے تاغیر انسان کا کامل ہو اور جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا ہی تو مصیبت آوینتی پہونچتی ہی اور دوست دشمن ہوتا ہی پس ایسے وقت میں صبر کیا جائے اور صبر کرنا

برے کاموں ہی سورۃ اکثر واقرن الصلوۃ وابتین الزکوۃ واطغرن
 اللہ ورسوٰی اور قائم کیا کرو نماز کو اور دیا کرو زکوۃ کو اور فرمان برداری کرو اللہ
 کی اور رسول کی اور کہے **ف** ازواج مطہرہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 پروردگار عالم نے خطاب فرمایا کہ اے بی بی جو رسول کے قائم کرو نماز کو اصل طاعت نبی
 ہی اور دیا کرو زکوۃ کہ اشرف عبادات مالیہ ہی اور فرمان برداری کرو اللہ کی جو
 میں اور رسول کی سنتوں میں پس یہ نہ خیال کیا جاتے کہ ہم ازواج میں پیغمبر کے
 اگرچہ عبادت میں قصور ہو تو مضائقہ نہیں ہوا سطلے اون بی بیوں کو تاکید فرمایا
 واسطے قائم کرنے نماز کے اور ادا کرنے زکوۃ کے جب مقبولان بارگاہ الہی کو یہ
 خطاب ہو تو اور دیکھا کہ حساب کہ ترک کرنے سے نماز کے چھوٹ جاوے غضب اور
 عذاب اللہ کے سورۃ الفتح محمد رسول اللہ والذین معہ اشکاء
 علی الکفار رجاء ینہم ترکہا سجدا یتغون فضلا من اللہ
 ورضوانا سیمام فی وجوہہ من اثر السجود محمد صی گیا ہی اللہ کا
 ساتھ حق کے اور جو لوگ کہ ساتھ اسکے ہیں بخت میں اوپر کا فروں کے مہربان ہیں
 آپس میں درمیان ایک دوسرے کے دیکھتا ہی تو یا محمد انکو رکوع کرنیوالا سجدہ
 کرنیوالا جاتے ہیں فضل اللہ کا یعنی زیادتی ثواب کی اور رضا مندی خدا کے
 جناب کی علامتیں اسکے سچ موبہ انکے ظاہر میں اثر سجدہ و رکوع رکوع والاسجدہ
 کرنیوالا یعنی اکثر اوقات نماز میں مشغول ہتے ہیں یہ مناقب صحابہ کے ہیں لیکن غائر

اشارہ چاروں یاروں کے طرف ہی والذین معترج صدیق ہی کہ فریق
 غارتھے اور اشداء علی الکفار صفت فاروق ہی کہ سختی انکی اہل شرک اور
 اتفاق پر اظہر من الشمس ہی اور رجاء بینہم نعت ذی النورین ہی کہ رحم اور جفا
 اور حلم اور وفا انکی مشہور و معروف ہی اور کما سجد گ بیان طال علی مرتضیٰ ہی
 کہ طاعت و عبادت انکی کمال تھی رضی اللہ عنہم اجمعین ۵ نورانی چہرہ کیونکہ بنو
 نماز سے بے راضی وہ بے نیاز ہی دل کی نیاز سے بے جو شخص سجدہ کرنا ہی اپنے پروردگار کو
 بیٹھے قائم کیا وہ نماز کو جب قیامت میں اٹھایا جاوے گا اثر سجدہ کا پیشانی پر اوکے چمکیکا
 گویا کہ جو وہیں رات کے چاند کے مانند ہوگا جب لوگ عشر کے سوال کریں گے اپنے
 پروردگار سے کہ اسی پروردگار ہمارے یہ کون شخص ہی کہ نورانی چہرہ والا پروردگار عالم
 جواب دیگا کہ میرے رسول مقبول کے امت میں گاہی کہ دنیا میں قائم کیا تھا نماز کو اور
 کبھی ضائع نہیں کیا اسی لوگو غور کرو نماز کی کیا کچھ مفیدیت ہی اور اجر عظیم ہی پس ایسی
 عبادت کو چھوڑ کر غفلت کرنا اور ثواب محروم رہنا بے انصافی ہی یا اللہ بکو اور ب
 مسلمانوں کو تیری عبادت اور بندگی میں قائم رکھ اور تیرے بندگان صالحان میں
 داخل کر آمین یا رب العالمین سورۃ فاطر اِنَّا نُسَبِّحُكَ الذِّنِّ مَحْمُودُونَ
 رَبِّهِمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلَاةَ وَرَبِّكَ فَاِنَّمَا يَتَذَكَّرُ لِنَفْسِهِ
 وَاِلَىٰ اللّٰهِ الْمَصِيرُ سوائے انکے نہیں کرتا ہی تو یا محمد اون لوگوں کو کہ درخت ہیز
 رب اپنے بن دیکھے اور قائم رکھے ہین نماز کو اور جو کوئی ستہری کرے پس سوا

اُنکے نہیں کہ سہرائی کرتا ہی واسطے اپنے جان کے اور طرف اللہ کے ہی پھر جانا
 سورة القلم یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَیَذْعَبُونَ اِلَى السَّجُودِ فَلَا
 یَسْتَطِیْعُونَ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ کَانُوا
 یَذْعَبُونَ اِلَى السَّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ جہن کی کہ کھولا جاوے گا پندلی ہے
 بلا یا جاوے گئے طرف سجدے کے پس کیلئے نیچے ہو گئے آنکھیں اوں کے دہانے ہو گئے
 اوں کو ذلت اور تحقیق تھے بلائے جاتے تھے طرف سجدے کے اور وہ سالم
 جب برہنہ کئے جاوے گی ساق عرش کی یا نعلی فرماوے گا حق تعالیٰ اور بلا یا جاوے گئے
 لوگ سجدہ کرنے طرف خدا تعالیٰ کے اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ
 اوس دن ساق اپنی ظاہر کرے گا اور سجدہ کرے گئے اوں کو سب ایمان والے مرد و زن اور
 باقی رہ جاوے گئے وہ لوگ جہنم کے دنیا میں سجدہ نہ کیا تھا یا یہاں سے کیا تھا پس
 ریا والے سجدہ کرنے کیلئے پشت اٹکے نہ جھک سکیں گی پس سجدہ نہ کر سکیں گے اور نیچے
 ہو گئے آنکھیں اوں کی شرمندگی سے اور دہانے کی جاوے گی اوں پر ذلت اور غور و غیب
 سجدہ نہ کرنے کے کیونکہ دنیا میں طرف سجدہ کر کے خدا کے بلائے جاتے تھے حالانکہ
 وہ سلامت اور تندرست اور قادر تھے اوس پر نہیں سجدہ کرتے تھے جب وقت
 فرصت کا فوت کیا پھر اوس دن جہنم اور ذلت کیا فائدہ دیگی پس ای لوگو
 حیات دنیا کو غنیمت جانو اور اپنے پروردگار کے عبادت میں سعی اور کامی کر کے
 قیامت میں رسوا نہ ہوا یدہ وَالَّذِیْنِمْ عَلٰی صَلَواتِہُمْ یَحْفَظُوْنَ اَوْلَادَہُمْ

فِي جَنَّةٍ مَّكْرُومُونَ اور وہ لوگ کہ وہ اوپر نماز اپنے محافظت کو نوا لے ہیں کہ
آداب اور شرط بط بجالاتے ہیں اور اول وقت پرا داکرتے ہیں اور کوئی وقت ضایع
نہیں کرتے یہ لوگ کہ ان صغفون کے ساتھ موصوف ہیں بیچ بہشتوں کے ہیں
دن قیامت میں تعظیم کئے گئے اور بزرگی دئے گئے ساتھ ثواب ابدی کے
سورة المزمل وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاقْرَأُوا الْقُرْآنَ
حَسَنًا اور قایم رکھو نماز کو اور دو زکوٰۃ کو اور دو اللہ کو قرض اجبا سورة المدثر

فِي جَنَّةٍ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ الْخَيْرِ مِمَّنْ مَّا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرٍ قَالُوا
لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نَقِمْ الْمُسْكِينِ بیچ بہشتوں کے ہوئے سوال
کرنیکے کناہگاروں کا پچر لے آئی نکو بیچ دفعہ کے کہیںکہ نہیں تھے ہم نماز پر نہ تھے
والوں اور نہیں تھے ہم کما کما لے فقیر و نکوف اللہ تعالیٰ بہشتی لوگ کو حال
دور خیوں کے آگاہ کرا دیگا جب حالت خرابی اونکی دیکھے گے سوال کرنیکے کہ ای
دور خیو دنیا میں تم ہمارے ساتھ ملے رہتے تھے پھر کس واسطے یہ حال خرابی کا ہو چکا
دیونیکے کہ دنیا میں ہم نماز نہیں پڑھتے تھے بسبب نماز نہ پڑھنے کے یہہ غواری اور د
میں گرفتار ہیں اور جب بہشتی لوگ کو دیکھیںکہ افسوس کرنیکے اور شرمندہ ہو دیں گے
سورة الماعون قَوْلِ الْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ
پس عذاب سخت ہی واسطے اون نمازیوں کے جو وہ نماز سے اپنے غافل میں
اول وقت پرا داکرتے ہیں سستی اور کالہی سے آخری وقت پڑھتے ہیں بلکہ وقت

ضایع کر کر قضا کرتے ہیں پس واسطے ایسوں کے جہنم ہی جسکی حرارت اور تیزی سے اس کے
 دوزخ ہر روز اللہ صاحب چہار سو بار پناہ مانگتی ہی جب آخری وقت نماز پڑھنے والوں کو یہ
 کچھ عذاب ہو پھر کیا حال ہو جو نمازی نہیں پڑھتا ہو حدیث **وَأَعْبُدُوا اللَّهَ فَإِنَّ**
الْعِبَادَةَ دَافِعَةٌ لِلْسَّيِّئَاتِ وَكَأَنَّهُ عَنِ الْمُتَكْرَرَاتِ عِبَادَتِ اللَّهِ کہ
 مقرر عبادت اللہ کی دور کرتی ہی برائیوں کو اور باز رکھتی ہی برے باتوں سے **ف**
 اور بندگی کرو اللہ کی یعنی پانچ وقت کی نماز قائم کرو اور نماز چھوڑا تو ہی برے کاموں کو
 دور کرتی ہی گناہوں کو ان کے پس ایسی چیز جس میں آخرت کی نجات ہی چھوڑ کر غفلت میں
 چرہا آخر پچھتا ہی **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الصَّلَاةُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ**
مُكَفِّرَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَمَعَتِ الْكِبَارُ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ بعض نمازیں
 پانچ اور جمعہ دوسری جمعہ تک مشاویہ ہیں گناہوں کو جو کہ درمیان ان کے ہوئے میں
 جبکہ پیر کیا جاوے گناہ کبیرہ سے روایت کی اسکو مسلم **ف** جب ماٹھے اور زبان اور
 پاؤں اور آنکھ اور کان سے گناہ ہوتے ہیں بعضے اون میں جان کر گناہ کرتے ہیں اور بعضے
 نا جان کر پس ہر روز کے گناہ پانچ وقت کی نماز سے عفو ہوتے ہیں اگر کوئی نماز میں قصور کرے
 اور وہ لایق کفار کے نہوے جمعہ کی نماز گناہ کو مٹاتی ہی اور ایسا ہی رمضان گناہوں کو
 مٹاتا ہی مگر گناہ صغیرہ عفو ہونے کی شرط یہ ہی کہ گناہ کبیرہ سے بچے جب گناہ کبیرہ سے
 نہ بچے گا صغیرہ نہ بخٹائے جاوے گی چنانچہ اللہ صاحب سورہ نبا میں فرمایا ہی **إِنْ**
تَجْتَنِبُوا كِبَارَ مَا تَهْتَكُونَ عَنْهُ مَكَفَرَتُكُمْ ترجمہ اگر بچو گے تم گناہ کبیرہ

والتشبه بغيره منكم
 وبتشبه بغيره منكم
 وبتشبه بغيره منكم

والتشبه بغيره منكم

والتشبه بغيره منكم

جو منع کئے گئے ہو تم اوس دور کرینگے ہم تمہارے برائیاں تمہاریست سے مراد گنا
 بغیرہ میں جب آدمی حجاب گناہ کرتا ہی پھر نماز سے بھی غافل ہو جاوے تو کیونکر اوس کے
 گناہ بخشا جاوے پس قیامت میں سوار سوائی اور پشمانی کے کچھ فائدہ نہ پاویگا **عَنْ**
أَرَائِمَ لَوْنٍ تَهْرَابِيَابِ أَحَدٍ كَمْ يَغْتَسِلُ فِي كُلِّ يَوْمٍ خَمْسًا هَلْ يَغْتَسِلُ مِنْ
شَيْءٍ قَالُوا لَا يَغْتَسِلُ مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذَلِكَ مِثْلُ الصَّلَاةِ الْخَمْسِ يَخُوضُ
اللَّهُ بِهِنَ الْخَطَايَا مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے خبر دوں چھو اگر سو دھو نہ ہو دوازے ایک کے تمہارے غناہ ہی اوس میں
 ہر روز پانچ بار کہا باقی رہیگا میل اوسکا کچھ کہتا ہے نہیں باقی رہیگا میل اوسکا کچھ فرمایا
 پس یہ مثال ہی پانچوں نمازوں کی مشاوت تیا ہی اللہ سبب انکے گناہ سواست کی
 اسکو بخاری اور مسلم نے **عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ لَوْ قُتِلَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
 روایت ہی ابن مسعود کہا پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ کام ہی بہت اچھا
 نزدیک اللہ کے فرمایا او اگر نماز کا بیچ وقت اوس کے روایت کی اسکو بخاری اور مسلم
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ وَبَيْنَ الْكَفْرِ تَرَكَ الصَّلَاةَ رَوَيْتُ عَنْ جَابِرِ
 درمیان بندے کے اور درمیان کفر کے چھوڑ دینا نماز کا ہی روایت کی اسکو مسلم
فَ یعنی نماز درمیان بندے کے اور کفر کے بمنزلہ دیوار کے ہی کہ بندہ نماز کے سبب
 کفر تک نہیں پہنچتا جب نماز چھوڑ دے گو یا دیوار درمیان آٹھ گئی اور ترک کرنا نماز کا

سبب ملجائینا ہو اگر اس کے سبب بندہ مسلمان کفر کو پہنچ جاتا ہی اور اشارہ ہی سپر
 ترک کر نیوالا نماز کا قریب ہی کہ کافر ہو جاو اور نزدیک اصحاب خطوہ کے ترک نیوالا
 نماز کا کافر ہو جاتا ہی اور نزدیک مالک اور شافعی وغیرہما کے واجب ہی قتل کرنا تارک
 الصلوة کا اور نزدیک ابو حنیفہ کے مارنا اور قید کرنا اوس کا واجب ہی جب تک کہ
 نماز نہ پڑھے پس جانے کہ تارک الصلوة قریب کفر ہوتا ہی اگرچہ وہ دعویٰ مسلمان کی کا کرے
 جب ایسے مضبوط حکم کو ترک کر کر اپنے نفس کے خواہشوں پر چلتے ہیں ایسوں کو دین میں

کچھ حصہ نہیں عن بريدة العنبدی الذی بیننا و بینہم الصلوة فمن

ترکھا فقد کفر رواہ احمد روایت ہی بریدہ سے عہد جو درمیان ہمارا اور
 درمیان منافقوں کے نماز ہی پس جسے چھوڑ دیا پس تحقیق وہ کافر ہوا روایت کی سکو
 احمد نے **ف** یعنی منافقوں کو امن دے رکھا ہی کہ قتل نہیں کرتے اور احکام اسلام
 کے اُن پر جاری کرتے ہیں یعنی سلام کرنا اور قبرستان میں مسلمانوں کے دفن کرنا
 اور نماز پڑھنا جنازے کی سبب اوس کا یہ ہی کہ مشابہت رکھتی ہیں ساتھ مسلمانوں کے
 بسبب نماز پڑھنے اور جماعت میں حاضر ہونے اور تابعداری کرنے احکام ظاہر پس
 جسے نماز چھوڑا کہ وہ عمدہ سبب عبادتوں کا ہی پس وہ اور کافر برابر ہوا اور منیٰ فخر
 کی یہ ہی کہ اُسے کفر کو ظاہر کر دیا جب منافقوں نے نماز کے سبب امن پائے اور
 قتل و جہاد سے بچے اور جو کوئی نماز چھوڑ دے قتل کرنا اوس کو واجب ہی اگر حاکم مسلمان
 ہو تارک الصلوة کو قتل کرنا سپر واجب ہو **عن** ابی ذر ان النبی صلی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشَّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافُ فَاخَذَ بَعْضُهُنَّ
 مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذَلِكَ الْوَرَقَ يَتَهَافُ قَالَ فَقَالَ يَا بَاذِرُ قُلْتُ
 لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلَاةَ يُرِيدُ بِهَا
 وَجْهَ اللَّهِ فَتَهَافُ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا تَهَافُ هَذِهِ الْوَرَقُ عَنْ هَذِهِ
 الشَّجَرَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ رَوَيْتُ فِي ابْنِ فَرَسٍ بِهِ كَهْ نَبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَارِكِي
 مَوْسَمٍ مِنْ أَوْسَالٍ مِنْ كِهْ بَاتِ جَهْرَتِهِ هُوَ تَحْتَهُ لَيْسَ لِي حَضْرَتٌ وَوَشَائِخِي خُتِ
 مِنْ كِهْ كِهْ رَاوِي نِي لَيْسَ جَهْرَتِي لَكِي پَتِي اُونِي كِهْ كِهْ پَسِ فَرَمَا حَضْرَتِ اُمِّي اَبَا ذَرٍّ
 كِهْ بَاتِ نِي حَاضِرِ بُونِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَمَا يَحْقِيقُ عَبْدُهُ مُسْلِمَانِ التَّيْبَةَ بِتَهَاتِي نَمَازِ ارَادَهُ
 كِهْ تَهَاتِي بِسَاتِهِ اَوْسَكِي خَاصِ التَّيْبَةِ كِهْ پَسِ كِهْ تَهَاتِي مِنْ اَوْسَكِي كِهْ اَسَكِي جِهْ جَهْرَتِي
 هِيَنْ بِهِي پَتِي اَسِ دَرِخْتِ سِي رَوَايَتِ كِي اَسَكُو اَحْمَدُ نِي ارَادَهُ كِهْ تَهَاتِي خَاصِ
 رَحْمَتِ مَنَدِي التَّيْبَةِ كِي لِيْنِي اَوْسَكِي پَتِي هِيَنْ خِيَالِ كِهْ كِي دَكَلَا نِي سَانِي يَانِعِضِ
 وَنِيوِي كِهْ بَاتِي رَكْعَتَا بَلَكُهُ مَحْضِ التَّيْبَةِ كِي طَلَبِ رَحْمَتِ اَوْ فَرَمَانِ بَرَدَارِي كِهْ تَصَوَّرُ رَكْعَتَا
 لَيْسَ كِهْ اَسَكِي جَهْرَتِي هِيَنْ بَاتِي جَهْرَتِي بَاتِي كِهْ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا
 فَقَالَ مَنْ حَافِظٌ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاتًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ
 مَنْ كَمْ يَحَافِظُ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُورًا وَلَا بُرْهَانًا وَلَا نَجَاتًا وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
 مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَابْنِ خَلْفٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ

روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نقل کی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ
 انہوں نے ذکر کیا نماز کا ایک دن پس فرمایا جو کوئی محافظت کرتا ہی نماز پر ہوگی واسطے
 اوسکے نور اور دلیل اور نجات دن قیامت کے اور جو کوئی نہیں محافظت کرتا ہی
 اوسپر ہوگی وہ واسطے اوسکے نور اور نہ دلیل اور نہ بخشش اہد ہوگا دن قیامت کے
 ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے روایت کی اسکو احمد
 ف محافظت نماز کی یہی کہ ہمیشہ رہے اوسکو کبھی ترک نہ کرے اور فرائض اور
 واجبات اور سنن اور مستحبات اوسکے اوکرے جب نماز اسطرح پڑھتا ہی محافظت
 نماز کی حاصل ہوتی ہی اور ثواب مذکور پاتا ہی اور اوسکے ترک سے لائق عذاب
 مذکور کا ہوتا ہی خیال کرو ای بھائیو کس قدر تاکید ہی محافظت کرنے میں نماز کے آئین
 قصور نہ کیا جائے اور دیکھا جائے کہ جب نماز کی محافظت نہ کرنے پر وعید فرمایا کہ
 کافرون کے ساتھ عذاب کیا جاوے گا پھر جو کوئی بالکل نماز چھوڑ دے گا اوسکا کہا حال
 ہوگا قارون اور فرعون کافرو مشہور ہیں اور ہامان وزیر تھا فرعون کا اور ابی بن
 خلف مشرک تھا اور دشمن تھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اوسکو حضرت نے
 جنگ احد میں دست مبارک سے قتل کیا تھا اور وہ اشقیاء امت سے تھا وہ
 اس حدیث میں کہنا یہی اسپر کہ جو کوئی محافظت نماز کی کرتا ہی ہوگا وہ ساتھ نبیوں
 اور صدیقوں اور شہداء اور صالحین کے **عن** عبداللہ بن شقیق قال
 کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرون شیئاً من الأعمال

ترک کر غیر الصلوة رواہ الترمذی روایت ہی عبد اللہ بن شقیق سے
 کہا کہ تھے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں دیکھتے تھے کسی چیز کو اعمال
 میں سے چھوڑنا اسکا کفر سوا نماز کے روایت کی اسکو ترمذی نے **عن ابی**
الدرداء ان لا تشرك بالله شيئا وان قطعت وحرققت ولا تترك
 صلوة مكتوبة متعمدا فمن تركها متعمدا فقد برئت من الدين
 رواہ ابن ماجہ روایت ہی ابی درداء سے نہ شریک کر تو ساتھ اللہ کے کیسکو
 اگرچہ ترک کرے کیا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور مت چھوڑ تو نماز فرض کو جاز
 بوجہ کہ پس جو کوئی ترک کرے او سکو جان بوجہ کہ پس تحقیق بری ہوا اوس سے ذمہ
 روایت کی اسکو ابن ماجہ نے **ف** بری ہوا ذمہ یعنی جو بے نماز ہی بری ہوا اور
 سے عہد اسلام کا اور خارج ہوا وایرہ اسلام سے اور خوبی آخرت کی اور اسلام
 کی کچھ نہیں باقی **عن** عمر بن الخطاب **أنه** كتب الى عماله **أن** أهم
 أموركم عندی الصلوة من حفظها وحافظ علیها حفظ دین
 ومن ضيعها فهو لما سواها اضيع رواہ مالک روایت ہی عمر بن خطاب
 رضی اللہ عنہ سے یہ کہ انہوں نے لکھا طرف اپنے عاملوں کے تحقیق بہت ضرور کاموں کا
 تمہارے نزدیک میرے نماز ہی جسے محافظت کیا اسکی یعنی ساتھ شرط اور ان
 کے ادا کیا او سکو اور نگہبانی کیا او سپر یعنی ہمیشہ پر محافظت کیا اسنے دین کو اپنے
 اور جسے ضایع کیا نماز کو پس وہ شخص واسطے اوس چیز کے کہ سوا نماز کے ہی بہت ضایع

کہ نبی الہی روایت کی اسکو مالک نے **ف** یعنی جسے محافظت کی نماز کی محافظت
 کی امور دین کی اپنے اسلئے کہ نماز ستون دین کی ہی اور نماز باز رکھتی ہی برائیوں سے اور
 جسے اسکو ضایع کیا یعنی بالکل نہ پڑایا واجبات اسکے ترک کیا تو وہ سوا نماز کے اور
 واجبات اور مستحبات کو کیا ادا کر گیا کیونکہ یہ اصل عبادتوں کے تھے جب اسکا خیال
 نکلیا تو غیر کو اسکے کہا کر گیا **س** و امش مدہ ہر کہ بی نماز بہت ڈگر چہ و منشی ز فاقہ
 باز بہت ڈکو فرض خدا منی گزار دو ڈاز فرض تو نیز غم نادر دو پس معلوم ہوا جو شخص کہ
 اللہ کا حکم و انہیں کرنا لوگوں کا فرض و حق کیوں ادا کر گیا **عن انس** تِلْكَ
 الصَّلَاةُ الَّتِي لَا يَفْقُحُ يَجْلِسُ يَرْقُبُ السَّمَاءَ حَتَّىٰ إِذَا أَصْفَرَتْ وَكَانَتْ
 قَرْنَةُ الشَّيْطَانِ قَامَ فَتَقْرَأُ بَعْدَ الْكَيْدِ كَرَّمَ اللَّهُ فِيهَا الْأَقْلِيلَ لَا رُوحَ
 مُسْلِمٌ روایت ہی انس رضی اللہ عنہ سے یہ نماز عصر کی نماز منافق کی ہی چھٹی تھی
 انتظار کی کرتا ہوا قباب کا یہاں تک کہ جب ہوتا ہی زرد اور ہوتا ہی درمیان و
 سیگون شیطان کے پس ٹھونگ مارتا ہی چار پہنیں یاد کرتا اللہ کو اس میں مگر ٹھو
 روایت کی اسکو مسلم نے **ف** ٹھونگ مارتا ہی یعنی جلدی جلدی سجدہ کرتا
 ہی بغیر طمانیت کے جیسا جانور دانہ چنتا ہی اور سجدہ عصر میں آٹھ میں چار فرمایا
 اسلئے کہ پہلے سجدہ کے بعد جب سراجی طرح سے نہ اٹھایا تو دونو سجدہ کا حکم یک
 سجدہ کا رکھتا ہی جسے تاخیر کیا نماز عصر کو آفتاب کے زرد ہونے تک پس تحقیق
 مشابہ کیا اپنے کو ساتھ منافق کے **عن ابن عمر** الَّذِي فِي تَقْوَتِهِ صَلَوةٌ

الْعَصْرِ فَمَا نَاوِزًا هَلْ وَمَا لَمْ يَتَّفِقْ عَلَيْهِ رَوَايَتُ بَنِي أَبِي عَمْرٍو عَنْ وَهْدِ بْنِ
 قُوتٍ هُوَ جَاوِدٌ مِنْ نَزْعِ عَصْرِ كِيَسْ كُوَايَكُ لَوْ تَكُنَّ اَهْلُ اَوْسَكِي اَوْ رَمَالِ اَوْ سَا
 رَوَايَتُ كِي اِسْكُو بَخَارِي اَوْ سَلَمُ نَفِ يَسْنُ جَسَكِي نَزْعِ عَصْرِ كِي قُوتِ هُوَنِي كُوَايَكُ
 قَنَا هُوَسْنُ اَوْ سَكُ كُفَرُ كِي لُوكُ اَوْ رَمَالِ يَسْ چَا هَسْنُ كِي دَرَسُ اَوْ سَكِي قُوتِ هُوَنُ سِ
 مَا نَزْدُورُنُ جَاتُنُ رَسْنُ اَهْلُ رَمَالِ كِي بَلَكُ زِيَادُ اِسْ سِ دَرَسُ اَوْ رُوْجُ هُ خَاصُ اَوْ سَا
 ذُكْرُ كِرُنُ كِي يَسْ يَسْ كِي يَسْ نَزْدُوسْطِي يَسْ يَسْ تَرْكُ كِرْنَا اَوْ سَا بَدْرِي تَرْكُ كِرُنُ سِ
 غَيْرُ كُوَا سَكُ عَن بَرِيدَةَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ جَبَطَ عَمَلَهُ
 رَوَاةُ الْبَخَارِي رَوَايَتُ يَسْ بَرِيدَةُ سِ جَسْ شَخْصُ نِ چُحُوْرُ دِي نَزْعِ عَصْرِ كِي يَسْ
 تَحْقِيقُ بَاطِلُ هُوَ عَمَلُ اَوْ سَكُ رَوَايَتُ كِي اِسْكُو بَخَارِي نَفِ يَسْنُ سَبَبُ تَرْكُ كِرُنُ
 نَزْعِ عَصْرِ كِي بَسِثُ ثَوَابُ مَا تَحْتَهُ سِ كِيَا اَوْ اَوْ سَا رَسُوْلُ خَدَا صِلِي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ نِ سَبَبُ
 بَاطِلُ هُوَ اَوْ سَكُ عَمَلُ كَا فَرَمَا يَسْ عَن اَبِي ذَرٍّ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَنْتَ اِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ اُمْرًا يُمَيِّتُونَ الصَّلَاةَ
 اَوْ يُوْخِرُونَ عَنْ وَقْتِهَا قُلْتُ فَاْتَا مَرُوْنِي قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قَتَلُوْكَ
 فَاِنْ اَدْرَكَتْهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَانْهَالَتْ نَافِلَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ رَوَايَتُ يَسْ
 اَبِي ذَرٍّ سِ فَرَمَا يَسْ جُحُوْرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِ كِيَا عَالِ هُوَ كَا تَرْجُوْكَ
 هُوَنُ كِي تَجْهِيْرُ سَلْطَنُ بَرْدُ كِي تَاخِيْرُ كِرُنُ كِي نَزْعُ كُوَا تَاخِيْرُ كِرُنُ كِي وَقْتُ سِ اَوْ سَكُ كِيَا يَسْ
 يَسْ كِيَا حَاكُمُ كِرُنُ هُوَ مَحْكُوْمُ فَرَمَا يَسْ نَزْعُ بَرْدُ هُوَ وَقْتُ بَرْدُ اَوْ سَكُ يَسْ اَكْرِيَا وَتَوَاوُلُ نَزْعُ

روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ نماز میں تحقیق یہ واسطے تیرے نفل ہوگی روایت کی اسکو
 مسلم نے **عن** علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وسلم قال یا علی ثلاث
 لا توخرنہا الصلوة اذا انت والجماعة اذا حضرت والا تم اذا
 وجدت لہا کفو ا رواہ الترمذی روایت ہی علی سے یہ کہ نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم فرمایا ہی علی بن حنین بن میں کہ نہ دیر کر اور نہ نماز کہ جسوقت آوے وقت
 اسکا اور جنازہ جسوقت کہ حاضر ہوا درعبورت بن خاوند کے جسوقت کہ پاؤ تو واسطے
 اس کے ہم قوم روایت کی اسکو ترمذی نے **ف** جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے تین باتوں کی نصیحت فرمایا پہلے انہیں نماز کو مقدم فرمایا کہ تمام نیک کاموں کا
 اصل ہی اور جب وقت نماز کا آجاوے نماز کے ادا کرنے میں دیر نہ کرے اگرچہ چھٹ
 ہو نیکیا خیال رکھتا ہو کیونکہ جماعت کی فضیلت سے اول وقت کا ادا کرنا افضل ہی
 پس نماز کی ایسی تاکید ہوتے چھوڑ بیٹھا او سکوا گری ہی **عن** ابن عمر الوقت
 اکوئل من الصلوة رضوان اللہ والوقت الاخر عفو اللہ رواہ
 الترمذی روایت ہی ابن عمر سے اول وقت نماز کا سبب اللہ کے خوشنودی کا
 ہی اور آخر وقت سبب معاف کرنے اللہ کا ہی روایت کی اسکو ترمذی نے **عن**
 ام فروہ قالت سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی لا اعمل افضل
 قال الصلوة کاوئل وقتہا رواہ احمد روایت ہی ام فروہ سے کہا پوچھی
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا عمل افضل ہی فرمایا نماز اول وقت پر مبنی روایت کو

اسکو احمد نے **ف** نماز اول وقت اوکرنا افضل ہی سب عملوں سے کیونکہ جب نماز
اوکرنا آسان ہو جاوے باقی اعمال صالح بھی آسان ہو جاتے ہیں جب نماز ترک کیا
جو برا کن ہی دین کا باقی اعمال کا اوکرنا بھی دشوار ہوگا کیونکہ اللہ صاحب فرمانا
ہی **وَإِنَّمَا الْكِبْرِيَاءُ إِلَّا عَلَى الْخَشَعِينَ** اور نماز برا بھاری کام ہی مگر عاجزوں

کرنے والوں پر بھاری نہیں اس پر آسان ہی **عن** قیسہ بن وقاص

يَكُونُ عَلَيْكُمْ إِتْرَاءٌ مِنْ بَعْدِي يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ فِي لَكُمْ وَ

هِيَ عَلَيْهِمْ فَصَلُّوا مَعَهُمْ مَا صَلَّوْا الْقَبْلَةَ رواہ ابو داؤد روایت

ہی قیسہ بن وقاص سے ہوئے سردار تم پر بھیجے میرے تاخیر کرنے کے وہ نماز کو روپ نہ مانڈے

ہی واسطے تمہارے اور وہ وبال ہی اوپر انکے پس نماز پر ہو ساتھ اونکے جب تک

کہ نماز پر ہیں وہ طرف قبلہ کے روایت کی اسکو ابو داؤد نے **ف** یعنی بسبب

راغب و مایل ہونے طرف دنیا کے نماز سے غافل ہونے اور آخری وقت

اوکر نیگے سرور واسطے انکے وبال ہی یعنی تاخیر کرنے والوں کو جو وعید ہی اوس میں

داخل ہونگے اور تم خوف سے فتنے کے نماز میں انکے ساتھ شریک ہوتے ہو

واسطے تمہارے ثواب ہی **عن** عمارہ بن ربیعہ کن یلح النار

أَمَّا صَلَّيْ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عمارہ بن ربیعہ سے ہرگز نہ داخل ہوگا اگر میں وہ شخص کہ

نماز پر پہلے نکلے آفتاب کے اور پہلے چھپنے اوسکے یعنی نماز فجر اور عصر روایت

کی اسکو مسلم نے **ف** یعنی صبح کو آدمی آرام میں رہتا ہی اور عصر کے وقت تجارت
 میں مشغول ہوتا ہی پس جو کوئی باوجود ان موانع کے محافظت کرتا ہی اور نمازوں
 نمازوں کی تو اور عملوں میں کمی نہ کرے جب حفاظت کرے نمازوں پر تو ہرگز نہ داخل
 ہوگا ورنہ **عن** ابی موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم **د** دخل الجنة
 متفق علیہ روایت ہی ابی موسیٰ سے جسے کہ چہے دو نماز تھندی داخل ہوگا
 بہشت میں روایت کی اسکو بخاری اور مسلم نے **ف** دو نماز تھندی سے مراد
 نماز صبح اور عشا ہی کیونکہ صبح کے وقت نیند سے اٹھنا اور غسل یا وضو کرنا اور عشا
 میں مشغول رہنا نفس پر دشوار ہوتا ہی اور عشا کے وقت نیند کا غلبہ ہوتا ہی حتی
 اور کمالی زیادہ ہوتی ہی اسوقت نفس پر سخت ہوتی ہی جب ان دو وقتوں کی
 نماز ادا کرے تو باقی وقتوں کی نماز ادا کرنا آسان ہوگا **عن** جندب
 القسری **من** صلی صلوۃ الصبح فموتی ذمۃ اللہ رواہ مسلم
 روایت ہی جندب قسری سے جو شخص نماز پڑھے صبح کی پس وہ بیچ ذمہ اللہ کے
 ہی روایت کی اسکو مسلم نے **ف** یعنی جسے چہے نماز صبح کی پس وہ اللہ تعالیٰ
 کے عہد و امان میں ہی پس مسلمان کو چاہئے کہ اس سے بدسلوکی نہ کرے نہ اسکو
 قتل کرے نہ اسکا مال چھین لے نہ اسکی غیبت کرے نہ اسکی بے آبرو کرے اگر اس
 کسی نے بدسلوکی کی پس اسنے اللہ کے عہد میں خلل کیا پس اللہ تعالیٰ اس سے
 مواخذہ کرے گا اور جس سے اللہ تعالیٰ نے مواخذہ کیا اسکو نجات نہیں پس دیکھا جائے

کہ نماز پڑھنے والی کی کچھ خوبی ہی اور کسی بزرگی کہ نمازی سے بدسلوکی کر نیوالو
 عذاب ہی پس ایسی نعمت کو چھوڑ دینا بری ہے نصیبی ہی **عن** ابی ہریرۃ
 لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْبُكَاءِ وَالصَّغْرِ الْوَكَلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَمُوا
 وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْجَهْرِ لَسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَمَةِ
 وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا أَمْتَقُّ عَلَيْهِ رَوایت ہی ابی ہریرہ سے اگر جانیں
 لوگ کہ کیا کچھ ثواب ہی اذان دینے میں اور کھڑے ہونے صف پہلی میں پھر نواؤں
 کوئی وجہ ترجیح کی مگر یہ کہ قرعہ دالین اور اگر جانیں کیا کچھ ہی اول وقت ظہر میں البتہ
 جلدی کریں طرف اوسکے اور اگر جانیں کیا کچھ ہی بیچ نماز عشا کے اور صبح کے البتہ
 آوین اوں نمازون میں اگرچہ چلین اپنے سرین پر روایت کی اسکو بخاری اور مسلم
عن عثمان مَنِ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ بِصَفِّ اللَّيْلِ
 وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ رَوایت
 ہی عثمان سے جو شخص کہ پڑھے نماز عشا کی جماعت میں پس گویا کہ قیام کیا وہ آدھی
 رات اور جس نے نماز پڑھی صبح کی جماعت میں پس گویا کہ نماز پڑھی تمام رات رَوایت
 کی اسکو مسلم نے **عن** ابی ہریرۃ لَئِنْ صَلَّوْهُ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنْفِقِينَ مِنَ
 الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا أَمْتَقُّ عَلَيْهِ
 رَوایت ہی ابی ہریرہ سے نہیں کوئی نماز زیادہ بہاری منافقون پر فجر اور عشا
 اور اگر جانیں اوس چیز کو کہ بیچ انکے ہی ثواب البتہ آوین اوین اگرچہ چلین سرین پر

منافقوں کے مزاج میں سستی عبادت سے بہت ہوتی ہے اور جب نماز پڑھتے ہیں تو دکھلانے سنانے کے لئے پڑھتے ہیں اور یہ دونوں وقت استراحت اور لذت نیند اور سردی کے ہیں اور اندھیرا ہی ہوتا ہے کہ کوئی کسی کو کم پہچانتا ہے پس اس لئے اون پر یہ نمازین بھاری ہیں اور اسمیں اشارہ ہے اوسپر کہ مومن مخلص کو نجات ہے کہ اس شخصیت مشابہ انکی ہو جو شخص محافظت اون دونوں نماز کی کر گیا بطریق اولی باقی تین نمازوں کی بھی حفاظت کر گیا **عن جابر بن عبد اللہ** **وَالشِّرْكَ وَالْكَفْرَ تَرْكُ الصَّلَاةِ** رواہ مسلم روایت ہے جابر سے درمیان آدمی کے اور درمیان شرک اور کفر کے چھوڑنا نماز کا ہی روایت کی اسکو مسلم بن النکفر **وَالْإِيمَانِ تَرْكُ الصَّلَاةِ** رواہ الترمذی درمیان کفر اور ایمان کے چھوڑنا نماز کا ہی روایت کی اسکو ترمذی نے **ف** درمیان کفر اور ایمان کے تفاوت نماز کا ہی جب کوئی نماز کو غلام ترک کر دیا اور بے نمازی بننے سے نہیں ڈرا اور اسکو سہل کاموں کے طور پر تصور کر لیا اور اللہ جل جلالہ کی ایسی بڑی عبادت چھوڑ کر اپنی نفس کی اطاعت کرنے لگا تو ایک راہ شرک و کفر میں پڑا اور کفر و اسلام کے درمیان جو تفاوت نماز کا تھا اوجھ گیا اللہ تعالیٰ ہکو اپنی پناہ میں رکھے جانا چاہئے کہ نماز کس طرح توحید اور شرک کے درمیان اسلام اور کفر کے مابین تفاوت رکھتی ہے سوا اسکے بیان یہ ہے کہ جب مسلمان آدمی نماز پر قائم ہوتا ہے پہلے قامت بولتا ہے اوسمیں اللہ رب العزت کی بزرگی اور بڑائی کو یاد کرتا ہے اور خدا کی معبودی پر اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے رسالت پر

گوای دیتا ہی اور بعد تکبیر کے ادب کھڑا ہو کر سورہ فاتحہ اخلاص کے ساتھ پڑھتا ہی
 اور رکوع اور سجدہ اور قعدہ میں اسکی بزرگی یا ذکر تا ہی حاصل کلام یہی کہ نماز
 میں ایسے ہاتھ کا پتہ ہونا اور ماتھہ باندھے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حضوری کی نیت سے
 کھڑے ہونا اور ادب کی وجہ سے جھک کر رکوع کرنا اور کمال عاجزی سے سر زمین
 رکھ کر سجدہ کرنا اور بندگی کے قاعدے سے زمین پر پیچھے جا کر عرض حال کرنا یہ سب سراسر
 بندگی اور خدا پرستی اور مسلمانی اور اخلاص کی دلیل ہی ایسے کام کو ایک بارگی ترک
 کر کے سہل کاموں کے طور پر جاننا نفس اور شیطان کے فرمان بردار بنکر پھر کرنا شرک اور
 کفر کی نشانی ہی اور معلوم کیا جاتے کہ عرب کے مشرک روزہ بھی رکھتے تھے اور زکوٰۃ
 کے طور سے صدقہ بھی دیتے تھے اور حج کو بجا لاتے تھے مگر ہمارے نماز کے طور پرین
 پڑھتے تھے اس واسطے نماز کو مسلمان کے پہچانت کی علامت ہی کر کے پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا ہی اس سے معلوم ہوا کہ نماز کے ترک کرنے سے آدمی مشرک اور
 کافر ہو جاتا ہی اگر قطعی کافر ہو تو بھی اختلافی کافر ہونے میں کچھ شک نہیں بخود باللہ
 الطبرانی من ترک الصلوٰۃ متعذراً فقد کفر جہاراً روایت ہی طبرانی
 سے جو شخص چھوڑ دیوے نماز کو جان بوجھ کر پس تحقیق کفر کیا وہ ظاہر عن
 عمر بن الخطاب ان من ترک الصلوٰۃ واحداً حتی یموت وقبھا
 فہو کافر موقد روایت ہی عمر بن خطاب سے تحقیق جو شخص چھوڑ دیوے نماز کو
 کی یہاں تک کہ چلا گیا وقت اسکا پس وہ کافر ہوا دین سے پھر گیا قال النبی صلی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِينَ يُؤْخِرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وُقُوتِهَا وَالْوَلِيُّ سَدُّ

الْعَذَابِ وَقِيلَ وَادْنِي جَهَنَّمَ لَوْ سِئِرْتُ فِيهِ جِبَالُ الدُّنْيَا لَذَابَتْ

من شدّة حرّه فهو مسكين من يؤخر الصلوة عن وقتها فإيا بني

اوسکے اور دوزخ میں سجدہ عذاب کا اور کہ اگر ایک ہزار سال جہنم میں گناہ

چھ او سکے پہاڑان من دنیا کے البتہ گلی و نیگے سخت سے حرارت کے او سکے لبر وہ

جائے اور اس شخص کی ہی کہ وہ سب کتا ہو نماز کو وقت سے اسکے ف معلوم کیا چاہا

جو شخص نماز ہمیشہ پڑھتا ہو مگر وہ پہل کر تا ہو وقت سے یا آخری وقت پڑھتا ہو اس کے

واسطے وہ عذاب ہی جو مذکور ہوا مگر جو شخص غازی نہیں پہنتا ہو اس کے واسطے کہا

چھ عداوتیں جاری رہیں گی۔ ۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ سلام و وفور
الذین ثلاث علیہم استسار الاسلام من ترک واحدة منهم

فَهُوَ الْكَافِرُ جَلَدًا لِّلَّذِينَ شَهِدُوا أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ

وَصُومَ رَمَضَانَ وَفِي أُخْرَىٰ مَن تَرَكَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ

فَقُلْ يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الْكَافِرِينَ

و مالہ روایت ہی ابن عباس سے بنیاد اسلام کی اور جہان میں لے تین چتر

یو او پر کے بنایا یا ہی سلام جو جس چھوڑ دیا گیا لو اون میون میں پس وہ

مردمان این سرزمین را که در این سرزمین می‌زیستند

اور دوسرا نماز فرض اور روزہ رمضان کا اور ہی بیچ دوسری روایت کے جو شخص
 چھوڑ دے ایک کو اون میں سے وہ اللہ کا منکر ہوا اور نہ قبول کیا جاوے گا اور اسکا
 صدقہ اور نہ توبہ اور مقرر حلال ہو خون او اسکا اور مال او اسکا معلوم ہوا کہ ان
 دونوں روایتوں میں کلمہ شہادت اور نماز اور روزہ کے چھوڑ دینا درج ایک ہی ذہب
 بیان کیا گیا ہی اس سے یہی ظاہر ہوتا ہی کہ جو حال کلمہ شہادت کے چھوڑ دینا ایسا
 سو وہی حال ہی نماز اور روزہ چھوڑنے والے کا یعنی کافر کہنے میں اور خون اور
 مال حلال ہونے میں یہ تینوں برابر ہیں اور اس روایت میں جو تین بنائے اسلام کا
 مذکور ہوا سو اسکا سبب یہ ہی کہ زکوٰۃ اور حج ہر ایک آدمی پر فرض ہنیں تو مگر
 اور طاقت پر موقوف ہی **روی** الذہبی اذا صلى العبد الصلوة

فِي اَوَّلِ الْوَقْتِ صَعِدَتْ اِلَى السَّمَاءِ وَلَهَا نَوْمٌ حَتَّى تَنْتَهِيَ الْعَرْشُ
 فَتَسْتَغْفِرُ لِصَاحِبِهَا اِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَتَقُولُ لَكَ حَفِظْتُكَ اللَّهُ

كَمَا حَفِظْتَنِي وَاِذَا صَلَّى الْعَبْدُ فِي غَيْرِ وَقْتِهَا صَعِدَتْ اِلَى السَّمَاءِ
 وَعَلَيْهَا ظِلَّةٌ فَاِذَا انْتَهَتْ اِلَى السَّمَاءِ تَلَفَتْ كَمَا يَلْفُ الثُّوبُ الْخَلْقَ

وَيَضْرِبُ بِهَا وَجْهَ صَاحِبِهَا رُوایت ہی ذہبی سے جب پڑھتا ہی بندہ
 نماز پہلے وقت کے چڑھتی ہی نماز طرف آسمان کے اور واسطے نمازی کے نور ہوتی
 ہی یہاں تک کہ جاتی ہی عرش تک پس بخشش مانگتی ہی واسطے نمازی کے ورنہ قیامت
 تک اور کہتی ہی واسطے نمازی کے حفاظت کرے تجھ کو اللہ جیسا کہ حفاظت کیا تو

میری اور جب نماز پڑھتا ہی بندہ بیچ غیر وقت کے چڑھتی ہی نماز طرف آسمان کے
 اٹھتا اور پادشاه کے ظلمت ہوتی ہی پس جو وقت باقی ہی طرف آسمان کے بکسا جاتی ہی
 جیسا کہ بکسا جاتا ہی کہ اگر پڑھنا اور پھیکا جاتی ہی نماز موندہ پر نمازی کے **عمر بن**
عمر فضل الوقت الاول علی الآخر کفضل الاخرۃ علی الدنیا روایت ہی ابن
 عمر سے فضیلت پہلے وقت کی اور پھر آخری وقت کے مانند فضیلت آخرت کی ہی
 اور دنیا کے **عمر بن** ابی مریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم یقول ان اول ما یحاسب بہ العبد یوم القیمۃ من
 عملہ صلوٰۃ فان صلحت فقد اقله وانحرف وانفسدت فقد خاب
 وخسر رواہ ابو داؤد وروایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا سامین نے رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اول عمل کہ حساب کیا جاوے گا ساتھ اس کے
 بندہ دن قیامت کے اعمال سے اس کے نماز اس کی ہی پس اگر درست ہوئی نماز یعنی صحیح
 اور ہونی یا مقبول ہوئی تو مخلصی ہوئی اور نجات ہوئی اور اگر فاسد ہوئی نماز یعنی
 نہ ادا کئے گئی یا ادا کئے گئی غیر صحیح یا غیر مقبول پس تحقیق ناامید ہوا یعنی ثواب سے
 اور زیانکار ہوا یعنی سبب واقع ہونے عذاب کے روایت کی اسکو ابو داؤد نے
ف قیامت کے دن پروردگار عالم بندہ دن سے حساب لیگا پہلے نماز کا سوال لیگا
 جب نماز کے ادا کا جواب بخوبی دیگا تو باقی اعمال کا بھی جواب کہہ لے گا اگر کچھ قصور
 ہو تو حق تعالیٰ برکت سے نماز کے عفو کرے گا اور درگزر کرے گا اور اگر جواب نماز کا پورا

نہیں دیا اور قصور کیا اور نماز کو ضائع کیا یعنی ادا نہیں کیا پس ہلاک کیا جان کر اپنے اور عذاب میں مبتلا ہو گا اور دوسرے اعمال کا جواب دشوار ہو جاوے گا

باب الدعوات یہ باب ہی دعایوں کا سورۃ البقرہ رَبَّنَا تَقَبَّلْ

مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اے رب ہمارے قبول کر ہم سے تحقیق تو ہی ہی

سننے والا جاننے والا ہے یعنی قبول کر ہم سے یہ کام نیک جو ہم نے کیا اور توستا

اور جانتا ہی نہیں ہمارے کہتے ہیں کہ جب ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام نے کعبے

کی بنائوری کی تو جناب باری سے یہ دعا کی پس جو کوئی بعد نماز کے یہ دعا مانگے

امید ہی کہ حق تعالیٰ قبول کرے ایتہ رَبَّنَا اِنْتَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ

حَسَنَةٌ وَقَدْ اَعَدَّ لَكِ النَّارَ اے رب ہمارے دیکھو بیچ دنیا کے نیکی اور سچ آخرت کے

نیکی اور بچا ہو عذاب دوزخ کے وَفِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ سے مراد توفیق عطا

کی ہی اور روزی حلال کی پہونچنے اور خاتمہ نیکبختی پر ہوا اور فی الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ

سے مراد ساتھ مغفرت کے پہنچنا اور طرف نعمت جاویدانی بہشت کے جانا ہی اور

بعضے کہتے ہیں فی الدنیا حسنة سے مراد دن صالحہ ہی کہ زندگانی دنیا کی خوب و

اور فی الآخرة حسنة سے مراد عود پسندیدہ ہی کہ خنکی آنکھوں کی ہو و یہ دعا ہمیشہ مانگنا

بہتری اور خوبی دارین کی ایتہ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا

وَاَنْصُرْنَا عَلٰی الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ اے رب ہمارے دال اوپر ہمارے صبر اور ثبات

رکھہ قدم ہمارے توحید پر اور مدد کر بھلاؤ پر قوم کافروں کے ایتہ سَمِعْنَا وَ

اَطْمَعَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ سنا ہے قول اللہ کا اور مانا ہے فرمان کا
بخشش مانگتے ہیں ہم تیری ہی رب ہمارے اور طرف تیرے ہی پھر انا ہی ایلہ ربنا
لا تَوَاجِدْنَا اِنْ لَيْسَ لَنَا اَوْ اَخْطَا نَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ
عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا
وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ اے رب
ہمارے مت پکڑے ہمکو اگر بھول گئے ہم یا چوک گئے ہم اے رب ہمارا اور مت رکھ ہمارے
بوجھ جیسا کہ رکھا تو نے اوسکو اوپر اون لوگوں کے کہ پہلے ہم سے تھے اے رب ہمارے
اور مت اٹھو ہم سے وہ چیز کہ ہمیں طاقت واسطے ہمارے اوسکی اور معاف کر ہم
اور بخش ہمکو اور رحم کر ہمکو تو ہی دوستدار ہمارا پس مدد ہمکو اور پر قوم کافروں کے
ف اے رب ہمارے مت پکڑے ہمکو عذاب میں اگر بھول گئے ہم نیک کام کو یا فوت ہو
ہمے یا چوک گئے ہم اور بے قصد گناہ سرزد ہو گیا ہو ہم سے اور مت رکھ بوجھ ہم پر
جیسا کہ رکھا تو نے اگلوں پر ہمارے یعنی یہود اور نصاریٰ پر کہ تکلیف شاقہ اور
واقع ہوئی تھی جیسا کہ بغیر قتل نفس اپنے توبہ نہ قبول ہونا اور نکالنا مال کا چوتھا حصہ
زکوۃ میں اور فرض ہونا نماز کا پچاس وقت کی اور تراشنا جانے کو نجاست
اور حرام ہونا حلال چیزیں بسبب عہد شکنی اونکے اے رب ہمارے مت اٹھو ہم سے وہ
چیز کہ جسکی طاقت ہمیں نہ ہو یعنی وسواس اور فطرت سے کہ طاقت ہمیں نہ رکھتے ہم
کونے اوسکی اور معاف کر ہم سے جو گناہ ظاہر اور باطن کے ہیں آمین یا رب العالمین

سورة ال عمران رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا
 مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ
 لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ اِی پروردگار ہمارے
 مت پیہر دلوں کو ہمارے بعد اوسکے دین ہے سے کہ راہ دیکھائی تو نے ہم کو اور
 ویدال ہم کو اپنے پاس سے رحمت یعنی نعمت ثابت رہنے اور ایمان کے نعمت
 داخل ہونے جنت الفردوس کے تحقیق تو ہی ویدالنے والا اِی پروردگار ہمارے
 تحقیق تو اکھٹا کر نیوالا ہی لوگوں کو اوس دن کہ نہیں شک ہے اوسکے تحقیق اللہ نہیں
 خلاف کرنا وعدہ کو اِیۃ رَبَّنَا إِنَّا أَمْنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ
 اِی رب ہمارے تحقیق ہم ایمان لائے پس بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے اور بچا
 ہم کو عذاب سے اگ کے **ف** متقی لوگ جو کمال نیاز مندی سے کہتے ہیں اپنے
 پروردگار کی حضور میں کہ اِی رب ہمارے تحقیق ہم ایمان لائے حکم پر تیرے پس
 بخش ہم کو گناہ ہمارے جو ظاہر اور باطن ہمارے سرزد ہوے اور بچا دے ہم کو عذاب
 ووزخ سے کہ رسوائی اوسکی بہت بُری ہی اِیۃ رَبَّنَا إِنَّمَا أَعِثُّ لَنَا فُتْرًا
 قَصِيرًا اِی رب ہمارے ایمان لائے ساتھ
 اوس چیز کے کہ تو نے اوتارا اور پیروی کی ہم نے رسول کی پس لکھ ساتھ شاہد کی
ف یہ دعا حواریوں کی ہی کہ جب انجیل نازل ہوئی کہے کہ اِی پروردگار ہمارے
 ایمان لائے ہم دل سے ہمارے جو اوتارا تو نے انجیل کو اور فرمان برداری کی ہم نے

تیرے رسول عیسیٰ علیہ السلام کی کہ پیغمبر جانے ہم پس جمع کر ہو ساتھ اون لوگوں
 کہ شاہدین وحدائت پر تیرے اور تصدیق کے پیغمبر و نکی ترے ایتہ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا
 ذُنُوبَنَا وَاسْرَفْنَا فِيْ اَمْرِنَا وَتَبْتَ اَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ
 اسی پروردگار ہمارے بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے اور زیادتی کو بیچ کام ہمارے او
 ثابت رکھ قدم ہمارے توحید پر تیرے اور مدد دے ہو کو اور پر قوم کافرون کے ایتہ
 سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ یا کی ہی تجھ کو اس چیز سے کہ کوئی چیز بے فائدہ پیدا
 کرے پس بجا ہو عذاب الگ کے جو رسوا کرنے والا ہی ایتہ رَبَّنَا اِنَّا سَمِعْنَا
 مُنَادِيًا يَّادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا
 وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاعْدِنَا عَلٰی رَسُوْلِكَ
 وَلَا تَخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْاِيْعَادِ اسی رب ہمارے تحقیق ہمنے
 سنا پکار نیوالا پکار تا ہی طرف ایمان کہ ایمان لاؤ ساتھ رب اپنے پس ایمان لائے
 ہم اسی رب ہمارے بخش ہو گناہ ہمارے اور دور کر ہم سے برائیاں ہمارے اور مار ہو کو
 ساتھ نیک بختوں کے اسی رب ہمارے اور دے ہو کو جو کچھ وعدہ کیا ہی تو نے ہم سے
 او پر پیغمبروں اپنے اور مت رسوا کر ہو کو دن قیامت کے تحقیق تو ہمیں خلاف کرنا وعدہ
 ف اسی پروردگار ہمارے تحقیق ہمنے سنا آواز کو پکار نیوالیکے کہ ظاہر پکارتا تھا
 خلق کو طرف ایمان کے سمجھ لیجئے کہ پکار نیوالے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یا قرآن مجید
 کہ عام تر ہی اس واسطے بہت لوگوں نے دعوت پیغمبر کی ہمیں پائے اور قرآن کو

سب سے تین کہ زبان بیان سے پکار تائی کہ ایمان لاؤ ساتھ پروردگار اپنے
 پس ایمان لائے ہم اور قبول کیا پکار نیوالے کو یعنی قرآن کے حکم کو پس بخش دے
 ہمو گناہ ہمارے جو ہم سے سرزد ہوئے ہیں اور دور کر ہم سے برائیاں ہمار جو ظالم
 و باطن میں ہیں جیسے چوری زنا کرنا جھوٹ کہنا رنج بیوپچا نا لوگوں کو اور حسد
 اور تکبر ہی اور فخر اور برائی وغیرہ پروردگار جیسا ان گن ہوں سے ہمو بچا یا دنیا
 میں ویسا ہی مار ہمو ساتھ نیکوں کے جب خاتمہ ہمارا ساتھ نیکوں کے کیا ویسا ہی
 دے ہمو جو وعدہ کیا ہی تو نے ہم سے اوپر رسولوں اپنے کہ نعمت جاویدانی ہی
 اور امت رسوا کر ہمو بس ہمارے عیبوں کے قیامت کے دن سورۃ النساء
 رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ
 وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا ای پروردگار ہمار کمال ہمو اس شہر
 کہ ظلم کر نیوالے ہیں رہنے والے اسکے اور کروا سٹے ہمارے نزدیک اپنے سے
 دوست اور کروا سٹے ہمارے اپنے پاس سے مددگار **ف** جب مسلمان مکہ
 رنج اور ظلم سے کفار کے بہت تکلیف پائے اور یہ دعا جناب باری میں کئے
 خدا تعالیٰ نے دعا کو انکے قبول کیا بعضوں کو مکہ سے نکالا اور بعض جو وہاں رہ گئے
 فتح مکہ کے دن شر سے ظالموں کے امن پائے پس جو شخص کسی سببی کے ظلم سے
 مانگیگا امید ہی کہ اللہ صاحب قبول فرماو گیگا سورۃ المائدہ اللہم ربنا
 أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً

مِنْكَ وَارْزُقْنَا وَانْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ یا اللہ پروردگار ہمارے اوتار

اور پر ہمارے خوان آسمان سے ہو و واسطے ہمارے عید اول کو ہمارے اور آخر کو ہمارے

اور نشانی تیرے طرف سے اور رزق دے ہم کو اور تو بہتر رزق دینے والا ہی ہے

جب حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام طعام طلب کیا حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ میں

روزہ روزہ رکھتا ہوں نے رکھے پھر کہا اے عیسیٰ علیہ السلام جس کے واسطے ہم روزہ رکھتے

ہیں وہ ہم کو طعام دیتا ہی پس ساتھ اللہ کے واسطے ہمارے خوان مانگ روایت ہے جب

حواریوں نے ماندہ کا سوال کیا حضرت عیسیٰ نے کہیں اور رہ کر یہ دعا کی سورۃ

الاعراف رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ

الْخَاسِرِينَ اے رب ہمارے ظلم کیا ہے جانوں پر اپنے اور اگر نہ بخشے گا تو ہم کو اور

نہ رحم کرے گا تو ہم کو البتہ ہو جادو گئے تو آپا بنو الون سے جب آدم علیہ السلام ابلیس کے

فریب میں آئے اور حق تعالیٰ کے حکم کو بھول گئے اور گندم کھا گئے پھر نادوم ہو کر یہ

دعا کی ایتۃ رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوْفِقْنَا مُسْلِمِينَ اے رب ہمارے

قال اور پر ہمارے صبر اور مار ہم کو مسلمان کر کر جب موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا

مقابلہ ہوا موسیٰ علیہ السلام غالب ہو اور جادو گر ایمان لائے اور فرعون بسبب غصبہ

کے جادو گروں سے کہا کہ میں تمہارے ماتھے اور پاؤں کا تون گا اور سولی پر لٹکاؤ گا

پس اس وقت جادو گروں نے جو ایمان لائے تھے یہ دعا کی اور فرعون کے ظلم پر صبر

کرنے اور مسلمان رہ کر مرنے جناب باری میں التجا کی ایتۃ وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ

وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ اور داخل کر ہمیں حج رحمت اپنے اور تو بہتر رحم کر نیوالا ہی
 سب رحم کر نیوالوں سے اے اے اے وَلَيْتَنَّا فَاعْفُ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ
 الْغَافِرِينَ وَكَتَبْنَا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ إِنَّا هَذَا
 إِلَيْكَ تَوْبَى دوست ہمارا پس بخش ہم کو اور رحم کر ہم پر اور تو بہتر بخشنے والا ہی اور کلمہ
 واسطے ہمارے حج اس دنیا کے نیکی اور حج آخرت کے نیکی تحقیق ہم نے رجوع کے طرف پیر
 ف جب موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور کو گئے اور کلام کیا پروردگار سے اپنے
 پس خبر دی قوم کو اپنے کلام کی ہونے کی پس قوم نے جھٹلایا اور اللہ تعالیٰ دن کو نکو
 ہلاک کیا اور سوقت موسیٰ علیہ السلام نے یہ دعا کی سُوْرَةُ يُونُسَ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا
 فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ اسی
 مت کر ہم کو فتنہ واسطے قوم ظالموں کے اور نجات دی ہم کو ساتھ رحمت اپنے قوم
 سے کافروں کے ف جب موسیٰ علیہ السلام پر لوگ ایمان لائے اور فرعون ظلم
 کرتا تھا بسبب ایمان لانے کے پس اور سوقت مسلمان نے یہ دعا مانگی اور اللہ صاب
 دعا کو انکے قبول فرمایا اور فرعون اور اسکے لشکر کو غرق کیا سُوْرَةُ اِبْرَاهِيمَ
 رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ
 رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ اسی رب
 میرے کر مجھ کو قائم رکھنے والا نماز کا اور اولاد سے میرے اسی رب میرے قبول کر دعا
 میری اسی رب میرے بخش مجھ کو اور ماں باپ کو میرے اور سب ایمان والوں کو جس دن

ات
الابی
خیر
نک
رک
بر
پنے
نک
تعل
ی
م
ع
م
دعا
ن

قائم ہوو حساب **ف** ابراہیم علیہ السلام اپنے اور اپنے اولاد کے لئے اور
سارے مومنین کے واسطے جو قیامت تک پہنچنے والے ہیں یہ دعائیں مانگے ہیں
سورة الکھف رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا
رَشَدًا اے رب ہمارے دے ہم کو زد و یک سے اپنے رحمت اور تیار کر واسطے
ہمارے کام میں ہمارے بھلائی **ف** اور حب اصحاب کھف داخل ہوئے غار حیر
میں تو ظلم سے دقیا نوس کے یہ دعائیں مانگے اللہ تعالیٰ دعا کو انکے قبول کیا اور اسی غار
میں چھپا رکھا ہی قیامت تک اور طرح رنگے سورة المؤمنین رَبِّ
فَلَا تَجْعَلْنِي فِي الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ اے رب میرے پس مت کیجو مجھ کو بیچ قوم
ظالموں کے **ف** پروردگار عالم نے اپنے رسول مقبول کو اس دعا کی تعلیم فرمایا ^{واسطے}
کہ نفس اکی فرمایا لوگوں کو خبردار کیا کہ ظلم کی شامت بیگنا ہوں پر نہ ہے آیۃ
رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ
يَخْضُرُونِ اے رب میرے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے وسوسہ ڈالنے سے
شیطانوں کے اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اے رب میرے اس کے حاضر ہوں میرے
پاس **ف** اللہ نے یہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھایا کہ دوسرے شیطان
کے پناہ مانگین کہ وہ ضلالت اور محصیت کے طرف بلاتا ہی یا پناہ مانگین اوس سے
لوگوں کو فریب اور غوری میں ڈالنے سے یا حاضر ہونے سے اوس کے وقت نماز کے
یا تلاوت کے کہ وسوسہ ڈالتا ہی آیۃ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ



Checked
1987

خیر الراحمین اسی رب ہمارے ایمان لائے ہم پس بخش بھلا اور رحمت کر ہم پر
 اور تو بہتر رحم کر نبی الہی **ف** یک فرقہ تھا مسلمان درویش صحابہ کا جیسے عمار اور
 بلال اور مانند اونکے کہ ہمیشہ یہ دعا مانگتے تھے ایلہ رب اعف و ارحم وانت
 خیر الراحمین اسی رب میرے بخش اور رحم کر اور تو بہتر رحم کر نبی الون کا ہی **ف**
 پس یہ دعا شامل ہی تمام مومنوں کے حق میں اول اور آخر اس کا ایک گنج ہی گنج ہا
 عرش خدا اور یہ دعا بری جامع و کامل ہی پس چاہئے ہر مومن کو کہ یہ دعا ہمیشہ پڑھا
 کریں اور جناب ارحم الراحمین میں اپنا عرض حصول مطلب کیا کرے **س** ہم گناہ
 کوئی دین دنیا میں نہیں بخش اور کریم یارب انت خیر الراحمین سورۃ اہلباء
 لا الہ الا انت سبحانک ایتی کنت من الظالمین نہیں کوئی معبود مگر تو
 پاکی ہی تجھ کو تحقیق میں تھا ظالمون **ف** جب یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں
 بند ہوئے جناب میں رب العزت کے یہ دعا کی اور کہا کہ میں تھا ظالمون سے کہ
 ظلم اپنے جان پر کر کر آپ ہجرت کر آیا اور کوئی در و منذ جب یہ دعا کر گیا البتہ قبول
 ہو گئی دعا و سکی ایلہ رب لا تدزنی فردا وانت خیر الوارثین
 اسی پر در دگار میرے مت چھوڑ مجھ کو کیلا اور تو بہتر وارثوں کا ہی **ف** ذکر یا علیہ السلام
 لاولد تھے امید سے فرزند کے یہ دعا مانگے حق تعالیٰ نے دعا کو اونکے قبول کیا اور
 یحییٰ علیہ السلام کو عطا فرمایا **س** گرنہ دیگا مجھ کو وارث تو بھی میں غمگین نہیں تڑکیونکہ
 حق یہ ہی کہ یارب انت خیر الوارثین سورۃ الفرقان ربنا اضر ف عنا

عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا

ای پروردگار ہمارے پھر دہم سے عذاب ووزخ کا تحقیق عذاب و سکا ہی لازم ہوگا
تحقیق وہ بُری ہی جاگاہ ٹھہرنے کی اور رہنے کی **ف** جو خاص بندے اللہ کے
ہیں ان کے تعریف میں حق تعالیٰ فرمایا ہی کہ وہ لوگ یہ دعا ہمیشہ کرتے ہیں اور بہت

مفید اور مستجاب ہی کہ ہمیشہ کیا کریں ایتہ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَ
ذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ای پروردگار ہمارے بخش

بھکو جو روؤں سے ہمارے اور اولاد سے ہمارے حکمی آنکھوں کی اور کر بھکو پر سیزگار و نکاح پیشوا

سورة الشعراء رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَاجْعَلْنِي بِالصَّالِحِينَ وَاجْعَلْ

لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ وَلَا

خُزِّنِي فِي قَوْمٍ يَبْعَثُونَ ای پروردگار میرے بخش مجھ کو حکمت اور ملاوی مجھ کو ساتھ

صالحوں کے اور کر واسطے میرے زبان راستی کی بچ بچھلون کے اور کر مجھ کو وارثوں سے

جنت نعمت کے اور مت رسوا کیجو اوس دن کہ اوشائے جاوینگے **ف** ابراہیم علیہ السلام

نے جب یہ دعا کی اللہ تعالیٰ قبول فرمایا اور جو لوگ پیچھے آتے تھے وہ سب تعریف

اور نیکنامی ان کی بیان کرتے تھے سورة النمل وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي

عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ اور داخل کر مجھ کو بچ رحمت اپنے بچ بندے اپنے **ف** صلیحان

کے **ف** جب سلیمان علیہ السلام واسطے میرے روانہ ہوئے جب ولادی میں حیویتیوں کے

پہونچے آواز حیویتیوں کی سکر یہ دعا کی سورة القصص رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي

قَاغْفِرْ لِي اِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اِی رب میرے تحقیق میں نے غلم کیا جان پر آپ
 پس بخش مجھ کو تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہی **ف** موسیٰ علیہ السلام جب قبلی کو
 قتل کیا اپنے کئے ہوئے پریشان ہو کر یہ دعا مانگا حق تعالیٰ نے قبول فرمایا پس
 چاہئے کہ ہر شخص اپنے کئے ہوئے پریشان ہووے اور ہمیشہ یہ دعا مانگے سورۃ
 الْحَشْرِ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ
 فِيْ قُلُوْبِنَا عِلَالًا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَوْفٌ رَّحِيْمٌ اِی رب ہمارے
 بخش بھکو اور بھائیوں کو ہمارے جو آگے لائے ہم سے ایمان اور متکزیج دلوں ہمارے
 برائی کینہ واسطے اون لوگوں کے کہ ایمان لائے اِی رب ہمارے تحقیق تو بخشنے والا
 مہربان ہی سورۃ الممتحنة رَبَّنَا عَلَيْنَا نَوَكَّلْنَا بِالْيَاكِ اٰبْنَاوَالْيَاكِ
 الْمُهَيِّمِ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ
 الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اِی پروردگار ہمارے اوپر تیرے توکل کیا ہم نے اور طرف تیرے
 رجوع کیا ہم نے اور طرف تیرے ہی پھر جانا اِی رب ہمارے مت کر بھو زبردست واسطے
 اون لوگوں کے کہ کافر ہوئے اور بخش بھکو اِی رب ہمارے تحقیق تو ہی غالب حکمت والا
 سورۃ التَّحْرِيمِ رَبَّنَا اَوْثَمْنَا نُوْرًا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
 اِی پروردگار ہمارے پورا کر واسطے ہمارے نور ہمارا اور بخشش کر واسطے ہمارے
 تحقیق تو اوپر ہر چیز کے قادر ہی **ف** جب مسلمان پھر اطہر گزریں گے تاریکی چوڑی
 سے گھیر لگی اور سوقت یہ دعا مانگیں اور برکت سے اس دعا کے حق تعالیٰ تاریکی کو

دور کر گیا اور روشنی عطا فرما دیگا **عن** ابی درداء قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ تَجَابُرُهُ
 عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُّوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ
 بِإِمَامَيْنِ وَكَانَتْ بِمِثْلِ رِوَاةِ مُسْلِمٍ رَوَايَتُ هِيَ ابْنُ دُرْدَاءٍ كَمَا فَرَمَا رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَدَى دَعَاؤِي مُسْلِمَانِ كِي وَاسْطَ بَهَائِي اِپْنِ كِي مِیْتِہ چھچھ قبول کئے
 جاتی ہی نزدیک سر دعا کرنے والے کے ایک فرشتہ متعین کیا جاتا ہی جب دعا مانگتا
 واسطے بھائی اپنے بھلائی کے کہتا ہی فرشتہ جو متعین کیا گیا ہی ساتھ اوس کے آمین
 واسطے تیرے مانند اوس کے ہی نقل کی اسکو مسلم نے **ف** دعا کی معنی یہ ہیں طلب کرنا
 ادنی کا اعلیٰ سے کچھ بطریق عاجزی کے جب دعا کرتا ہی واسطے اپنے بھائی مسلمان
 میٹھے چھچھے اوس کے یا سامنے خلوص دل سے اللہ صاحب قبول کرتا ہی دعا کو اوس کے
 اور فرشتہ آمین کہتا ہی اور کہتا ہی کہ تجھ کو بھی مانند اوس کے ہو یعنی ثواب میں یا قبول ہو
عن النعمان بن بشیر الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبِّكُمْ
 اِذْ دَعَوْنِي اسْتَجِبْ لَكُمْ رَوَايَتُ هِيَ نَعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ دَعَاؤِي هِيَ عِبَادَتُ
 پھر یہی یہ آیت اور کہا پروردگار تمہارا دعا مانگو مجھ سے قبول کروں میں واسطے
 تمہارے نقل کی اسکو احمد نے **ف** دعا بھی عبادت ہی اس لئے کہ بندہ متوجہ
 ہوتا ہی اوس میں حق تعالیٰ کے طرف اور مومنہ پھر تا ہی ماسوی اللہ سے آمین اور
 قصد کہتا ہی اوس سے اور دعا میں اخلاص اور حمد اور شکر مانگنا اور وحدانیت بیان

اور رغبت کرنا طرف اوسکے اور زاری کرنا اور ذلیل سمجھنا اپنے کو یہ سب عبادت

میں داخل ہیں **عن انس الدعا** ح العبادۃ رواہ الترمذی

روایت ہی انس سے دعا خلاصہ ہی عبادت کا نقل کی اسکو ترمذی نے **عن**

انی ہر نیت لیس شئی اگر کم علی اللہ من الدعاء رواہ الترمذی

روایت ہی ابی ہریرہ سے نہیں کوئی چیز بزرگ تر نزدیک اللہ کے دعا سے نقل

کی اسکو ترمذی نے **عن ابن عمر** ان الدعاء ینفع مما نزل وما لم

ینزل فعلمکم عبادا لله بالدعاء رواہ الترمذی روایت ہی ابن عمر

تحقیق دعا نفع کرتی ہی اوس چیز سے کہ اوتری اور اوس چیز سے کہ نہیں اوتری پس

لازم کرو اپنے پر ای بند و اللہ کے دعا کو نقل کی اسکو ترمذی نے **ف** یعنی اوتری

ہی کوئی بلا اور آفت دعا اوسکو دفع کر دیتی ہی اور دعا نفع دیتی ہی اوس بلا کو کہ نہیں

اوتری یعنی اسکو اترنے نہیں دیتی روکتی ہی **عن ابن عمر** من فتح لکم منکم

باب الدعاء ففتح لکم ابواب الرحمة وما سئل الله شیئاً یغنی حاجت

الیہ من ان یسأل العافیۃ رواہ الترمذی روایت ہی ابن عمر سے وہ شخص کہ

کھولا گیا واسطے اوسکے تم میں سے دروازہ دعا کا کھولے گئے واسطے اسکے دروازے

رحمت کے اور نہیں سوال کئے جاتی اللہ سے کوئی چیز یعنی بہت محبوب طرف اللہ کے

اس سے کہ سوال کیا جاو عافیت نقل کی اسکو ترمذی نے **ف** یعنی اللہ تعالیٰ سے

عافیت مانگنے کو بہت دوست رکھتا ہی اوس برابر اور چیز کے مانگنے کو دوست نہیں رکھتا

اور عافیت کے کئی معنی ہیں سلامتی تمام آفات اور بیماریوں سے بلا اور مکر و مہات
ظاہری و باطنی سے دنیا اور آخرت کے پس یہ شامل ہی سب بھلائیوں کو کہہ کے
اللّٰهُمَّ نَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ اور اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي
الدِّينِ وَالْ دُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اور مانند اسکے **عن** ابی ہریرۃ اَدْعُوْا لِلّٰهِ
وَ اَنْتُمْ مُّوَقِفُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِیْبُ دُعَاءَ مَنْ
قَلْبٌ غَافِلٌ لّٰہِ رواہ الترمذی روایت ہی ابی ہریرہ سے دعا مانگو اللہ
اور تم یقین رکھتے ہو ساتھ قبولیت کے اور جانو کہ اللہ نہیں قبول کرتا دعا کو دل غافل
کھینے والیکے یعنی غافل ہو اللہ سے اور مشغول ہو غیر خدا میں نقل کی اسکو ترمذی نے
عن سلمان اِنَّ رَبَّکُمْ حَتّٰی کَیْفَ یَسْتَجِیْبُ مِنْ عَبْدٍ اِذَا رَفَعَ يَدَیْهِ
اِلَیْهِ اَنْ یَّرُدَّهَا صَفَرًا رواہ الترمذی روایت ہی سلمان تحقیق پر گواہ
تمہارا بہت حیا مند کریم ہی حیا کرتا ہی بندوں سے اپنے جبکہ اٹھاتا ہی دونوں ہاتھ
اپنے طرف اوسکے یہ کہ پھرے انکو خالی نقل کی اسکو ترمذی نے **عن** ابی
ہریرۃ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُّسْتَجَابَاتٌ لَا شَکَّ فِیْہِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ
وَدَعْوَةُ الْمَسْأِفِرِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ رواہ الترمذی روایت ہی ابی
ہریرہ سے تین دعائیں قبول کئے جاتے ہیں نہیں شک اون میں دعا باپ کی
اور دعا مسافر کی اور دعا مظلوم کی نقل کی اسکو ترمذی نے **عن** ابی
سعید الخدری مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یَّدْعُوْا بِدَعْوَةِ لَیْسَ فِیْہَا اَنْتُمْ

وَلَا قِطْعَةً رَحِمَ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ بِمَا أَحْدَى ثَلَاثَ إِمَّا أَنْ يُعْجَلَ لَهُ
 دَعْوَتُهُ وَإِمَّا أَنْ يَدْخِرَ هَالِكًا فِي الْآخِرَةِ وَإِمَّا أَنْ يَصْرِفَ عَنْهُمْ مِنَ
 السُّوءِ مِثْلَهَا قَالُوا إِذَا أَنْكَرَ قَالَ اللَّهُ أَكْثَرُ نَبِينَ كَوْنِي مُسْلِمًا كَمَا عَامَلْتُ
 كَوْنِي كَمَا نَهَى سَامِعِينَ كَچھ گناہ اور نہ تو زمانا قی کا مگر کہ دنیا ہی اوسکو اللہ بسبب اس
 کے ایک تین چیزوں میں سے یا یہ کہ جلدی دی اوسکو مطلب اوسکا یا یہ کہ خیر
 کر رکھے دعا کو اسکے لئے آخرت میں اور یا یہ کہ پھر دیے اس سے بُرائی مانند
 اوسکے عرض کیا صحابہ نے اب بہت دعا کر گئے ہم لیئے اس لئے کہ برے فائدے
 دعا کے ہمنے سے فرمایا فضل اللہ کا بہت ہی نقل کی اسکو احمد نے باب الصوم
 سُورَةُ الْبَقَرَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ
 عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ أَيَا مَا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ
 مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ اِی لوگو جو ایمان لائے ہو
 لکھا گیا اور پر تمہارے روزہ جیسا لکھا گیا تھا اور پر اون لوگوں کے جو پہلے تم سے تھے
 شاید کہ تم پر نیز گاری کرو روزے دن گنتی کے پس جو کوئی ہو تم میں سے بیمار یا اون
 سفر کے پس گنتی ہی اور دونوں سے لیئے بیماری اور سفر سے روزے قضا ہوں تو
 اتنے روزے بعد رہے اِیة شَہْرِ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ
 هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ
 الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ مَنِ اسرار رمضان کا وہ جو اتارا گیا ہی بیچ اسکے قرآن مجید ہدایت

واسطے لوگوں کے اور دلیلیں ہدایت کی ہیں اور مجرب ہے پس جو کوئی حاضر ہو تم سے
 اس مہینے میں پس چاہئے کہ روزہ رکھے **ف** حق تعالیٰ شانہ مومنوں پر سال
 میں ایک مہینہ روزہ رمضان فرض کیا اسلام کی جو پانچ بناہیں اور دین کا گھر انہی
 پانچ ستون پر کھڑا ہے اُن سے ایک بزرگ عبادت خالصہ جو بے شائبہ ریادہ اور تہی
 ہی روزہ ہے۔ اور روزے کا حکم فرمانے سے مقصود حق تعالیٰ کا یہ ہے کہ مومنوں کو
 تقوا حاصل ہو یعنی بچاؤ اور روک رکھنا نفس کو اسکے خواہشوں اور شہوتوں سے
 جب آدمی روزہ اسکے احکام و ادب کے ساتھ رہتا ہے تو نفس کو اسکے خواہشوں سے
 روک دیا شکم کو کھانے پینے سے اور آنکھ کو بُرا دیکھنے اور بد نظری کرنے اور کان کو
 برا سننے اور ہاتھ پر کو گناہ کا کام کرنے اور زبان کو بُری بات اور لغو کہنے سے بلکہ
 دل کو بُرا خیال کرنے سے روک دیا اور نفس اس کا رام بنا ایسا کہ خدا و رسول کا جو حکم
 ہوا اس کا فرمان بردار بن گیا سال میں ایک بار بھی جب نفس کو روکنے کی عادت کرے
 تو اسکو سلیقہ آجاتا ہے کہ ہر جگہ اسکو روکے جب روزے سے اتنا بڑا فائدہ نفس کی پاک
 مقصود ہے کہ فلاح آخرت کا مدار پاک نفس کی ہی پس اسی لئے یہ فرض کبھی سا قہ نہیں
 ہوتا ہی حتیٰ کہ بیماری اور سفر میں چھوٹے ہوں تو بھی اسکو قضا کرنے کا حکم ہے جب تک
 قرآن مجید کو رمضان شریف میں نازل کیا معلوم ہوا کہ قرآن کی خدمت بیٹھے اسکو پڑھا
 اور سنا اس مہینے میں زیادہ کیا چاہئے اسی سبب رسول خدا نے تنقید کیا تراویح کا
 اصناف چند روز جماعت کر کے پھر نہ کر دای کہ قرآن میں اثنائت صریح ہیں کہ میں فرض

نہو جاوے عن عبد اللہ بن عمر و ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم قال الصیام والقرآن یشفعان للعبد یقول لصیام ائی رب
 انی منعته الطعم والشہوات بالنہار فشفعنی فیہ ویقول القرآن
 منعته النوم باللیل فشفعنی فیہ فیشفعان رواہ ابیہمقی روایت
 عبد اللہ بن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ اور قرآن
 شفاعت کرینگے بندے کے واسطے روزہ کہیگا یا رب میں نے اسکو کھانے اور ر
 کی چیزوں سے بے پانی اور جماع اور غیبت وغیرہ سے روکا تھا پس شفاعت قبول کر
 میری اور قرآن کہیگا اہی باز رکھا تھا میں اسکو نیند سے شبکو کہ وہ شب کو پرہتا اور نیند
 پس قبول کر شفاعت میری اسکے حق میں بھرق تعالیٰ قبول کرینگا شفاعت انکی
 لکھا ہی کہ رمضان کی شفاعت سے گناہ ٹینگے اور قرآن کی شفاعت سے بلند
 ٹینگے سبحان اللہ رمضان میں قرآن اترنے کی مناسبت کہا کہ امت بتلا رہی
 ہی الحمد للہ علی ذلک جانا چاہئے کہ روزہ رمضان کی فرہیت کا منکر کافر ہوتا ہی
 اور اسکو چھوڑنے والا سخت گنہگار۔ لکھا ہی کہ جو شخص کھاوے رمضان میں فصدا
 بلا عذر علی الاعلان اور بے خوف ہو کر قتل کیا جاوے عن ابی ہریرۃ
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل رمضان فتحت
 ابواب السماء وفی ہر وایۃ فتحت ابواب الجنۃ وعلقت ابواب
 جہنم وسلسلت الشیاطین وفی روایۃ فتحت ابواب الرحمۃ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے روزہ رکھا رمضان کا ایمان سے لینے سچ جانا ہو
شریعت کو اور اعتقاد رکھتا ہو رمضان کی فرضیت کا اور محض واسطے طلب ثواب کے
یعنی نہ لوگوں کے در سے اور نہ سنانے دیکھانے کے لئے رکھا تو بخشے جاوینگے اسکے لئے
پہلے گناہ۔ اور جو کوئی کھرا ہو رمضان میں ایمان سے اور واسطے طلب ثواب کے
بخشنے جائینگے اسکے پہلے گناہ اور جو کوئی کھرا ہو شب قدر میں ایمان سے یعنی ایمان رکھتا ہو
اسکے ہونے پر اور واسطے طلب ثواب کے تو بخشے جائینگے اسکے پہلے گناہ **و** اور
کھرا ہو رمضان میں یعنی رمضان کی راتوں میں تراویح پڑھے اور تلاوت قرآن
کرے اور ذکر کرے اور طواف و عمرہ کرے اور مانند انکے اور عبادتیں بجالا دے۔

اور کھرا ہو شب قدر کو۔ خواہ جانا اسکو یا نہ جانا **عن انس بن مالک قال**
دخل رمضان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان هذا الشهر
قد حضره و فيه ليلة خير من الف شهر من حرمها فقد حرم الخير
كله ولا يحرم خيره الا كل محروم رواه ابن ماجه روایت ہی انس بن
مالک سے کہ کہا داخل ہوا رمضان پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق
ایک مہینا آیا ہی تم پر اور اس میں ایک رات ہی بہتر ہزار مہینوں سے یعنی شب قدر
جو شخص کہ محروم رہا اس سے یعنی امین توفیق عبادت کی نحو ہی اور قیام بعض شب کا
بھی نہ کیا پس تحقیق بے نصیب یا ہر خبر سے اور بہین محروم کیا جاتا اسکی نیکی سے مگر جو
بے نصیب ہی نقل کی اسکی ابن ماجہ نے **و** آیا تمہارے پاس یعنی بس غنیمت جانا

اسکے آنے کو اور دن کو روزہ رکھو اور قیام کرو راتوں میں۔ اور کربے نصیب ہونے کو
 بے نصیب سعادت سے ہی اور اس چیز میں عبادت کا اسکو فوق نہیں دی جائے
 ہی عن سلمان الفارسی قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه
 وسلم في آخر يوم من شعبان فقال يا ايها الناس قد اظلم شهر عظيم
 شهر مبارك فيه ليلة خير من ألف شهر جعل الله صيامه فريضة
 وقيام ليله تطوعا من تقرب فيه بمحبة من الخير كان كمن أدى
 فريضة فيما سواه ومن أدى فريضة فيه كان كمن أدى سبعين
 فريضة فيما سواه وهو شهر الصبر والصبر ثوابه الجنة وشهر
 المواسات وشهر يزد فيه رزق المؤمن من فطر فيه صائما
 كان له مغفرة لذنوبه وعتق رقبة من النار وكان له مثل أجره من
 غير ان ينقص من أجره شيء قلنا يا رسول الله لئن كنا نجد ما
 ما نفطر به الصائم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعطي الله
 هذا الثواب من فطر صائما على مذقة لبن أو تمرقة أو شربة من ماء
 ومن اشبع صائما سقاه الله من حوضي شربة لا يظأ حتى يدخل
 الجنة وهو شهر أوله رحمة وأوسطه مغفرة وآخره عتق من النار
 ومن حقق عن فمكوك فيه غفر الله له واعتقه من النار
 روایت ہی سلمان فارسی سے کہ کہا خطبہ فرمایا محمد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

بیچ آخر دن شعبان کے یعنی خطبہ جمعہ کا یا وعظ کا پھر فرمایا اسی لوگو کو تحقیق سایہ والا
 تم پر بزرگ مہینا یعنی قریب آیا رمضان یہ مہینا ہی تیری برکت والا اور اس میں
 ایک رات ہی بہتر نزار مہینے سے یعنی شب قدر۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کے روزے
 فرض کیا اور نفل چھہر یا اسمین قیام رات کا جو کوئی نزدیک دہوند ہے اللہ کی اس میں
 کسی نیک نفل کے یعنی اقسام نفل سے تو یہ اسکے مانند ہی کہ ادا کیا فرض ہوگا
 رمضان کے یعنی نفل کا ایسا ثواب ہوتا ہی جیسے فرض کا اور دونوں میں اور جسے ادا
 فرض رمضان میں یعنی بدنی یا مالی تو ہوتا ہی مانند اسکے کہ ادا کئے ستر فرض غیر رضا
 میں اور وہ مہینا صبر کا ہی اور صبر کا ثواب بہت ہی۔ اور مہینا غمخواری کا ہی اور
 مہینا رزق زیادہ ہو سکتا ہی۔ اور مومن خواہ غنی ہو یا فقیر جسے افطار کر دیا رمضان
 میں روزہ دار کو کسب حلال سے ہوتا ہی اسکے لئے سبب گناہوں کی بخشش کا اور سبب
 آتش دوزخ سے آزاد ہو سکتا اور ہوگا اسکے واسطے ثواب مانند ثواب روزہ دار کے
 بغیر اسکے کہ کم ہو اسکے ثواب سے کچھ۔ کہا ہے یا رسول اللہ نہیں ہی ہر شخص ہمارے
 ایسا کہ دوسرے کو افطار کر دالے کی طاقت رکھے پس فرمایا حضرت نے کہ دیتا ہی
 اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو کہ افطار کر دے روزہ دار کو ایک گھنٹہ دو دو
 یا تکرار کچھ روکا یا ایک چلو پانی اور جو شخص کہ پت بھر دیگا روزہ دار کا پلا دیگا اس کو اللہ
 حرم کو ترے میرے پانی کہ نہ پیسا ہوگا داخل بہشت ہوے تک اور یہ مہینا ایسا ہی
 کہ پہلا دما اس کا رحمت ہی اور بیچ کا دما گناہوں کی بخشش کے ایام ہیں ادا آخری دما

آزادی ہی دوزخ سے یعنی یہ تینوں چیزیں مومن کے لئے ہوتے ہیں کافروں کے لئے
 اور جس نے ہلکا کیا بوجہ نوزد ہی غلام سے رمضان میں بخشا ہی اس کو اللہ تعالیٰ اور آزاد
 کرنا ہی اس کو اگ سے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کل عمل ابنِ یضاعف حسنة بعشر أمثالها إلى سبعة أضعاف
 ضعف قال الله تعالى لا الصوم فانزلني وأنا أجزي به يدع
 شهوته وطعامه من أجلی روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابن آدم کی ہر نیکی وہ چند سے ساٹھ تک زیادہ کی جاتی
 ہی مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہی اور میں ہی اسکی جزا دو گنا۔ چھوڑتا ہی روزہ
 اپنی خواہش اور کھانا میرے لئے **ف** ایک نیکی کے جو دس نیکیاں لکھی جاتی
 ہیں یہ ادنیٰ درجہ ہی اور زیادہ کی جاتی ہی ساٹھ حصہ تک بسبب بہت ریاست
 اور صدق نیت اور خلوص کے بلکہ بعض جاے اس سے بھی زیادہ ثواب ملتا ہی
 جیسا کہ آیا ہی کہ مکہ میں ایک نیکی کے لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں مگر روزہ کہ ثواب
 بے نہایت ہی اسکا مقدار سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا ہی اتنے ثواب کا سبب
 یہ کہ روزہ خالص اللہ ہی کے لئے ہوتا ہی ریا کو اس میں دخل نہیں بخلاف اور عبادت
 اس پر اسے فرمایا **انہ** لینی کہ وہ خاص میرے لئے ہی دوسرا سبب یہ کہ روزے
 میں نفس کشی اور بری ریاضت ہی کہ روزہ دار محض اللہ کی خوشنودی کیو
 کھانا پانی جماع اور دوسری شہوتیں چھوڑ دیتا ہی اپنے نفس کو روک دیتا ہی

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کم من صائم لیس کم من صیامہ الا الظما وکم من قائم لیس کم
من قیامہ الا السهر رواہ الذریعی روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا کہ
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت روزہ دار ہیں کہ نہیں انکو حاصل
 انکے روزے سے کچھ نگر پیاس اور کتنے شب زندہ دار ہیں کہ نہیں انکو اس سے
 کچھ مگر جگنا ف یعنی جو شخص روزہ رکھے اور نیت خالص خدا کے واسطے نہ تو
 یا نہ بچا وے اعضو نکو گنا ہوں سے خصوصاً بان کو جھوٹ اور غیبت اور لڑائی
 جھگڑ گالی گلوچ اور جھوٹی گواہی اور بہتان اور ایسے ہی بد باتوں سے تو اسکو
 بھوک پیاس کے سواے اور کچھ ثواب نہیں اگرچہ فرض ساقط ہوتا ہی اور
 اس طرح شب کا قیام بغیر حضور دل یا دنیا کے کام کے واسطے ہو کچھ ثواب نہیں جیسے
 نماز بے جماعت بے عذر پڑے یا غضب کی زمین میں پڑے یا حج و زکوٰۃ بھی خالصاً
 لیلہ نہوں بلکہ نام و نشان کے واسطے تو کچھ ثواب نہیں سوا نقصان مال اور رنج
 بدن کے پس چاہئے کہ روزہ کی حالت میں دل اور اعضو نکو گنا ہوں بہت بچاؤ
 جاتا چاہئے کہ نفل روزے جو سنت ہیں جیسے ہر چہ میں ایام میض کے تین روزے
 اور نوں روزے ذی الحجہ میں پہلی سے نوں تک یا فقط نوں کا اور ایک یا دو
 روزے عاشوریکے اور ایک روزہ شعبان کی پندرہویں کا اور چھ روزہ شوال
 کے سوا سبھی ثواب بہت ہی **عن ابی ہریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ بَعَدَهُ اللَّهُ مِنْ جَهَنَّمَ
 كَبَعْدِ غَرَابِ طَائِرٍ وَهُوَ فَرَّخٌ حَتَّى مَاتَ مِنْ مَرَارٍ وَأَهْ أَحْمَدُ رَوَاتِ
 ہئی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ روزہ رکھے
 بکدرن واسطے خوشی اللہ کے تو دور رکھتا ہئی اسکو اللہ تعالیٰ دوزخ سے مانند
 دور رکھے اور تے کو سے کہ اور وہ ہو بچہ یہاں تک کہ پورے ماہوں کے مر جاوے
 نقل کی یہ احمد نے **ف** کہتے ہین کہ کو سے کی عمر ہزار برس کی ہوتی پس اگر
 کو ابتدا سے عمر سے اخیر عمر تک اور تار ہے تو دیکھا جائے کہ کس قدر مسافت طی
 کر گیا جتنی وہ مسافت طی کر گیا اتنا ہی اللہ تعالیٰ روزہ دار کو دوزخ سے دور
 کر گیا بیہقی سے منقول ہئی کہ حضرت نے فرمایا روزہ دار کی نیند عبادت ہئی اور
 خموشی تسبیح اور عمل نیک اسکا دو گنا۔ اور دعا اسکی مقبول اور گناہ بخشا گیا
 اور طہرائی نے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق اللہ کے لئے ایک خزانہ
 ہئی کہ اسپر ایسی نعمتین دہری ہین کہ نہ کسی کے آنکھیں دیکھی ہین نہ کان سنے اور نہ
 کسی کے دل میں انکا خطرہ ہو اسوا سپر ہین جھینگے مگر روزہ دار اور بیہقی نے کہا کہ
 حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر کو فرمایا کہ خبر دے اپنی
 قوم کو کہ جو بندہ ایک روز محض اللہ کی خوشی کے لئے روزہ رکھے تندرست کرنا ہو
 اسکا جسم اور بہت دیا ہوں اور خطیب نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص نفل روزہ
 رکھے اور نہ مطلع ہو اسپر کوئی تو اللہ تعالیٰ اسکو جنت دینے کے سوا اور کسی تواب

راضی نہیں ہوتا ہی **باب الزکوۃ** سورة ال عمران ولا تحسبن

الَّذِينَ يَخْلَوْنَ بِإِثْمِهِمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرٌ لَّهُمْ بَلْ هُمْ شَرٌّ لَّهُمْ

سَيُطَوَّقُونَ مَا يَخْلَوْنَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ اور نہ گمان کریں وہ لوگ کہ بخیلی کرتے ہیں ساتھ اس چیز

کے کہ دیباہی انکو اللہ نے فضل سے اپنے یہ بخل بہتری واسطے اونکے بلکہ وہ براہی

واسطے اونکے البتہ طوق پہناے جاوینگے وہ چیز کہ بخیلی کی ہی ساتھ اوسکے دن

قیامت کے اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھ چھوڑ گئے آسمانوں والے اور زمین والے

اور اللہ ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو خبردار ہی **ف** جو لوگ اللہ کے دئے ہوے

مال میں بخیلی کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ بخل کرنے میں مال جمع ہوتا ہی یہ بات یوں

نہیں بلکہ بخل کرنا برا ہی واسطے اونکے کہ دنیا میں برکت مال کی کھوتا ہی اور آخرت

میں سبب عذاب کا ہوتا ہی **س** زکوۃ مال بدر کن کہ فضلہ رزراہ چو باغبان

برویشتر وہ انگور تو قریب ہی کہ مال بے زکوۃ قیامت کے دن طوق کیا جاوے گا

حدیث شریف میں آیا ہی کہ جسکو حق تعالیٰ نے مال دیا اوسے بخیلی سے زکوۃ نہ نکالا

قیامت کے دن اوسکے مال کو سانپ کی صورت بنا کر اوسکے گردن میں لٹکا دیں گے

کہ وہ دونو جانب سے منہہ اوسکا کاٹے گا اور کہے گا کہ میں وہ مال ہوں تیرا کہ جس پر دنیا

میں تولا فزن تھا اور وہ خزانہ ہوں تیرا کہ جبر فخر کرتا تھا اور واسطے اللہ کے ہی

جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں آسمان اور زمین میں معلوم کیجئے کہ سب اہل آسمان و زمین جاوینگے

اور تمام مال بے دعوا مدعیوں سے اور بے نزع منازعون سے واسطے اوسے احد الاثر
 رہجا دیگا اور حق تعالیٰ فرماو یجالیٰ الملائکۃ الیوم للہ الواحد القهار اور ب
 مال اللہ ہی کا ہی مگر عاریۃ چند روز و یا ہی واسطے امتحان کے کہ رضا مندی میں
 پروردگار کے خرج چاہی یا بخیل کر تائی یا اللہ سب مالداروں کو زکوۃ کی توفیق دے
 اور عذاب دردناک کے بجا آمین سورۃ النساء الذین ینخلون و یامرؤن
 الناس بالخیل و یمقون ما اثمہم اللہ من فضل و اعتدنا للکفرین
 عذابا مہینا و الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ و لا یؤمنون
 باللہ و بالیوم الآخر و من یکن الشیطن کفر نیا فساء قریبا وہ لوگ
 جو بخیل کرتے ہیں اور حکم کرتے ہیں لوگوں کو ساتھ بخیل کے اور چھپاتے ہیں وہ چیز کہ
 دیا ہی انکو اللہ نے فضل سے اپنے اور تیار کیا ہی بننے واسطے کافروں کے عذاب
 رسوا کر نیوالا اور جو لوگ کہ خرچ کرتے ہیں مال اپنا دیکھا نیکی لوگوں کے اور نہیں ایمان
 لائے ساتھ اللہ کے اور نہ دن پچھلے کے اور جو کوئی کہ ہوو شیطان واسطے او
 ہمیشہ پس برائی ہمیشہ جو لوگ خرچ کرنے میں مال کے بخیل کرتے ہیں اور
 لوگوں کو بھی کھاتے ہیں اور اللہ صاحب نے اپنے فضل و عنایت سے جو کچھ دیا
 چھپاتے ہیں یعنی خرچ نہیں کرتے اور کفران نعمت کرتے ہیں پس واسطے اون لوگوں کے
 وہ سخت عذاب ہی کہ واسطے کافروں کے تیار کر رکھا ہی اور معلوم کیا چاہئے جو لوگ مال
 اپنا واسطے بتلانے لوگوں کے خرچ کرتے ہیں اور واسطے نام آوری کے وہ لوگ ایمان

بہنیں لائے اللہ پر کہ غلو صریح سے واسطے رضامندی اوسکے خرچ کرین اور جو چھ
 ثواب ہی پاوین پس واسطے اونکے شیطان ہمیشہ ہو پس جب شیطان ہمیشہ اور ہم
 صحبت ہو پھر کہاں ہی واسطے اسکے رضامندی چہاں اللہ کی پس ایوں پر ہم
 کیا جاتے سورۃ الاعراف وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَاءَ كَذِبُهَا
 الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ اور رحمت
 میری سمائی ہر چیز کو پس البتہ لکھو نگاہیں اوسکو واسطے اون لوگوں کے کہ پرہیز گاری
 کرتے ہیں اور دیتے ہیں زکوۃ اور جو لوگ کہ وہ ساتھ نشانیاں ہمارا ایمان لاتے
 ہیں **ف** یعنی جو مومن پرہیز گاری کرتا ہی اور دیتا ہی زکوۃ رحمت خاص ہی
 واسطے اسکے کیونکہ خرچ کرنا مال کا نہایت دشوار ہوتا ہی نفس پر پس غمازش نفس کو
 چھوڑ کر رضامندی میں اللہ کے خرچ کرتا ہی اور خوشنودی اپنے پروردگار کی
 چہاں ہی سورۃ التوبۃ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوا
 وَأَخْصِرْهُمْ وَأَقْعُدُوا لَهُمْ كُلٌّ مِّنْ رَّدِّ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ
 وَآتُوا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ پس مارو مشرکوں کو جلا
 پاؤ اور پکڑو اور گھیرو اور انکو اور بیٹھو واسطے اونکے ہر پوشیدہ جگہ پس اگر توبہ کرین
 اور قایم کرین نماز کو اور دین زکوۃ پس چھوڑ دو راہ اکل تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان
 ہی **ف** یعنی پروردگار نے مشرکوں کو قتل کرنا اور قید کرنا اور قابو میں پکڑنیکا
 حکم فرمایا حسب اپنے شرک سے باز آئے اور قایم کئے نماز اور ادا کئے زکوۃ تو حکم فرمایا

چھوڑ دو اور انکو جہان چاہیں ہیں اور امن پائے قید و قتل سے اس آیت شریف
 میں تین چیز کا حکم ایک ہی ذہب پر فرمایا کہ شرک سے باز آنے اور نماز قائم کرنے
 اور زکوۃ دینے کا جب یہ تینوں میں سے کسی ایک کو چھوڑ دیگا وہی وعید میں
 داخل ہوگا جو مذکور ہوا چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے خلافت میں
 تارک زکوۃ سے جہاد فرمایا یہی تفصیل اوسکی آئندہ آویگی لوگوں کو زکوۃ دینے
 میں مستی اور بخیلی مت کرو ایۃ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ
 فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَنَفَصُ الْأَيَّاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ پس اگر توبہ کریں
 اور قائم رکھیں نماز کو اور دین زکوۃ پس بھائی ہیں تمہارے ہیں بیچ دین کے اور
 مفصل بیان کرتے ہیں ہم نشانیاں واسطے اوس قوم کے کہ جانتے ہیں ف
 پروردگار عالم مشرکوں کے شان میں فرمایا کہ اگر توبہ کریں اپنے کفر اور شرک سے
 اور قائم کریں نماز اور دیویں زکوۃ پس بھائی ہیں تمہارے دین میں پس معلوم
 ہوا جو شخص نماز پڑھے اور زکوۃ دے بھائی ہیں جاتا رہا گو کہ اپنے کفر سے ہٹاؤ
 جب تک نماز نہ ادا کرے اور زکوۃ نہ دے پورا مسلمان نہیں ہوتا ایۃ وَالَّذِينَ
 يَكْتُمُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَفْقَهُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلْيَشْرِكْ
 بِعَذَابِ النَّارِ يَوْمَ يُخْتَلَفُ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ
 وَظُهُورُهُمْ هَٰذَا مَا كُنْتُمْ لَا تَفْقَهُوْنَ فَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ
 اور جو لوگ جمع کرتے ہیں سونا اور چاندی اور نہیں خرچ کرتے اوسکو بیچ راہ اللہ

پس خوشخبری دے او کو ساتھ عذاب و دردینے والے کے جسدان گرم کیا جاوے گا
 اوپر اوسکے سچ آگ دوزخ کے پس داغ دے جاوینگے ساتھ اوسکے پیشانیوں پر
 اور پہلو پرانکے اور پیٹوں پر اونکے اور کہا جاوے یہ ہی جو جمع کیا تھے واسطے اپنے
 جانوں کے پس چکو جو کچھ تھے تم جمع کرتے **ف** اور جو لوگ حرص اور بخل کے سبب
 جمع کر رکھتے ہیں سونا اور روپا اور زکوۃ نہیں ادا کرتے اونکا پس واسطے انکے قیامت
 میں عذاب ہی دکھ دینے والا یعنی آگ سلگانے جاوے گی مالوں پر اونکے سچ آتش
 دوزخ کے پس داغ دیوینگے ساتھ اس درہم و دینار سوزان کے پیشانیوں پر
 کہ فقر کو دیکھ کر چین بچیں ہوتے تھے اور داغ دیوینگے پہلو پرانکے کہ درویشوں سے
 پہلو تھی کرتے تھے اور داغ دیوینگے پیٹوں پر اونکے کہ مسکینوں سے پیٹھ پھیرتے تھے
 کہ اشرف اعضاء ظاہرہ ہی تین ہیں پس یہ تینوں اوس دن عذاب کیا جاوینگے
 اور کہینگے فرشتہ عذاب کہ یہ عذاب وہ ہی جو جمع کئے تھے تم واسطے منفعت اپنے
 دنیا میں آمد زکوۃ اوسکی نہیں دیتے تھے اور آج وہ سبب تمہارے مضرت کا ہوا
 اور جان پر تمہارے بلا لایا پس چکو تم وہاں اوسکا کہ جمع کر رکھے تھے تم واسطے اپنے
 جانوں کے **س** ایک دانہ فقیر کو دینا جو جمع سے خرمنوں کے بہتری و زری
 کما نیکو اور دینے کو کہ جب رکھیں سنگ و زر برابر ہی **س** خور و پوش و بخشا
 و راحت رسان کہ نگاہ چہ میداری زیر کسان و زراہیر خداوند بودای پس
 برای بہادون چہ سنگ و چہ زر تو جب عذاب میں مبتلا ہو دینگے اور افسوس کس گنگے

زکوۃ نہ دینے پر کیا فائدہ ہوگا پس چاہئے کہ مالدار اپنے مال کی زکوۃ پوری ادا کرے
 اور بخیلی نہ کرے اور عذاب مذکور سے بچے سورۃ الروم وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ رَبِّا
 لِيُزَكِّيَ فِيْ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَزُوْا عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكٰوةٍ تَزِيْدُ
 وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُصْحِفُوْنَ اور جو کچھ دیتے ہو تم سود کو تاکہ بڑھے
 بیچ مالوں لوگوں کے پس نہیں بڑھتا نزدیکی اللہ کے اور جو کچھ دیتے ہو تم زکوۃ سے
 ارادہ کرتے ہو تم رضامندی اللہ کی پس یہ لوگ وہ ہیں دوگنا کر نیوالے **ف**
 یعنی مال سود کو دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ بڑھتا ہی مال اوس سے فی الحقیقت نہیں بڑھتا
 اور برکت اوسکی اور تمہاری ہی اگر حیکۃ ظاہر کچھ ایک بڑھے مگر آئندہ اسکو زوال ہی اور
 جو کچھ دیتے ہیں زکوۃ سے یا صدقے سے کہ اسکے دینے میں ارادہ کرتے ہیں رضامندی
 اللہ کی اور دینے میں دیا نہیں کرنے یا امید بدلے کی نہیں رکھتے پس واسطے انکے
 جو کچھ دیتے ہیں دوگنا کیا جاوے گا کہ ایک کا دس حصے ثواب پاویں گے بلکہ زیادہ
 اوس سے ایسی نعمت عظمی کہ جس میں ایک کو دس یا اور زیادہ حاصل ہو جو چھوڑے
 بخیلی کرنے ہیں اور زکوۃ ادا نہیں کرتے پس ایسے لوگ سوا افسوس و پشیمانی
 کے کچھ فائدہ نہ پاویں گے سورۃ فصلت الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ
 بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُوْنَ وہ لوگ کہ نہیں دیتے زکوۃ اور وہ ساتھ آخرت کے
 وہ کافر ہیں **ف** جو لوگ زکوۃ نہیں دیتے وہ آخرت کے منکر ہیں یعنی خدا کو
 زکوۃ نہیں دینے والوں کو منکر ان آخرت فرمایا اس واسطے زکوۃ اور نفقہ نہیں دیتے

کہ جزا قیامت میں ملنے کا اعتبار نہیں کرتے پس جو شخص زکوۃ نہیں دیا گو یا کہ وہ
اون میں سے ہی کیونکہ خرچ کرنا مال کا نفس پر سخت شکل ہوتا ہی جو مالدار کہ زکوۃ
نہیں دیتا اور سخاوت نہیں کرتا مانند اوس تن کے ہی کہ جان نہیں رکھتا اور
مانند اوس درخت کے کہ پھل نہیں لاتا **س** جو کہ مسک ہی اور تو نگری؟
تن ہیجان درخت ہے برہی سورۃ الحديد الَّذِينَ يَخْلَوْنَ وَيَأْمُرُونَ
النَّاسَ بِالْخَيْرِ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ جو بخل کرتے
ہیں اور حکم کرتے ہیں لوگوں کو ساتھ بخل کے اور جو کوئی پھر جاوے پس تحقیق
اللہ وہ ہی ہے پروا تعریف کے گیا **ف** جو لوگ بخیلی کرتے ہیں باوجودیکہ
مال و اسباب رکھتے ہیں اور براہ خدا نہیں دیتے اور باوجود اپنی بخیلی کے حکم کرتے
ہیں لوگوں کو ساتھ بخیلی کے اور جو کوئی پھر جاوے براہ خدا زکوۃ دینے سے پس تحقیق
اللہ وہی ہی ہے پروا اوس شخص سے اور اسکے مال سے اگر کوئی زکوۃ نہ دیکھا جاوے
مالدار ہی کے تو اس نے خود ہلاک کیا اپنی جان کو **عن** ابی ہریرۃ مامز
صاحبِ ذهب و لا فضة لا تؤدنی منها حقها الا اذا کان یوم
القیمة صفت له صفائح من نار فاعلم علیہا فی نار جہنم مبلو
بہا جنبہ وجینہ وظہرہ کلما ردت اعیدت لہ فی یوم
کان مقداره خمسین الف سنۃ حتی یقضى بین العباد
فی رب سبیلکم اثم الی الجنة و اما الی النار رواہ مسلم وایت ہی

ابی ہریرہ سے نہیں کوئی سوہنا رکھنے والا اور نہ چاندی رکھنے والا کہ نہ ادا کرے اور
حق اوسکا جو زکوۃ ہی مگر جبکہ ہوگا دن قیامت کا بنائے جاوینگے واسطے اوسکے
تختیان لگ کے پس گرم کئے جاوینگے اور اوسکے چچ لگ جہنم کے پس داغ دئے جاوینگے
ساتھ اوس تختوں کے پہلو پر اوسکے اور پیشانی پر اوسکے اور پیٹھ پر اوسکے جبکہ
جدا کئے جاوینگے والے جاوینگے واسطے اوسکے اوسدن میں کہ ہی مقدار اوسکے
پچاس ہزار برس کی یہاں تک کہ حکم کیا جاوے درمیان بندوں کے پس دیکھے
راہ اپنی یا طرف بہشت کے یا طرف دوزخ کے نقل کیا اسکو مسلم نے **ف** یعنی
جبکہ تھندی ہو جاوینگے تختے تو لگ میں والے جاوینگے گرم کرنے کے لئے اور
نخال کر بھر داغ دینگے ہمیشہ بوہتی کرتے رہینگے اوسدن تک کہ مقدار اوسکے پچاس
ہزار برس کی ہی بسے کافروں کو قیامت کا روز ایسا دراز معلوم ہوگا اور باقی
گنہگاروں کو بھی دراز معلوم ہوگا بقدر گناہان اوسکے اور مومن کامل کو وہ دن
بقدر دور کعبتوں نماز کے معنوم ہوگا اور دیکھے راہ اپنی طرف جنت کے یعنی اوسکے
ذمے پر اور گناہ نہ ہو دے سوائے ترک زکوۃ کے تو یہ عذاب ترک زکوۃ کا ہوگا
اور داخل بہشت ہوگا اور یا طرف دوزخ کے یعنی اوسکے ذمے پر اور دوسرے گناہ
ہو گے یا اس عذاب گناہ ترک زکوۃ کا نہ چھڑکجا داخل دوزخ ہوگا اس میں اشارہ
ہی طرف اسکے کہ زکوۃ نہ دینے والے عذاب میں ہونگے اور باقی خلق حساب میں
عندہ من اتاہ اللہ ماکہ فلم یوقر زکوۃ یشل لہ یوم القیمۃ

لہ وہ
زکوۃ
اور
ما
میں
رو
تے
ت
یکہ
رہے
بق
باوجود
ن
م
م
م

شَجَاعًا أَرَعَ لَهُ زَيْنَبَانِ يَطْوِقُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلَهْفَرْمَتِيهِ
 يَعْتَنِي شَدِيدَةً ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالِكٌ أَنَا كَزَيْدٌ ثُمَّ تَلَاوَهُ لَا يَخْشَبَنَّ الَّذِينَ
 يَجْلُونَ الْآيَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ جِسْ شَخْصٍ كُوْدِيَ اللَّهُ نَالِ بِسْ نَدَاوَا كِيَا زَكُوْة
 اوسکا بنایا جاوے اوسکے لئے مال اوسکا قیامت کے دن سانپ گنجہ واسطے اوسکے
 ہونگے دو نقطے سیاہ انکھوں پر بطور طوق کے ڈالے جاویگا قیامت کے دن
 پھر کچھ گچا دو نو طرفین مونہہ کو اوسکے لیئے دو نو جہرے اوسکے پھر کھینگی میں ہوں
 مال تیرا میں ہوں خزانہ تیرا پھر تیری یہ آیت اور نہ گمان کرے وہ لوگ کہ بخل کرنے
 میں آخر آیت تک روایت کی اسکو بخاری نے **ف** سانپ گنجہ لیئے اوسکے
 سر پر بال نہیں ہونگے یہ علامت ہی بہت زہر دار کی اور ورازی عمر کی اور جمال
 کہ زکوۃ ادا نہیں کرتے ہیں وہ سانپ ہو کر بطور طوق کے گردن میں پریگا اور جب
 ایک بار کاٹیگا زہر سے اوسکے ستر برس چنچ مارتا رہیگا اور اسمی طرح قیامت کا دن
 پورا ہوئے تک لیئے پچاس ہزار برس تک عذاب میں گرفتار رہیگا بعد اوسکے خدا
 جانے کہا ہوگا **ع** ابی ذر قال ما من رجل يكون له ابل او
 بقرا او غنم الا يودني حقه الا اتي بها يوم القيمة اعظم ما يكون
 واسمه تطاؤه باخفافها وتنطه بقر ونها كلما جازت اخرها
 ردت عليه او كما حشي يقضي بين الناس متفق عليه
 روایت ہی ابی ذر سے فرمایا نہیں کوئی شخص کہ ہوں واسطے اوسکے اونٹ

یا گاہے یا بکری نہ دے حق اونکا اگر کہ لائے جاوینگے وہ دن قیامت کے اس
 حال میں کہ وہ بہت ترے ہونگے اور بہت موٹے کھلیں گے اوسکو ساتھ پاؤں
 اپنے اور مارینگے ساتھ سگون اپنے جبکہ گزریں گے آخر انکے لائے جاوینگے اس پر پہلے
 اونکے یہاں تک کہ حکم کیا جاوے درمیان آدمیوں کے روایت کی اسکو بخاری
 اور مسلم نے **ف** یعنی جب پہلا جانور کچلیگا اور مارے گا دوسرا اونکا کچلیگا اور مارے گا
 اور ایسا ہی ہر جانور اپنی باری کے موافق کرے گا جب سب جانور پورے ہو چکے پھر
 پہلے جانور سے کچلنا اور مارنا شروع ہو گا یہاں تک کہ حساب خلافت کا پورا ہو گا
 مقداد بن اسحاق بن زرارہ بن کلابی اس طرح عذاب ہوتا رہے گا **عن** جریر بن عبد
 اللہ **اِذَا اَتَاكُمْ الْمَصَدِّقُ فَلْيَصْدِقْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ**
 روایت ہی جریر بن عبد اللہ سے جبکہ آوے تمہارے پاس زکوۃ لینے والا پس
 چاہئے کہ پھیرے وہ تم سے اوس حالت میں کہ وہ تم سے راضی ہو روایت کی اسکو
 مسلم نے **ف** یعنی امام کے طرف سے آتا ہی کہ جبکو ساعی اور عامل کہتے ہیں
 وہ جب آوے تمہارے پاس واسطے زکوۃ وصول کرنے کے زکوۃ پوری ادا کر
 تاکہ وہ تم سے راضی ہو اور زمانے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت
 ابابکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے خلافت میں بھی دستور تھا کہ عالم کو
 روانہ فرماتے اور مالداروں سے زکوۃ وصول کر کے بیت المال میں داخل کرتے
عن ابن عباس قال لما نزلت هذه الآية والذين يكتزون

الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كَبَّرَ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ عُمَرُ أَنَا أَفْرَحُ عَنْكُمْ
 فَأَنْطَلِقُ فَقَالَ يَا بَنِي اللَّهِ إِنَّهُ كَبَّرَ عَلَى أَصْحَابِكَ هَذِهِ آيَةٌ فَقَالَ
 إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكَاةَ إِلَّا لِيُطِيبَ مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ وَأَمَّا
 فَرَضُ الْمَوْلَانِثِ وَذِكْرُ كَلِمَةٍ لِيَكُونَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ فَقَالَ فَكَبَّرَ عُمَرُ
 ثُمَّ قَالَ لَهُ أَلَا أَخْبَرْتُكَ مَا يَكْتُمُ الْمَرْءُ الصَّالِحَةُ إِذَا انْظُرَ إِلَى نِسَاءِ
 سِتْرَتِهِ وَإِذَا أَمْرَهَا طَاعَتَهُ وَإِذَا غَابَ عَنْهَا حِفْظَتَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
 رَوَيْتُ هِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ كَهَّابًا تَرَى بَيْتَ آيَةٍ أَوْ جَوَلُوكَ جَمْعُ كَرْتَةٍ هِيَ سَوْنَا
 أَوْ رَوَاهُ بَجَارِي هُوَ بَيْتُ آيَةٍ سَلَامُونَ بِرِيسٍ كَهَّابُ عُمَرُ كَهَّابُ عُمَرُ كَهَّابُ عُمَرُ
 تَمَّ سَمِعْتُ عُمَرَ سَمِعْتُ كَهَّابًا تَرَى بَيْتَ آيَةٍ سَلَامُونَ بِرِيسٍ كَهَّابُ عُمَرُ
 آيَةٍ سَمِعْتُ عُمَرَ سَمِعْتُ كَهَّابًا تَرَى بَيْتَ آيَةٍ سَلَامُونَ بِرِيسٍ كَهَّابُ عُمَرُ
 كَوَّكُ بَاقِي رَمَاهِي مَالُونَ سَمِعْتُ كَهَّابًا تَرَى بَيْتَ آيَةٍ سَلَامُونَ بِرِيسٍ
 أَوْ ذَكَرَ كَيْفَ كَلِمَةٍ كَهَّابُ عُمَرُ كَهَّابُ عُمَرُ كَهَّابُ عُمَرُ كَهَّابُ عُمَرُ
 عَبَّاسُ سَمِعْتُ كَهَّابًا تَرَى بَيْتَ آيَةٍ سَلَامُونَ بِرِيسٍ كَهَّابُ عُمَرُ
 كَرْنِ مِينَ مَالِ كَهَّابُ عُمَرُ كَهَّابُ عُمَرُ كَهَّابُ عُمَرُ كَهَّابُ عُمَرُ
 مَخْرُودُونَ مِينَ تَجْحُوكَ سَامِعُ بَيْتِ آيَةٍ سَلَامُونَ بِرِيسٍ كَهَّابُ عُمَرُ
 عَوْرَتِ نَيْكُحَتِ جَبَّ كَهَّابُ عُمَرُ كَهَّابُ عُمَرُ كَهَّابُ عُمَرُ كَهَّابُ عُمَرُ
 أَوْ سَمِعْتُ فَرْمَانَ بَرَوَارِي كَرْنِ أَوْ سَمِعْتُ فَرْمَانَ بَرَوَارِي كَرْنِ

اوسکی روایت کی اسکو ابو داؤد نے **ف** جب حضرت نے صحابہ سے بیان فرمایا
 کہ جمع کرنا مال کا منع نہیں جب تک کہ زکوۃ ادا کرتے رہیں اور دیکھا خوش ہونا صحابہ
 بسبب مال جمع کرنے کے اور رغبت دلائے اونکو طرف اوس چیز کے کہ وہ بہتری
 مال سے کہ وہ عورت ہی نکلیجے اور خوبصورت اس لئے کہ سونا روپا نہیں نفع دیتا
 مگر بعد خرچ کر نیکی بخلاف بی بی کے کہ وہ جب تک ساتھ تیرے ہی رفیق تیری ہی
 دیکھتا ہی تو خوش کرتی ہی تجھکو اور حاجت روائی تیری ہوتی ہی اوس سے اور اہل
 کرتی ہی تیری **عن** ابی ہریرۃ قال لما توفی النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم واستخلف ابوبکر بعثہ وکفر من کفر من العرب قال عمر بن
 الخطاب کبیری کفیف تقاتل الناس وقد قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ
 فمن قال لا الہ الا اللہ عصم منی ماله ونفسه الا بحقه وحسابہ
 علی اللہ فقال ابوبکر واللہ لا قاتلن من فرق بین الصلوۃ والزکوۃ
 فان الزکوۃ حق المال واللہ لو منعونی عینا فاکانوا یؤدونها لوالی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقائلتہم علی منعہا قال عمر
 فواللہ ما ہوا الا رأیت ان اللہ شرح صدری انی بکر للقتال فعمرت
 انہ الحق متفق علیہ روایت ہی ہریرہ سے کہ کہا جبکہ وفات ہوئی بنی
 صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خلیفہ ہوئے ابوبکر بعد اچے اور کافر ہونے وہ لوگ کہ

کافر ہوئے عرب کہا عمر بن خطابؓ ابی بکر کو بیٹے جبکہ انہوں نے ارادہ کر لیا کیا
 کس طرح کرتے ہو تم لوگوں سے اور حالانکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
 حکم کیا گیا ہوں میں یہ کہ زون میں لوگوں سے یہاں تک کہ کہیں لا الہ الا اللہ
 پس جس نے کہا لا الہ الا اللہ بجا یا مجھ سے مال اپنا اور جان اپنا گر ساتھ حق اسلام
 اور حساب اور سکا اللہ پر ہی پس کہا ابو بکر قسم ہی اللہ کی البتہ زون کا اس سے
 کہ فرق کرے درمیان نماز اور زکوۃ کے پس تحقیق زکوۃ حق مال کا ہی قسم ہی
 اللہ کی اگر نہ دینگے مجھ کو بکر بکا کہ تھے ادا کرتے اس کو طرف رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کی البتہ زون کا میں اون سے نہ دینے پر اوسکے کہا عمر نے پس قسم ہی
 اللہ کی نہ تھا امر کچھ گر جانا میں نے یہ کہ اللہ نے کھول دیا دل ابی بکر کا واسطے زکوۃ
 پس جانا میں نے بھی کہ تحقیق زنا حق ہی روایت کی اس کو بخاری اور مسلم
 عطاء بن اور بنی سلیم وغیرہم نے زکوۃ نہیں دی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اونکو
 کہا اس لئے کہ انہوں نے انکار کیا وجوب زکوۃ کا کہ وجوب زکوۃ قطعی ہی پس انکار انکا
 کفر ہی یا اس لئے کافر کہا کہ انہوں نے انکار کیا زکوۃ کے دینے کا پس حضرت ابو بکر رضی
 نے اون لوگوں سے جہاد کیا اور برے برے جلیل القدر صحابہ اوسمیں شریک تھے
 چنانچہ اس جہاد میں انکو بندی پکڑا اور انکا مال لوٹ لائے حالانکہ وہ لوگ کلمہ
 پہننے والے تھے پر زکوۃ نہیں دینے کے سبب اون جہاد کیا احد زکوۃ نہیں دینے
 حکم کافرون کا کیا بیٹے جہاد کرنا قید کرنا مال لوٹنا یہ سب واسطے کافرون کے ہی پس

جو لوگ مالدار ہیں اور زکوۃ نہیں ادا کرتے ہیں حکم میں کافروں کے ہیں پس چاہئے کہ
زکوۃ مال کا اپنے ادا کریں اور مال کو پاک کریں اور عذاب سے تارک زکوۃ کے
چھٹین یا اللہ سب مالداروں کو زکوۃ کی توفیق عنایت فرما اور عذاب سے تارک

زکوۃ کے بجا آمین یا رب العالمین **عندہ** یكون كنز احدکم یوم القیمہ

شجاعا افرح بفرمنہ صلاحہ و هو یطلبہ حتی یلقیہ اصابعہ

رواہ احمد روایت ہی ابی ہریرہ سے ہوگا گنج تک تم میں کا دن قیامت کے

سانپ گنجا بھاگیگا اوس سے مالک اوسکا اور دھونڈتا ہوگا اوسکو یہاں تک کہ لغمہ

کرے گا اور گھلیونکو اوس کے روایت کی اوسکو احمد نے **ف** گنج سے مراد وہ مال ہی

کہ جمع کر رکھا ہو زکوۃ نہ ادا کی اور اوس کے حکم میں ہیں سب حرام مال کو لغمہ کرے گا

سانپ اٹھیا نکو مالک مال کے اس لئے کہ کتھ سے مال کہا یا اور جمع کیا اور زکوۃ نہیں

ادا کی **عن** عائشہ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یسلم یقول ما خالطت الزکوۃ ماہا قط الا اهلکتہ رواہ

الشافعی روایت ہی عائشہ سے کہا سامعین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کہ فرماتے تھے نہیں ملتی زکوۃ کسی مال میں کبھی مگر ہلاک کر دیتی ہی اوسکو روایت کی

اسکو شافعی نے **ف** یعنی جو مال کہ زکوۃ نہ ادا کیا گیا ہی ہلاک ہو جاتا ہی یا ضایع

یا نقصان آ جاتا ہی اوس میں یا برکت جاتی رہتی ہی اور سمجھتا ہی کہ زکوۃ نہ دینے

میں مال جمع ہوتا ہی ایسا نہیں بلکہ انجام اوسکا بڑا ہی اور آخرت میں لائق عذاب کا

روى الطبرانی عن أنس مَنِعَ الزَّكَاةَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِي النَّارِ

روایت کی طبرانی انس سے نہیں ادا کرنا لا زکوۃ کا دن قیامت کے سچ و سچ کے

صحیح عن ابن مسعودٍ أَمْرُنَا بِإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ

وَلَمْ يَزَلْ فَلَاصِلُوهُ لَهُ اور صحیح کیا طبرانی ابن مسعود حکم فرماے ساتھ

قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوۃ کے اور نہ ادا کیا زکوۃ پس نہیں ہی نماز واسطے

ف یعنی جو شخص کم مال رکھتا ہو اور قابل زکوۃ کے ہو جب زکوۃ نہیں

ادا کرتا ہی پس نماز اسکی قبول نہیں ہوتی کیونکہ زکوۃ اور نماز کا ایک ہی حکم ہی

جب زکوۃ نہ ادا کرے اور نماز پڑھے گویا وجوب زکوۃ کا منکر ہوا اور ظاہر او اسطے

نماز کے اوستہ بیٹھ کر نے سے کیا فائدہ اور مطابق اس آیت کریمہ کے أَفَتُؤْمِنُونَ

بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ ترجمہ کیا ایمان لاتے ہو تم کتاب کے

بعض حکموں پر اور منکر ہوتے ہو بعض کے ایسا ہی ہی جب زکوۃ نہ دیوین اور نماز

پڑھیں گویا کہ حکم سے زکوۃ کے انکار کیا اور حکم کو نماز کے مانا پس ایسا کو نماز کچھ فائدہ

نہ دیگی **فِي** رَوَايَةٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَنْ أَقَامَ الصَّلَاةَ وَلَمْ يُؤْتِ

الزَّكَاةَ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ وَلَمْ يَنْفَعَهُ عَمَلُهُ دُوسری روایت میں ہی عبد اللہ

جو شخص قائم کیا نماز کو اور نہ ادا کیا زکوۃ پس نہیں ہی وہ مسلمان اور نہ نفع دیگا

اسکو عمل اسکا **ف** جو شخص مال رکھتا ہی جس سے کہ زکوۃ واجب ہو زکوۃ نہ ادا

کرے تو وہ کامل مسلمان ہوا اور کوئی نیک عمل اسکا قبول نہ کیا جاوے گا

باب الحج سورة ال عمران - اِنَّ اَوَّلَ بَنِيَّ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي
 بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ تحقیق پہلا گھر جو تھمہر لوگوں کے واسطے ہی
 جو مکے میں برکت والا اور نیک راہ ہی عالم کے لئے **ف** بخاری اور مسلم میں مروی
 ہے کہ ابوذر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کنسی مسجد زمین پر بنا ہوگی آپ فرما
 مسجد حرام میں نے پوچھا اسکے بعد کنسی تو فرمایا مسجد اقصیٰ میں نے پوچھا دونو مسجد
 بنا میں کتنے روز کا فاصلہ فرمایا چالیس روز کا۔ اور کہے کی بنائیں اختلاف ہی بعض
 کہتے ہیں کہ کعبہ پہلا گھر ہی جو زمین پر بنا کہ اللہ کے حکم سے اور جبریل کے بتلانے سے
 حضرت آدم اسکو بنا کے اور بعض کہتے ہیں کہ آدم کے پہلے فرشتے اسکو بناے تھے
 پھر طوفان نوح کے بعد اسکی تکیہ باقی رہ گئی تھی اسی پر حضرت ابراہیم بنا کے فیہ
 آیات بَیِّنَاتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهٖمَ اس میں نشانیاں ظاہر ہیں کہ اسکی حرمت کی
 از انجملہ گھرے ہوئی جگہ ابراہیم کی ہی وَمَنْ دَخَلَهَا كَانَ اٰمِنًا دوسری نشانی
 یہ ہے کہ جو اسکے اندر آیا اسکو امن ملا **ف** مقام ابراہیم سے مراد پتھر جسپر حضرت
 ابراہیم کے دونو پاؤں کی نشان ہے۔ کہنے کی بنا جب بلند ہوئی اور ابراہیم علیہ السلام
 ضعیف کے سبب پتھر نہیں اٹھا سکے تب اس پتھر پر کھڑے ہوئے تو اسکے قدم کا نشان
 آسپر ظاہر ہوا اور دوسری نشانی یہ ہے کہ کہتے جو داخل ہوا امن پایا۔ عرب جنگ کرتے
 اور لوٹتے تھے۔ جب کوئی حرم میں آجاتا اسکو امن دیتے تھے اور اس سے مراد یافق
 کا امن ہی کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مکہ مدینہ میں جو مہاجر قیامت کے دن ہیں

اٹھ گیا۔ اور ان دو کے سوا اور بھی کئے نشانیاں میں از انجملہ یہ کہ پرندہ کبھے کے
 اوپر نہیں اورتا اور وہاں جب پہنچتا ہی واسنے یا باہین طرف ہو جاتا ہی اور وہاں
 درندے حرم میں شکار کو دیکھے تو نہیں پکڑتے اور کوئی پرندہ کبھے پر نہیں مٹھتا
 مگر کبوتر بیمار ہوتا ہی تو شفا کے واسطے اسپر مٹھتا ہی اور اسپر بیت نہیں کرتا اور جو
 پلید حرم کی حرمت کو توڑنا چاہتا ہی حق تعالیٰ اسکو جلد سزا میں پکڑتا ہی وَاللّٰہُ
 عَلٰی النَّاسِ رَاجِعُ الْبَیْتِ مَنْ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِيْلًا یعنی حق تعالیٰ فرماتا ہو
 کہ اللہ کا حق ہی لوگوں پر حج کعبہ کا اس شخص پر جو طاقت رکھتا ہی راہ کی ف
 حج فرض ہی عمر میں یکبار فی الفور پس منکر اوسکا کافر ہوتا ہی اور تارک اوسکا
 باوجود قدرت کے فاسق اور سخت گنہگار ہوتا ہی۔ اور شرط حج کی اسلام ہی۔ یعنی
 مسلمان پر فرض ہی نہ کافر پر اور حریت ہی یعنی آزاد پر ہی نہ بردے پر۔ اور عقل
 ہی یعنی عاقل پر ہی نہ دیوانہ و بیہوش پر۔ اور بلوغ ہی یعنی بالغ پر نہ لڑکے پر اور صحت
 ہی یعنی تندرست پر نہ بیمار پر اور قدرت زاد و راحلہ پر ہی یعنی جو قادر ہو خرچ
 اور سواری پر اور سپر فرض ہی اور نہیں توہنیں اور خرچ اسقدر ہو کہ جاتے اور آتے
 کفایت کرے اور زاید ہوا اصلی حاجتوں اور اہل و عیال کے نفقہ سے جا کے آئے
 تک۔ اور امن راہ ہی غالباً یعنی اکثر لوگ امن سے پہنچ جاتے ہوں تو فرض ہی
 اور اگر اکثر راہ میں ہلاک ہوتے ہوں بسبب دہنے وغیرہ کے یا لٹ جاتے تو فرض
 نہیں اور کبھی کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہی تو اوسکا اعتبار نہیں جیسے اس زمانے میں کہ

اکثر لوگ تو بسلاست حج کرتے ہیں۔ اور شرط حج کی ہمراہ ہونا خاوند کا یا محرم
 کا عورت کے لئے اگر ہو درمیان اوسکے اور درمیان مکے کے مسافت سفر کی
 یعنی تین دن۔ اور اگر خاوند اور محرم نہ ہوں عورت حج کو نہ جاوے سورۃ الحج
 وَاذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ
 مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ یعنی مذاکرے ابراہیم لوگوں میں حج کے لئے آئینگے وہ
 تجھ پاس پیادہ اور آئینگے دبلے اونٹوں پر دور دور سے فہ کہتے ہیں کہ
 جب بنائے کعبہ تمام ہوئی حضرت ابراہیم کو اللہ تعالیٰ کا حکم کہ اس گھر کے حج کے لئے
 عالم میں مذاکرے عرض کئے الہی ساری جہان میں میرا آواز کیونکر پہنچا حکم ہوا
 کہ ہمارا دنیا تمہارا کام ہی اور آواز کو پہنچانا ہمارے ماتھے ہی پھر حضرت ابراہیم نے
 ابو قیس کے پہاڑ پر چڑھ کے اپنے کانوں میں انگلیاں رکھ کے مذاکی کہ لوگو تمہارا
 پروردگار ایک گھر بنا کر دیا یہی پس تم اسکا حج کرو اور اللہ کے طرف سے بلاینو
 کی بلاوے کو سمع قبول سے سنو۔ پس اس مذاکو حق تعالیٰ اپنی قدرت سے ایسا ہی بلند
 کیا کہ آسمانوں اور زمینوں اور دریاؤں پہنچ گئی بلکہ باپوں کی پیچھے اور ماؤں کے
 پیٹ میں بھی جو تھے ان سب کو سنوا دیا۔ ارادہ ازلی میں اللہ تعالیٰ کے
 جنکو قیامت تک حج نصیب ہونیوالا ہی ان سبہوں نے اس مذاکو سنا اور جسکے گھر
 جان میں وہ آواز پہنچی وہی حج سے مشرف ہوتا ہی کہ وہ آواز کو سنکر جواب دیا
 لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ عَنْ أُمِّي مَرْثِيَةً قَالَ خُطْبَانَا رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ وَفِي الْحَجِّ
 فَقَالَ رَجُلٌ أَكُلَ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ
 لَوْ قُلْتَ نَعَمْ لَوَجِبَتْ وَلِمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ
 فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بَكْرَةٍ سِوَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ
 فَإِذَا اخْرَجْتُمْ شَيْئًا فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا كُنْتُمْ عَنْ شَيْءٍ
 فَعُدُّوهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہی پیر رہے کہ کہا خطبہ فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا ای لوگو تحقیق فرض کیا گیا ہی تم پر حج پس حج کرو
 پھر کہا ایک شخص نے آیا ہر سال کریں ہم حج یا رسول اللہ پس جب رہے حضرت
 یہاں تک کہ کہی اس شخص نے یہ بات تین بار پھر فرمایا اگر کہتا میں ان البتہ فرض
 ہو تا حج یعنی ہر سال میں اور نہ طاقت رکھتے تم پھر فرمایا چھوڑ دو مجھ کو جب تک
 چھوڑ دوں میں تلو پس سوا اسکے نہیں کہ ہلاک ہووے لوگ کہ تھے پہلے تم سے
 یعنی یہ دونوں نصاریٰ بسبب بہت سوال کرنے اور اپنے انبیاء پر اختلاف کرنے کی وجہ سے
 قوم نبی اسرائیل سے منقول ہی پس جو وقت کہ حکم کروں میں تلو کسی چیز کا پس کرو تم اسکو
 کہ طاقت رکھو تم اور جب منع کروں میں تلو کسی چیز سے پس چھوڑ دو اسکو تم نقل
 کی یہ مسلم نے وف جب حضرت نے حکم حج کا کیا تو ایک صحابی نے عرض کی کہ
 ہر سال حج کیا کریں وہ سمجھا کہ جیسی اور عبادت نماز روزہ اور زکوٰۃ مکرہ ہوتی ہیں
 عمر میں ویسی ہی یہ بھی ہوگا لیکن حضرت کو سوال انکا اگر معلوم ہوا اسلئے تنبیہ

خاموش رہے جواب نہ دیا آخر فرمایا کہ میں ٹان کہتا ہر سال حج کرنا فرض ہو جائے گا کیونکہ
میرا کہنا حکم الہی سے ہی اور تم ہر سال حج نہو سکتا اور چھوڑ دو مجھ کو جو فرمایا حاصل
یہ کہ میں جو کچھ کہوں وہ کرو اگر مطلق حکم کروں ویسا ہی بجالاؤ اور اگر اسکی کیفیت
کہوں ویسا ہی بجالاؤ اسلئے کہ مجھے محض احکام پہنچانے اور شرائع بیان کرنے بھیجا
ہی میں آپ بیان کرتا ہوں تمہارے سوال کی حاجت نہیں **وعن** ابی ہریرۃ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَرْفُثْ
وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ رَوَايَتُ هِيَ ابْنُ هُرَيْرَةَ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص حج کرے واسطے اللہ کے پھر نہ کرے
اپنی عورت سے اور نہ فسق کرے پھر تاہی مانند اوس دن کے کہ جہاں اسکو ماننے
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** واسطے اللہ کے یعنی محض اوسکی رضا کے لئے
نہ دکھانے اور نہ ماننے اور حاجی کہلانے یا ملکوں کا سیر کرنے یا تجارت کرنے اور اؤ
اغراض کے لئے۔ اور جانا چاہئے کہ جو کوئی حج کو جاؤ بقصد حج اور تجارت کے تو اسکو
ثواب کم ہوتا ہی بہ نسبت اوسکے کہ جو خالص حج کے لئے جاوے۔ اور رفق کے متھے
جماع اور فحش کلام اور عورت سے جماع کے مقدمے کی بات کرنی ہی۔ اور نہ فسق
کرے یعنی گناہ کبیرہ اوس میں نہ کرے اور نہ اصرار کرے صغائر پر اور کبائر ترک کرے

وعن ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَاحِدُ الْمَبْرُورِ لَيْسَ لَهُ حَجٌّ وَلَا عُمْرَةٌ

مستفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کفارہ ہی اون گناہوں کے لئے کہ درمیان اون دو فوج کے
 ہیں یعنی صغیر گناہ اور حج مقبول ہی اوسکا بدلہ سوا بہشت کے نہیں ہی نقل کی
 یہ بخاری و مسلم نے **ف** حج وہ ہی کہ حسین طواف بیت اللہ کا اور عرفات
 میں ٹھہرنا اور صغیر کا و مردہ درمیان سعی کرنا ہو کر تا ہی۔ اور عمرے میں فقط طواف
 اور سعی کرنا ہی ہوتا ہی اور احرام دونوں شرط ہی حج میں بھی اور عمرے میں بھی
 اور حج فرض بھی ہوتا ہی اور نفل بھی۔ اور عمرہ سنت و نفل ہی مگر کوئی نذرمانی
 عمرہ تو واجب ہوتا ہی کرنا اوسکا **وعن ابن عباس** قال قال رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم من اراد الحج فليحل رواه الدارمی ابو داؤد
 روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو ارادہ
 کرے حج کا چاہئے کہ جلدی کرے نفل کی یہاں ابو داؤد اور دارمی نے **ف** یعنی
 جو کوئی چاہئے حج کرنا اور اسکے ادا کرنے پر قدرت رکھے پس چاہئے کہ جلدی کرے
 اور فرصت اور حیات کو غنیمت جانے اسلئے کہ اسکی تاخیر میں بہت سی آفتیں ہیں
 اور دنیا کے دھندے جہلت نہیں دیتے ہیں دیتے ہیں ایک کے پیچھے ایک
 لگا رہتا ہی اور نفس و شیطان بھی تو نیک کام کے ارادے کو پیچھے ڈالتے ہیں
 پس چاہئے کہ نیت آتے ہی کرے۔ اور بہت صحیح روایتیں ہمارے مذہب کی
 اور امام مالک اور امام احمد سے یہی کہ حج علی الفور واجب ہی یعنی جب حج

فرض ہو چکا یعنی اوتنا مال آدمی کے پاس جمع ہو چکا اور موسم جانے کا ہو اور قافلہ
 بہم پہنچے اگر احتیاج ہو قافلہ کی تو اس سال حج کرے دوسرے سال تک تاخیر کرے
 اگر دہس کر گیا کئے سال تو فاسق ہوگا۔ اور قبول نہیں کی جاوے گی گواہی اسکی
 پھر اگر مال و اسباب سفر کا جائز ہو گیا فرض اسکے ذمہ رہی گا لیکن ایام عید و شادی
 کے پاس واجب علی التراخی ہی یعنی اخیر عمر تک جائز ہی تاخیر اسکی جیسے جائز ہی
 تاخیر نماز کی اخیر وقت تک مگر یہ کہ گمان ہو حج فوت ہو نیگا تو نہ تاخیر کرے پس
 اگر مر جاوے باوجود حج فرض ہونے کے اور ادا کیا تو بکے پاس گنہگار **وعن**

ابن عمر قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول
 الله ما يوجب الحج قال الزاد والراحلة رواه الترمذي وابن
 ماجه روايت بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم
 طرف اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو فرمایا توشہ اور سوار
 نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو یعنی حج
 واجب ہونے کی کیا شرط ہے فرمایا توشہ یعنی خرچ اسقدر ہو کہ جاتے آتے او سکو
 اور اسکے عیال کے کفایت کرے اور سوار کی کہ اس پر سوار ہو کر جاوے **وعن**

ابن امية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم ينقص
 من الحج حاجة ظاهرة أو سلطان جائر أو مرض حابس فمات
 ولم يحج فليمت إن شاء محمود يا وإن شاء نصرنا رواه الدارقطني

روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ نہ منع کی اسکو حج سے کوئی حاجت ظاہری کہ نہونا تو شہ اور سواری کا ہی یا بادشاہ ظالم نے یا مرض جو بندہ کرینوالا ہی پس مر گیا اور حج نکلیا پس چاہئے کہ مرے یہودی ہو کر یا نصرانی ہو کر نقل کی داری نے بادشاہ ظالم یعنی رستہ میں بادشاہ ظالم کا درہی جان و مال کے تلف کا تو حج فرض نہیں اور اس طرح ایسی بیماری کہ جسکے سبب سفر نہ کر سکے حج کی مانع ہی پس اندھے اور فالج والے پر حج فرض نہیں حاصل ساری حدیث کا یہ ہے کہ جس پاس سواری اور خرچ راہ ہوا اور کوئی بادشاہ ظالم یا کوئی بیماری بھی مانع نہوا اور باوجود اسکے حج نہ کرے تو چاہئے یہودی ہو کر مرے

چاہئے نصرانی ہو کر اللہ کو اسکی کچھ پروا نہیں **وعن** ابی ہریرۃ عن

النبی صلی اللہ علیہ وسلم أنه قال الحاج والعمار وفد الله إن دعوه أجابهم وإن استغفروه غفر لهم رواه ابن ماجة

اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ حج کر نیوالے اور عمرہ کرنے والے جہان میں اللہ تعالیٰ کے اگر دعا کریں قبول کرتا ہی

حق تعالیٰ دعا انکی اور اگر بخشش چاہیں بخشا ہی انکو نقل کی یہ ابن ماجہ نے **وعن**

ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا لقيت الحاج

فسلم عليه وصاحجه ومعه أن يستغفر لك قبل أن يدخل بيته

فإنه مغفور له رواه أحمد روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ ملاقات کرے تو حاجی سے پس سلام کرے اور صبر اور مصا
 کر اس سے اور کہہ اس سے کہ بخشش چاہئے تیرے لئے پہلے اس سے کہ داخل ہوا اپنے
 گھر میں۔ اسلئے کہ وہ جب حج کیا بخشنا گیا ہی نقل کی یہ احمد نے **ف** پہلے گھر
 داخل ہونے کی قید اسلئے لگائی کہ وہ ہنوز راہ خدا میں ہی اور اپنے اہل و عیال میں
 مشغول نہیں ہوا پاک ہی گناہوں سے دعا اسکی مقبول ہی۔ اور حاجی کے حکم میں
 ہی عمرہ کرنے والا اور جہاد کر نیوالا اور طالب علم بھی ہیں جو محض رمضان الہی کے لئے
 نہ دنیا کی غرض کے واسطے طلب علم اور جہاد میں مگر باندہ ہیں کہ وہ بھی مغفور ہیں
 اور دعا انکی مقبول **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
من خرج حاجاً أو معجراً أو غازیاً ثم مات فی طریقہ
کتب اللہ لہ اجر الغازی والحاج والمعتمر رواہ البیہقی فی شعب
الایمان روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 جو شخص کہ نخل حج کے یا عمرے کے یا جہاد کے ارادے سے پھر مر گیا راستے میں کہ نہ جہاد
 کرنے یا یا نہ حج نہ عمرہ تو اللہ تعالیٰ لکھتا ہی اسکے لئے ثواب جہاد کر نیوالے اور حج و عمرہ
 کر نیوالے کا نقل کی یہ بہیقی شعب الایمان میں **ف** انہیں کے حکم میں ہی وہ شخص
 کہ طلب علم کے لئے نکلا تھا اور مر گیا تو اسکے لئے بھی حق تعالیٰ عالموں کا ثواب لکھتا
 ہی۔ جب حج بیت اللہ فرض ہو کہ ہی اور اس میں الی الہی فضیلت میں پھر بیت
 خواب و لوگ ہیں جو سفر حج کی طاقت اور توشہ و سواری کا خرچ رکھتے ہیں اور صدقہ

یہاں کہ
 یابوہ
 و دی
 بادشا
 کہ جبکہ
 صل
 و ظالم
 بر
 عن
 ان
 تہ
 مایا کہ
 دل
 عن
 الحاج
 نیتہ
 دل خدا

ہزار ماروپہ رکھتے ہیں پر وطن اور اہل و عیال اور دنیا کے مال کی محبت اور بخل کے سبب بکے کے سفر کا قصد نہیں کرتے ہیں اور یہ فرض الہی کا ذمہ گردن پر لئے ہوئے کف افسوس ملتے ہوئے خدا کے پاس جاتے ہیں العباد باللہ۔ جب حج سے فرغت ہو چاہئے کہ بالضرورت زیارت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مسجد نبوی سے مشرف ہونے کے لئے مدینہ طیبہ کا قصد کرے جو باعث ہی سعادت جاودانی کا اور سرمایہ

فلاح و دو جہانی کا **و عن ابن عمر** مرفوعاً من حج فزار قبری بعدئ
موتی کان کمن زارنی فی حیاتی روایت ہی ابن عمر سے مرفوعاً کہ جس نے حج
پھر زیارت کی میری قبر کی میرے موت کے بعد تو ہوگا مانند اس شخص کے جو ملا میرے
سے زندگی کے وقت **ف** یعنی اس لئے کہ حضرت زندہ ہیں اپنے آسودگاہ مبارک
میں۔ اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ زیارت حج کے بعد کرے۔ حج کے آگے
بھی مضائقہ نہیں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جو کوئی زیارت
کرے میری قبر شریف کی واجب و لازم ہوتی ہے اسکے لئے میری شفاعت اور
ایک روایت میں آیا ہے کہ جس نے حج کیا بیت اللہ کا اور نہ زیارت کی میری پس
تحقیق ظلم کیا مجھ پر۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جس نے قصد کیا طرف کے کے یعنی
حج کے لئے پھر قصد کیا میری زیارت کا اور مشرف ہونے کا میری مسجد میں تو اسکے
رد حج مقبول کہی جاتی ہیں **و عن رجل** من آل الخطاب عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال من زارنی مستحلاً کان فی جوابی

فِيهَا خَالِدُونَ يَحْقِ اللَّهُ الرِّبَا وَيُزِيلُ الصَّدَقَاتِ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ
 كُلَّ كَفَّارٍ أَتَمٍّ جو لوگ کہہ کھاتے ہیں سود نہیں کھڑے ہونگے قبروں سے مگر عساکر
 کھڑا ہوتا ہی وہ شخص کہ دیوانہ کرتا ہی اوسکو شیطان کی سی یہ اسواسطے ہی کہ انہوں
 کہا کہ سود اسکے نہیں بیچنا مانند سود کی ہی اور حلال کیا اللہ نے سوداگری اور
 حرام کیا سود پس جو کوئی کہ آوے اوسکے پاس نصیحت رب سے اوسکے پس باز رہے
 اوس کام سے پس اسطے اوسکے ہی جو پہلے گزرا اور حکم اوسکا طرف اللہ کے ہی
 اور جو کوئی پھر کرے پس یہ لوگ رہنے والے ہیں آگ کے وہ چچ اوسکے ہمیشہ
 رہنے والے ہیں مثلاً ہی اللہ سود کو اور برانا ہی خیراتوں کو اور اللہ دوست
 نہیں رکھتا سب ناشکر گنہگار کو **ف** جو لوگ سود کھاتے ہیں دنیا میں جب
 قبروں سے اوتھینگے مانند دیوانوں کے کھڑے ہونگے بے ساختہ ہوش و حواس
 باختہ یہ کھڑا ہونا اوسکا کہ عذاب الہی ہی اسواسطے کہ انہوں نے درمیان ربا اور
 بیع کے فرق نہیں کیا اور سود کے لینے اور دینے میں نہیں درحالانکہ حق تعالیٰ
 حلال کیا ہی بیع کو اور حرام کیا ہی سود کو پس جبکہ پاس آئی نصیحت پروردگار سے
 اوسکے یعنی حرام ہونا سود کا معلوم ہوا جب باز رہا سود لینے اور دینے سے اور
 تو یہ کیا اوس سے اور حکم خدا کا بجالایا تو عفو ہی اوسکو جو کچھ کہ لیا تھا آگے اسکے
 اور کام گزرا ہوا یعنی آگے حرمت کے سود لیا ہوا طرف اللہ کے ہی کہ بخشا اور
 باوجود حرمت ربا کی معلوم ہونے کے جو شخص سود لیا یا دیا تو وہ ہمیشہ دوزخ کے

عذاب میں رہیگا اور حدیث میں آیا ہے جو قوت ادا کرنا ہی اللہ تعالیٰ ساتھ کیا
 قوم کے ہاکت کا ظاہر کرنا ہی بیچ اس کے رہا معاذا اللہ اور اللہ تعالیٰ سادیا ہی مال
 سود کے یعنی ہر چند سود لیوے اور جمع کرے انجام اوسکا نقصان ہی لینے غیر
 رضا مندی میں اللہ کے خراج ہوتا ہی جیسا رشوتوں میں اور فخر ترانی جتانے میں
 اور کھیل و بازی میں اور ناچ اور راگ اور حرام کاموں میں وغیرہ یا کوئی حادثہ
 میں تباہ ہو جاتا ہی اور اگر کچھ رہ جائے تو وارث اسکے اس مال سے نفع نہیں اوستا
 اور اگر اچھے مال میں ملے تو برکت اوسکی بھی جاتی رہتی اور حضرت ابن عباس سے
 مروی ہے کہ اگر سود کے مال میں صدقہ دیوے یا الحج میں خرچ کرے قبول نہیں
 ہوتا یہ کمال نقصان ہی اور اللہ تعالیٰ دوست نہیں رکھتا ناشکر کہہ کار کو کہ قوت
 حلال چھوڑ کر سود لینے اور دینے میں اصرار کرنا ہی ایۃ یا ایہا الذین امنوا
اتقوا اللہ وذروا ما بقی من الربوا انکم تمؤمنون فانکم
تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ اسی لوگو جو ایمان لائے ہو وہ
 اللہ سے اور چھوڑ دو جو باقی رہا ہی سود اگر ہو تم ایمان والے پس اگر نہ کرو تم میں حشر
 ہو جاؤ ساتھ ترائی کے اللہ سے اور رسول سے اوسکے **ف** لینے فرمایا پروردگار
 عالم نے ہی ایمان والوں کو واللہ سے سود لینے میں اور چھوڑ دو جو کچھ باقی رہا ہی
 سود سے اگر یقین کرتے ہو تم حرام ہونے پر سود کے اور اگر نہ چھوڑ دو گے تم سود کو
 باوجود حرمت ہونے کے پس تیار ہو جاؤ جنگ کرنے اللہ سے اور رسول سے اسکے

پس کیا طاقت ہی پہلو کہ ہم جنگ کریں اللہ سے اور اس کے رسول سے چاہئے کہ دین
اللہ سے اور سود لینے سے باز آویں اور عذاب جہنم کے اور سودی سے قیامت بھین

سورة النساء فَيُظْلَمُ مِنَ الَّذِينَ هَادُوا وَمَعَهُمْ عَلَيْهِمْ ظُهُبٌ اُحْلَتْ

لَهُمْ وَيَصِدُّهُمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا وَاِخْلُفُوا الرِّبَا وَقَدْ هُمُوعِنْدَ

وَاجِلِهِمْ اَمْوَالُ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَاَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيمًا

پس سبب ظلم کے اون لوگوں سے کہ یہودی ہوئے حرام کئے تھے اور ان کے پاکیزہ چیزیں جو

حلال کئے گئے تھے واسطے اون کے اور سبب بن کر نے اون کے راہ سے خدا کے بہوتوں کو

اور سبب لینے اون کے سود کو اور تحقیق منع کئے تھے اوس اور سبب کھانے اون کے

مال لوگوں کا ناحق اور تیار کیا تھے واسطے کافروں کے اون میں عذاب دردناک والا

ف لینے پروردگار عالم نے کتنے چیزوں کو حلال کیا واسطے یہود کے جب اون کی نافرمانی

حد سے بڑی اور سود لینے کو منع فرمایا تھا تو ریت میں باوجود اس کے سود لیا کرتے تھے

اس واسطے اللہ صاحب حلال چیزوں کو حرام کر دیا اور واسطے ان کے قیامت میں جہنم کی آگ

تیار کر رکھی ہے اور سبب سود خواری کے حلال چیزوں کو حرام فرمایا جو لوگ سود کھاتے

ہیں سود لینے اور دینے میں اللہ سے نہیں ڈرتے پس واسطے ان کے قیامت میں

عذاب جہنم کا ہی کہ اوس سے رسوا ہو گے سورة الروم وَمَا اَنْتُمْ مِنْ رَّبِّكُمْ

لَبِزْتُمْ اَوْ اِيْكُمْ اِلَ النَّاسِ فَلَا تَنْزِلُوْا عِنْدَ اللَّهِ وَمَا اَنْتُمْ مِنْ زَكٰوٰةٍ

تَرِيْدُوْنَ وَجَهَ اللَّهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ اور جو کچھ دیتے ہو تم کو

تاکہ برے بیچ مالوں لوگوں کے پس نہیں رہتا نزدیک اللہ کے اور جو کچھ دیتے ہو تم
 زکوٰۃ سے ارادہ کرتے ہو تم رضامندی اللہ کی پس یہ لوگ ہی ہیں دو گنا کر سوا
ف جو لوگ سود لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ بے مشقت مال جمع ہوتا ہی اور
 رہتا ہی ایسا نہیں جو تم سمجھتے ہو بلکہ وہ گھسٹا ہی اور نقصان ہوتا ہی ظاہر اگر دیکھو
 برے مگر انجام اوسکا ہلاکی کا ہوتا ہی کہ فی الحال ہلاک ہوو یا بعد کے ایک مدت
 کے کہ اوسکو کام اوسے نہ اوسکے اولاد کو بلکہ نام و نشان باقی نہیں رہتا قریب ہلاک
 ہوتا ہی دنیا کا فائدہ ہوا نہ دین کا آخر ماتہ ملت ہوا رہ گیا خس الدنیا واکثرہ
 میں داخل ہوا محنت برباد گناہ لازم پس چاہئے کہ سود خوار سود لینے میں اللہ
 درے اور سود سے باز آوے اور حق تعالیٰ روزی رسان اور حاجت برواہی
 واسطے ہر بندے کے بھر حال روزی پہونچاتا ہی پس ایسے پر بھروسہ نہ کر کہ اپنی مال
 خراب کرنا نہ چاہئے اور جو کچھ دیتے ہیں زکوٰۃ یا صدقہ اور خیرات قوت حلال سے
 واسطے رضامندی اللہ کے پس حق تعالیٰ دو گنا کر تا ہی اپنے فضل و احسان سے
 بلکہ اوس سے زیادہ دیتا ہی ثواب پس کس واسطے ایسے اجر عظیم کو چھوڑ کر غیبی کرتے
 ہیں اور سود کے لینے اور دینے میں درتے نہیں **عن جابر قال قال لعن**
رسول الله صلى الله عليه وسلم اكل الزبوا وموكله وكاتبه و
شاهديه وقال هم سواء رواه مسلم روایت ہی جابر سے کہ کہا امنت
 کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیاج لینے والے کو اور دینے والے کو اور کہنے

اور گواہوں کو اور فرمایا وہ برابر ہیں روایت کی اسکو مسلم نے **ف** یعنی کھنے
والے اور گواہوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی سبب مدو
کرنے اونکے امر نامشروع پر اور اس سے صریح معلوم ہوا کہ حرام ہی تمسک لکھنا بیاج
اور گواہ ہونا و سکا پس ان پانچوں پر اللہ کی اور رسول کی لعنت ہی پس چاہئے
کہ بچیں سو لینے اور دینے سے اور توبہ کریں اور اس سے **عن** عبادۃ بن

الصامۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذہب بالذہب
والفضۃ بالفضۃ والبر بالبر والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والمثلج
بالمثلج مثلاً بمثل سواء بسواء ید ابید فاذا اختلفت هذه الاقسام
فیتعوا کیف شئتم اذا کان یدک بید رواہ مسلم روایت ہی عبادہ بن
صامت سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیجا جو سونا بدلے سونے کے
اور چاندی بدلے چاندی کے اور گہیوں کے گہیوں کے اور جو بدلے جوتے کے اور
کھجور بدلے کھجور کے اور نمک بدلے نمک کے مانند ہوساتھ مانند کے برابر ہوساتھ برابر
دست بدست پس جبکہ مختلف ہوں یہہ قسمیں پس جو جو طرح کے چاہو جبکہ ہو بیع و
نقل کی اسکو مسلم نے **ف** یعنی چھ چیزیں جو مذکور ہوئے ہیں اور مانند اونکے
مثلاً تانبے اور پیتل وغیرہ کے جب بیع کریں ہم جنس اوسی مجلس میں پہلے جدا ہونے
بالع اور مشتری قیمت کو اور اس چیز کو کہ خریدنا ہی قبض کر لیں اگر سونا اور چاندی
بچیں اور اسکو بھی ایک ہی مجلس میں قیمت اور چیز قبض کیا چاہئے بعضے کو ان چیزوں

مسئلہ نہیں جانکر بیع کرتے ہیں اور قرض دیکر سود میں مبتلا ہوتے ہیں چاہئے کہ مسئلہ
آگے جانیں بعد بیع کریں اور تفصیل اس کی کتاب فقہ میں لکھائی دیکھ یوں **عن**
ابی ہریرۃ کیا تین علی التائین زمان لا یبقی احکام الاکل الربوا

فان لم یاکلہ اصابہ من حمارہ ویروای من عباہ رواہ احمد
روایت ہی ابی ہریرہ سے البتہ آویگا آدمیوں پر ایک زمانہ کہ نہیں باقی رہیگا
کوئی مگر کھائیوا سود کا پس اگر نہ کھاویگا سود پہونچیگا او سکونجاراوسکا اور سود
کیا گیا غبار سے اوسکے روایت کی اسکو احمد نے **ف** بنجاراوسکا یعنی اثر اوسکا
پہونچیگا کہ وکیل ہوگا یا گواہ یا متکلف گھنے والا ہوگا یا معاملہ کرے گا ساتھ سود خوار
اور ملیگا مال اوسکا ساتھ مال اوسکے معلوم کیا چاہئے کہ جیسا مخبر صادق نے
خبر دی ہی ویسا ہی اس زمانے کے لوگوں میں سود کا لینا دینا جاری ہوا
کہ اکثر لوگ سود میں مبتلا ہیں اور خدا سے نہیں ڈرنے پس چاہئے سود لینے میں
خدا سے ڈرین اور اس سے باز آویں اور توبہ کریں **عن عبد اللہ بن حنظلہ**

غسیل اللہ کفہ دوزم ربوا یا کملہ الرجل وهو یعلم اشد من

سئوہ وتکتین زنیۃ رواہ احمد روایت ہی عبد اللہ بن حنظلہ سے

پھر غسیل اللہ کہہ تھے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یکدم ہم سود کا
کہ کھاوے اسکو آدمی اور وہ جانتا ہو کہ یہ سود ہی بہت زیادہ گناہ میں ہی
جہنمیں زنا سے نقل کی اسکو احمد نے **ف** سود کا لینا اور دینا اشد ہے

اور زما کر نیوالوں کی قیامت میں کہا کچھ خرابی اور رسوائی ہی معلوم ہی اور جانتے ہیں
 جب واسطے ایک زمانہ کے یہ کچھ عذاب ہو تو سود خواروں کے لئے چھتیس زنا سے
 کس قدر عذاب ہو دیکھا جائے اس بد معاملہ سے کہا کچھ خرابی اور رسوائی ہوگی
 پس چاہئے کہ سود سے پرہیز کریں **عن ابی ہریرۃ الرّبوا سبعون**
جزء ایسھا ان ینکح الرجل امه روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ گناہ بیاج کا
 ستر جزئی او نہیں ہے یہی کہ محبت کرے آدمی اپنی ماں **عن ابن مسعود**
ان الرّبوا وان کثر فان عاقبتہ تصیر الی قل رواھا ابن ماجہ
 روایت ہی ابن مسعود سے تحقیق سود اگرچہ بہت پس تحقیق انجام اوسکا ہوتا
 ہی طرف کسی کے نقل کی ان دونوں کو ابن **عن ابی ہریرۃ انیت**
لیکله اسرے بنی علی قوم بطونہم کالبیوت فیہا الحیات تری من
خارج بطونہم فقلت من هوکلاء باخیر یثیل قال هوکلاء اکلہ الربوا
 رواہ احمد روایت ہی ابی ہریرہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 گذرا میں شب معراج میں ایک قوم پر کہ پت انکے مانند گھروں کے او نہیں سنا
 تھے معلوم ہوتے تھے باہر بیٹھوں اونسے پس کہا میں نے کون ہیں یہ لوگ اسی جبریل
 کہا یہ ہیں کھانیاں سود کے نقل کی اسکو احمد نے **ف** یعنی سود خوار جب
 دوزخ میں رہینگے اور شکم انہوں کے مانند گھروں کے پہو لجاوینگے اور سانپ درمیان
 شکم کے دوڑینگے اور گائے ارسینگے اور اسی عذاب میں قیامت تک رہینگے

ای سود خوار و سود لینے میں اللہ سے قرو اور عذاب و رسوائی سے قیامت کی بچ
 عَنْ أَنَسٍ إِذَا اقْرَضَ أَحَدُكُمْ قَرْضًا فَأَهْدَى إِلَيْهِ أَوْ جَلَّ عَنِ
 الدَّائِيَةِ فَلَا يَنْكِهَهُ وَلَا يَقْبَلُهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ جَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ
 قَبْلَ ذَلِكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ رَوَيْتُ هِيَ النَّسَبُ مِنْ جَوَاقِفَ كَمَا دَرَأَ أَكْبَرُ
 تَحَارُّقَ قَرْضٍ بِمَحْرُوفٍ قَرْضٍ لِيَا مَوَاطِفَ أَوْ سَكَا سَوَارِي كَوْدِي أَسْكُو جَانُورِ
 نَهْ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ
 وَالْيَكِي أَوْرَ دَرْمِيَانِ أَوْ سَكَا نَقْلَ كِي سَكُو بِنِ مَاجَةَ وَفَ بَيْنَهُ
 نَهْ قَبُولَ كَرِ تَحْفَ تَارِبُوا نَهْ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ
 بِنِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ
 نَهْ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ
 مَنَقُولَ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ
 أَكْبَرُ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ
 دَرِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ
 جَهْتِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ
 كَمَالِ حَقِيْقَةِ كِي عَنْهُ إِذَا اقْرَضَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلَا يَأْخُذُ
 هَذِيَّةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ رَوَيْتُ هِيَ النَّسَبُ مِنْ جَوَاقِفَ كَمَا دَرَأَ أَكْبَرُ
 كِي سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ سَوَارِ

یہ باب ہی بیچ بیان کرے اور طلب کرنے روزی حلال کے سورۃ البقرہ پڑھنا
النَّاسُ كُلُّوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طٰیْبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوٰاتِ
الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ لَکَرُوْدٌ وَّ مُبِیْنٌ اِیُّ لَوْ کُھَا وَاَوْسَ خَیْرٌ سَے کہ زمین میں
ہی حلال پاکیزہ اور مست پیروی کرو قدموں پر شیطان کے تحقیق وہ واسطے تم سے
و دشمن ہی ظاہر ہے یعنی جب آدمی روزی حلال طلب کرتا ہی تو شیطان و سو
والتابی مانسپ اور تول میں کمی زیادتی کا ارادہ کرتا ہی خریدی میں جھوٹ بولنے
کا قصد کرتا ہی اور مال کے عیب کو بغیر ظاہر کرنے کے فروخت کرینا خیال کرتا ہی پس
ایسے دوسرے اور خیالات کو دفع کر کے صدق اور امانت داری سے جب معاملہ
کرینا تو قیامت میں نہیں اور صدیقین اور شہداء اور صالحین کے ساتھ رہیں گے اور
جب ان کاموں نہ بھیجیں گے کا قوب اور خائن ہوگا اور قیامت میں رسوا ہوگا ایتہ
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ وَاَشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ کُنْتُمْ
اَیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ اِیُّ لَوْ کُھَا وَاَیَّانَ لَاسَے ہو کھاؤ پاکیزہ اوس چیز سے کہ دیا مہنے
تکو اور شکر کرو واسطے اللہ کے اگر ہو تم اویسی عبادت کرنے سے یعنی پروردگار
عالم نے خطاب فرمایا واسطے مسلمانوں کے کہ اسی مسلمان کو کھاؤ پاک چیزیں یعنی حلال
روزی سے کھاؤ اور حرام سے پرہیز کرو جیسا سود لینا اور چوری اور دغا بازی کرنا
اور جھوٹ کہنا اور شکر کرو اللہ کا روزی حلال پر کہ بقدر حاجت بندوں کے روزی
پہنچاتا ہی اور اس آیت شریف میں روزی حلال طلب کرنے اور اس پر شکر گزاری کرنے

فرمایا پس ہر مسلمان پر واجب ہے کہ روزی حلال طلب کرے اور حرام بچے سورۃ النحل
 فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمْ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا إِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَآيَاتِهِ
 تَعْبُدُونَ پس کھاؤ اوس چیز سے کہ دیا ہی تمکو اللہ نے حلال پاکیزہ اور شکر کو نعمت
 اللہ کے اگر ہو تم اوس کی عبادت کرتے سورۃ المؤمنون يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا
 مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ای پیغمبران کھاؤ
 پاکیزہ چیزیں اور کام کرو اچھے تحقیق میں ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو چاہے
 والاہون ف پروردگار نے یا ایہا الرسل کر کے خطاب فرمایا مرد اس سے
 ہر زمانے کے پیغمبرین یا خطاب ہی ہمارے پیغمبر خاتم النبیین کو کہ آکھو نام سے تمام
 انبیاء کے پکارا اس واسطے کہ سید میں تمام کے اور فضائل اور کمالات تمام پیغمبروں کے
 آپ میں موجود ہیں اور مرد اوس سے اپنے امت میں کہ حلال روزی سے کھاؤ
 اور عمل نیک بجالاؤ پس سمجھا جاہے کہ اکل حلال کو عمل صالح پر مقدم کیا اس واسطے
 کہ تخم حلال شرمکال ہی کہ نعمہ حلال بدن میں سرایت کر کے طرف عبادت کے غنیمت
 دلاتا ہی اور نعمہ حرام رگ و ریشہ میں سہا کر طرف منہیات کے بلاتا ہی حدیث میں
 آیا ہی کہ اللہ تعالیٰ پاک ہی نہیں قبول کرتا ہی مگر پاک چیز کو پس اکثر لوگ روزی
 حلال سے غفلت کر کے حرام میں مبتلا ہیں اور اوس سے صدقہ اور خیرات کرتے ہیں کہا
 فابہدہ و یحکم عن المقدم ابن مغدینکرب قال قال رسول اللہ
 صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ

عَمَلِ يَدَيْهِ وَإِنْ نَبَىٰ اللَّهُ دَاوُدَ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِ
 روایت ہی مقدم بن معدیکر کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں
 کھانا کسی نے کھانا کبھی بہتر اوس سے کہ کھانا کسب ہاتھ کے اپنے اور تحقیق نبی
 اللہ کے داؤد علیہ السلام تھے کھاتے عمل سے ہاتھ کے اپنے نقل کی اوسکو بخاری
 میں نے کسب کرنا اپنے ہاتھ سے سنت ہی انبیاء کی چنانچہ داؤد علیہ السلام اپنے
 ہاتھ سے زرہ بنا کر بیچتے تھے اور نوح علیہ السلام بخاری کا کام کرتے تھے اور عمر
 فاروق رضی اللہ عنہ اپنے خلافت میں ہاتھ سے اپنے اینٹ بنا کر بیچتے تھے اور
 اس حدیث میں رغبت دلائی گئی ہے کسب حلال کرنے پر اس لئے کہ اوس میں بڑے
 فائدے ہیں کہ کسب کرنے والا سب مشغولی کسب کے بچا ہی بڑے ہاتھوں سے اولہو
 کسب اور کسب نفسی بھی ہوتی ہی اوس سے پس کم ہوتی ہی سرکشی نفس کی اور بچا ہی
 بسبب اوس کے ذلت سے سوال کے اور محتاج کسی کا نہیں ہوتا حسن ابی ہریرہ
 قَالَ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ
 أَغْبَرَهُ يَأْتِيهِ إِلَى الْمَاءِ يَأْتِي بِأُوتٍ وَمَطْعَمِهِ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ
 حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَعَنْدِي بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ
 رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 تحقیق اللہ تعالیٰ پاک ہی نقصانوں اور عیبوں کو نہیں قبول کرنا صدقہ مگر پاک
 پھر ذکر کیا حضرت نے حال ایک شخص کا کہ وہاں ذکر تابی سفر پر آگندہ بال اور غبار آلود

اور ان کو تباہی و تباہی اپنے طرف آسمان کے کہتا ہی امی رب میرا ہی رب میرے
اور کھانا اور سکا حرام اور مینا اور سکا حرام اور پینا اور سکا حرام اور پرورش کیا گیا
ساتھ حرام کے پس کھان قبول کیا دے دعا اور شخص کی نقل کی اسکو مسلم
ف یعنی رزق حلال پر موقوف ہی قبولیت دعا کی اور کہا گیا ہی کہ دعا کے
دو بازو میں اکل حلال اور صدق مقال جب یہ دونوں دعاوں کی نہ قبول ہوگی

اور نہ عبادت عن ابی ہریرۃ قال یأتی علی الناس زمان یشکون
المرء ما أخذ منه آمن الحلال أم من الحرام رواہ البخاری روت
ابو ہریرہ سے کہا کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آدھ گناہوں پر
ایک زمانہ کہ نہیں پروا کرے گا آدمی ساتھ اس چیز کے کہ یو گناہ سے کہ آیا حلال
لیا ہی یا حرام سے نقل کی اسکو بخاری نے ف یعنی تمیز نہیں کرے گا درمیان
حلال و حرام کے ہرچہ آمد بدمان شان خوردند و آنچه آمد بزبان شان گفتند
جب آدمی گفتار کے بعد ضرورت کہ اوہں سے بقا و سکا اور نفقہ اپنے عیال
اطفال کا ہو سلاست رہنمائی اور جب حد ضرورت سے گذر اور طمع میں پڑا مال
جمع کرے نیکی پس خوف ہی کہ حرام میں مبتلا ہو عن عبد اللہ بن مسعود
قال لا یكسب عبد مال حرام فیتصدق منه فیقبل منه
ولا ینفق منه فیبارک له فینہ ولا یتربک له خلف ظہرہ الا
کان زاده الی الثارین اللہ لا ینجو السعی بالسعی ولكن ینجو السعی

بِالْحَسَنِ إِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا بِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ رَوَايَتُ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ
 ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کہ تائبہ مال حرام پھر
 خیرات کرے اوس سے پھر قبول کیا جاوے اوس سے اور نہیں خرچ کرنا مال حرام کا
 پھر برکت دیجاوے واسطے اوس کے مال میں اور نہیں چھوڑنا مال حرام پیچھے اپنے
 مگر ہوتا ہی تو شہ او سکا پہنچا نیوالا طرف آگ کے تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں دور کرتا
 برائی کو ساتھ برائی کے اور لیکن دور کرتا ہی برائی کو ساتھ بھلائی کے تحقیق علیہ
 مال نہیں دور کرتا ہمد کو روایت کی اسکو احمد نے **ف** یعنی مال حرام میں سے
 اگر لے دے تو مقبول نہیں ہوتا اور ثواب نہیں ملتا اور مال حرام چھوڑ جاتا تو
 واسطے وارثوں کے تو ہوگا گناہ او سکا اس پر قیامت تک اس لئے کہ اس کے سبب دوسرے
 مرتکب گناہ کے ہوئے اور جو کوئی صدقہ دیوے مال حرام اور امید رکھے ثواب
 کی کافر ہوتا ہی اور اگر فقیر لینے والے کو معلوم ہو کہ یہ مال حرام ہی اور وہ دعا کرے
 اوس کے لئے تو وہ بھی کافر ہوتا ہی نفوذ باللہ من مال الحرام جانا چاہئے جو شخص کہ
 حرام کھاوے اوسکی عبادت قبول نہیں ہوتی اور نہ اوسکا صدقہ اور نہ اوسکی
 دعا اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی جو شخص دس درم سے ایک کپڑا خرید
 کیا اور اوس میں یکدرم حرام کی تھی تو اوس کپڑے سے نماز اوسکی قبول نہیں ہوتی
 انشاء اللہ تعالیٰ دوسری حدیث میں ذکر اوسکا مذکور ہوگا غرض مال حرام کچھ فائدہ
 نہ اوتھا دیگا بلکہ وہ سب اوس کے ہلاکت کا ہوگا پس چاہئے کہ حرام سے بچے اور حلال

روزی طلب کرے اور زیادتی سے طمع مال کے پرہیز کرے اور بقدر حاجت اپنے
 اور اپنے عیال و اطفال کے کفارے عنه قال طلب کسب الحلال
فَرِيضَةً بَعْدَ الْفَرِيضَةِ رَوَاهُ الْإِسْهَاقِيُّ روایت ہی عبد اللہ بن مسعود کہ
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طلب کرنا کسب حلال کا فرض ہی بعد فرض کے
 نقل کی اسکو بیہقی نے ف یعنی بعد ادا کرنے فرایض اللہ کے جیسے نماز و روزہ وغیرہ
 کہ ہر آدمی پر فرض ہی طلب کرنا روزی حلال کی فرض ہی اور پروردگار عالم
 جیسا اپنی عبادت فرض کیا ویسا ہی واسطے ہر بندے کے پیدا کرنا روزی حلال کی
 فرض کیا پس موافق اپنے حاجت کے روزی حلال کو چھوڑ کے طمع دنیا میں اور
 جمع کرنے میں مال کے مبتلا ہو کر طرف حرام کے مایل درغوب ہو گئیں اور خدا سے
 نہیں ڈرتے اور قیامت کا خوف نہیں رکھتے عن رافع بن خدیج قال
قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْكَسْبِ أَطْيَبُ قَالَ عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدَيْهِ وَ
كُلُّ بَيْعٍ مَبْرُورٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت ہی رافع بن خدیج سے کہا کہ کیا گوارا
 رسول خدا کے کونسا کسب پاکیزہ ہی یعنی افضل ہی فرمایا کام کرنا آدمی کا اپنے ہاتھ
 اور جو کچھ بیچنا ہو مقبول نقل کی اسکو احمد نے ف یعنی افضل کسب وہ ہی کہ ہاتھ
 اپنے کیا جاتا ہی جیسے زراعت اور کتابت اور خیاطہ وغیرہ اگر ہاتھ سے کسب کر سکتا
 ہی تو تجارت کرے کہ اوس میں دیانت اور امانت ہو یہ بھی کسب حلال ہی معلوم کیجئے کہ جو
 اور اہل و عیال کو اپنے خلائق سے بے نیاز رکھنا اور او کا نفقہ کسب حلال سے دینا

جہاں فی سبیل اللہ میں داخل ہو اور بیت سے عبادتوں کے لئے جہاں میں داخل ہو
 قَالَ مَنْ اشْتَرَى ثَوْبًا بِعَشْرَةِ دَرَاهِمٍ وَفِيهِ دِرْهَمٌ حَرَامٌ لَمْ يَقْبَلِ
 اللَّهُ تَعَالَى لَهُ صَلَوةً مَا دَامَ عَلَيْهِ وَاهُ كُنْ رَوایت ہی بن عمر سے کیا
 جو شخص کسی خریدی ایک کپڑا اس درہم کو اور بیچ اوس کے ہی ایک درہم حرام کی مبین قبول
 اللہ تعالیٰ واسطے اوس کے نماز جب تک کہ ہووے کپڑا اوپر نقل کی اسکو احمد نے من
 سمجھا چاہئے کہ نو درہم حلال ہو اور یک درہم حرام اوس کے کپڑا خریدے اور اوس کے
 نماز مقبول ہو پھر کہ نو نماز مقبول ہوگی اوس شخص کی کہ کمانی اوسکی اور کھانا
 اوسکا اور کپڑا اوسکا حرام سے ہو اور پرورش کیا تن کو اپنے حرام سے پس ایسے
 لوگ کی نہ نماز قبول ہوگی نہ صدقہ نہ دعا چاہئے کہ پرہیز کرے روزی حرام سے
 اور طلب کرے قوت حلال باللہ ہو اور سب مسلمانوں کو روزی حلال عنایت
 اور قوت حرام اور شبہات سے بچا اور تیری توحید و رضامندی پر اور تیری

حبیب خاتم النبیین شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین کی سنت پر

جنت اور موتے قائم رکھو اور شرک و بدعت سے

بچا اور جنت الفردوس عطا فرما

آمین یا رب العالمین

فرمایا کہ فاصلہ یعنی درمیان کی دوری ایک سے دوسرے کی پانچ سو گز کا راہ ہے اور دربارت بھی ہر ایک کی اسی قدر اور اسی
 اور چوڑائی کو سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا ہے اور درمیان ہر ایک کے کتے فرشتے میں انگلی گنتی سوائے
 کے کسی کو معلوم نہیں ہے وَمَا يَعْلَمُ جُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ کہا ہے یا رسول اللہ فرمائیے کہ ساتویں آسمان کے پر
 کیا ہے فرمایا کہ دریا ہے حیات ہے اور لوگ اس کو آب حیات کا دریا کہتے ہیں کہا اس کے اوپر کیا ہے فرمایا کہ دوسرا دریا ہے
 نام اس کا مقام ہے درازی اس دریا کی سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا ہے کہا اس کے اوپر کیا ہے فرمایا کہ گنت
 فرشتے بعضے نئے کوع میں ہیں اور بعضے سجے سے ہیں اور کبھی سے طاعت سے خدا کے دم نہیں لیتے لیکن جس کا کفایت
 ہوگی سو تو تھا کر کہنے سُبْحَانَكَ مَا عِبَدُكَ نَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ کہا اس کے اوپر کیا ہے فرمایا کہ ایک دریا ہے اس کا نام
 دریا رضا کہا اس کے اوپر کیا ہے فرمایا کہ فرشتے جبروت کے اور وہ اسی کثرت اور زیادتی سے ہیں کہ ان میں ایک سو ہی رہتے
 کی جگہ نہیں ہے کہا اس کے اوپر کیا ہے فرمایا کہ ستھ المروج یعنی ایک چھت اوپر کیا اس کے اوپر کیا ہے فرمایا کہ فروغ
 یعنی فرمان کا درق کہا اس کے اوپر کیا ہے فرمایا کہ نور المشہود کہا اس کے اوپر کیا ہے کہ سدرۃ المنتہی کہا اس کے اوپر کیا ہے
 فرمایا تیرا درپردہ چاہے کہ درازی ہر ایک فرشتے کی انداز سے اس دنیا کے برابر ہے کہا اس کے اوپر کیا ہے فرمایا
 کہ عرش عظیم ہے کہا اس کے اوپر کیا ہے فرمایا تیرا درپردہ اندھیری کہا اس کے اوپر کیا ہے فرمایا تیرا درپردہ
 تجلی کا کہا اس کے اوپر کیا ہے فرمایا تیرا درپردہ افق کہا اس کے اوپر کیا ہے فرمایا تیرا درپردہ مانتاب کا
 کہا اس کے اوپر کیا ہے فرمایا تیرا درپردہ رعد کا کہا اس کے اوپر کیا ہے فرمایا تیرا درپردہ ہے لیکن او کی دوری اور درازی
 جانتا ہے سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا کہا اس کے اوپر کیا ہے فرمایا کہ تیرا آئینہ ہے ہر ایک برابر تیرا درپردہ
 کہا اس کے اوپر کیا ہے فرمایا کہ تیرا درپردہ میں کہا اس کے اوپر کیا ہے فرمایا تیرا درپردہ کہا اس کے اوپر کیا ہے
 تیرا عالم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اس کے لیے کیا ہے کہا اس کے اوپر کیا ہے فرمایا تیرا درپردہ ہے صفا کی پانچ سو گز کا
 اور دنیا ہی برصفا کی اور شمار فرشتوں کے اس کے لیے کیا ہے اور تیرے انکی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے
 کہا ہے یا رسول اللہ فرمائیے کہ مکان آفتاب اور صبح کا کہلان ہے فرمایا کہ آفتاب چوتھے آسمان میں اور مانتاب
 آسمان میں کہا ہے یا رسول اللہ فرمائیے کہ آفتاب اور مانتاب دونوں بندے مومن ہیں یا کافر فرمایا کہ دونوں مومن ہیں
 اور اس کے فرمان بردار اور وہ دونوں گنہگار نہیں ہونگے کہا ہے یا رسول اللہ فرمائیے کہ وہ دونوں ایک برابر یا
 کم و بیش ہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دونوں کو برابر بنایا ہے اور سب چیزوں سے برابر وشن کیا ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ کی عزت
 سپر ہوئی کہ رات اور دن کو جدا جدا بندے تب جبرئیل حکم دیا کہ اسے اپنے پر کی سیاحت کو مانتاب کے منہ پر دیا کہ
 سیاحتی ظاہر ہوئی اور اس کی دشمنی کم ہوئی اور رات دن سے جدا ہوئی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندہ مومن سیاحہ سو
 بی اس میں من وجعلنا اللیل والنهار آیتین لِمَنْ حَوَّلَا إِلَيْهِ الْآيَاتِ وَجَعَلْنَا إِلَيْهِ الْآيَاتِ وَجَعَلْنَا إِلَيْهِ الْآيَاتِ وَجَعَلْنَا إِلَيْهِ الْآيَاتِ

برسنگ آئے ایک کان سے دوسرے کان تک اس فرشتے کے پہنچنے سے اور ان کے بعض کا سر سفید ہوا ہے اور
 بعض کا کوئی کا اور بعض کا یا قوت کا اور ان کی رانہ نوری ہے آدمی ان کی اور ادھی بجلی کی اور ادھی پانی
 کی اور ادھی مٹی کی لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت پائیکو سکھا سکتی ہے نہ پانی مٹی کو کلا سکتا ہے اور شیخ انکی سبحان من
 اَلْفَ بَیِّنَ الشَّجِّ وَالنَّارِ وَالْفَ بَیِّنَ قُلُوبِ الْمُؤْمِنِیْنَ کہا ہے یا رسول اللہ فرمائے کہ وہ سب
 فرشتے کیونکر عرش کو لئے ہوئے ہیں فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے فرشتوں کو پیدا کیا ہے اور انکو الہام دیا کہ کہیں کلمہ
 لا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ جب فرشتوں نے اس کلمہ کو سنا تو ہزار ہا پر بار عرش عظیم کو اپنی گردن
 اٹھا لیا اور کچھ تعالیٰ اور سختی انکو نہ پہنچی اور عرش انکی گردن سے چھ سو برس کی راہ اونچا ہو گیا اور کھڑا اور حق تعالیٰ
 نے اپنی قدرت سے اسکو سنبھالا کہا ہے یا رسول اللہ فرمائے کہ دنیا کا نام کیوں دیا گیا کہ دنیا کا صرف اٹھو فی معاش
 کے واسطے کیونکہ دنیا بوج ہے اور جو شخص اسکی محبت رکھتا ہے وہ دوزخ میں ہمیشہ رہیگا اور نام اُس دوزخ کا نادیہ ہے
 اور وہ شخص جس جہنم کو اپنے اوپر لازم کر لیا کہ اس سے یا رسول اللہ فرمائے کہ قیامت کا نام کیوں قیامت رکھا فرمایا
 کہ قیامت ہے جہنم کا دن پہلے خلقت اور پچھلی خلقت بالکل اپنی قبروں سے برہہ اٹھیں گی اور گھبراہٹی ہوئی اور انکے ہاں
 کئے ہوئے اور اس طرح رہیں گی اور نہیں پچھا لیں گی کہ کون ہے اور کیا حال ہے اور اپنی ماتحتوں کو اپنے منہ پر رکھیں گی اور ایک
 برس تک در سے قیامت کے دن اپنی قبروں پر پھری رہیں گی اور دوسرے کو نہیں جانیں گی اور ایک دوسرے کو نہیں پہچانیں گی
 وقت اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا کہ ان لوگوں سے حساب لو بعد اسکے انکو حساب کی جگہ میں لیجا ئیں گے اس واسطے اسکو قیامت ہے
 میں کہا ہے یا رسول اللہ فرمائے کہ پہلی پیدائش عالم کی کو نسا دن تھا فرمایا کہ ہفتے سے جمعے تک اللہ تعالیٰ نے ساتوں
 طبق آسمان اور زمین کو اور جو زمین ہے پیدا کیا اور پچھلے کو تمام فرمایا اس سب سے نام ہفتے کا شنبہ ہے اور خدا تعالیٰ
 چاہتا ہو ایک پہل سے کہ میں سب کو پیدا کرتا لیکن آسمان کا کام کرنا رحمانی ہے اور جلدی کرنا شیطانی ہے جیسا کہ فضل مشیر
 اَلْاَخِیْرِ مِنَ الرَّحْمٰنِ وَالْاَخِیْرِ مِنَ الشَّیْطٰنِ کہا ہے یا رسول اللہ فرمائے کہ اللہ تعالیٰ نے کون دن کس کو
 پیدا کیا فرمایا کہ ہفتے کو آسمان اور زمین اور آفتاب اور چاند اور ستاروں کو مرتب فرمایا اور ہر کے دن جانو دن کو
 اور ہر نکل کے دن لوگوں کو اور بدہ کے دن دریاؤں کے پانی اور پہاڑ کے پتھر لوگوں کو اور درختوں کو پیدا کیا اور لوگوں
 کی روزی کو حصہ فرمایا اور انکی تقدیر کیا اور جبرائیل کے دن رحمت اور روح اور جمعے کے دن آدم اور حوا کو مخلوق فرمایا
 جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے پچھلے سورہ قاف میں وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَہُمَا فِیْ
 سِتَّةِ اَیَّامٍ وَمَا مَسْتَأْذِنُ لَعُوْبٍ اور تحقیق پیدا کیا ایسے انوں اور زمینوں کو اور جو کہ درمیان انکے ہے چھ
 دن کے اور انکی ہر کوئی مانگی کہا ہے یا رسول اللہ فرمائے کہ وہ کون رکابی چاہئے زیادہ سخت ہے فرمایا کہ لو کہ کون
 پیدا کرے اسکی پتھر سے بہت سخت ہے اور وہ پتھر سے بہت سخت ہے کہا لو ہے سے زیادہ سخت کیا ہے فرمایا کہ اگر کہا کہ سے زیادہ

و فشا لی لیرج
 کارایے کے ہے
 کیوں مقرر کیا
 تم میں و حکما
 یا رسول اللہ
 جنتیں آسمان
 میں اور یہاں
 قی اور زمین
 کی وقت
 نرا اور ہر اند
 ن کے اور
 ن فرمایا کہ
 ایک کا اند
 ظہر ہی سخت
 دوزخ کی
 ان میں
 فی ہے اگر
 ان سے
 دودہ بانی
 فرمائے کہ
 ہاتھ پر
 فرمائے
 معلوم
 نکار
 بار ایک



سخت کیا ہے فرمایا کہ ہوا کہ اسکو چھڑا دیتی ہے اور اس سے موج نکالتی ہے کہا سچ ہے یا رسول اللہ فرمائے کہ وہ کونسا
 جانور ہے کہ ہمیشہ ہوا ہی پر رہتا ہے اور کبھی زمین پر نہیں بیٹھتا ہے فرمایا کہ وہ ایسا جانور ہے کہ رنگ اسکا سفید اور بدن
 اسکا مثل گھوڑے کے اور زلف مثل زلف عورتوں کے اور اسکا پر جانوروں کے پر کے طرح جھومتا ہے کہ وہ اندادیتا ہے
 جھٹ پٹ اسکو اپنے پیٹ میں رکھ لیتا ہے اور سر سے بچہ پیدا کر جاتا ہے اور ہمیشہ ہوا ہی پر رہتا ہے نہ تو آسمان میں
 اور نہ زمین پر اور رات دن سب میں اللہ تعالیٰ کے رہتا ہے کہا سچ ہے یا رسول اللہ فرمائے کہ بنی آدم کیوں رنگ میں ایک
 دوسرے سے تفاوت رکھتے ہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو سب رنگ کی امتی سے بنایا تھا ایسیو اسطے بنی آدم کا
 رنگ ایک دوسرے کے برابر نہیں ہے کہا سچ ہے یا رسول اللہ فرمائے کہ آدمی کی جان کو کس طرف سے کالبد میں لاتے ہیں
 اور پھر کس طرف سے نکالتے ہیں فرمایا کہ منہ سے لاتے ہیں اور منہ سے نکالتے ہیں کہا سچ ہے یا رسول اللہ فرمائے کہ جان دینے
 کے وقت سخت ہے یا نکالنے کے وقت فرمایا کہ جان کنڈی کا وقت بہت ہی سخت ہے لغو زبان نہ بنا کہا سچ یا رسول
 اللہ فرمائے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے آدم کو کیوں حکم کیا کہ ہمیشہ میں رہو اور سوائے گہیوں کے جو چھلک تھاری طبیعت چاہے
 لھاؤ تم پر سب جناح ہے پھر کس واسطے آدم کو بہشت سے نکالا فرمایا کہ پر سب نافرمانی کے کیونکہ جب آدم نے اللہ تعالیٰ کا
 نافرمانی کی وہ گنہگار ہوا اور اسی واسطے ہمیشہ سے نکالا کہا سچ یا رسول اللہ فرمائے کہ آتش درخت کے کتنے خوشے تھے فرمایا
 کہ سات خوشے کہا پر ایک خوشے میں کتنے دانے تھے اور ایک ایک دانے کتنے برے فرمایا کہ ہر خوشے میں برسے پانچ دانے اور
 ہر ایک دانہ برابر برسے مرغ کے اندے کے اور ایک خوشے میں اسکے تین دانے تھے انہیں سے دو دانے آدم اور چارے کھائے
 اور باقی ایک دانہ جبکہ آدم کو بہشت سے نکالا اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسکو تین سو کرے کر کے آدم کو غایت فرمایا کہ اسکو
 بوسے اور حب آدم نے انکو بوسا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وہ کھڑے زمین میں کھلنے کے ساتھ ہی رنگ برنگ ہو کر آگے
 اور آگے ہر طرح سے غلے اپنے چٹا اور مسورا اور گہیوں کا شل درسونگ جو وغیرہ پیدا ہو کہا سچ ہے یا رسول اللہ فرمائے
 کہ پویش آدم اور حوا کی کیا تھی فرمایا کہ براندب کے پیار میں ناخیر کا ایک درخت تھا اور آتش درخت کی تین تپاں تھیں آدم
 ان تین تپوں میں سے ایک کی آزار اور دوسرے کا حمامہ اور تیسرے کی چادر بنائے اور اللہ جل شانہ کے حکم سے بدن
 مومین حضرت حوا کے ایسے لائے ہوئے کہ سر سے پاؤں تک بھپ گیا کہا سچ ہے یا رسول اللہ فرمائے کہ آدم اور حوا
 کون سے جگہ میں ملاقات ہوئی اور کس مقام پر سکونت انھوں نے اختیار کی فرمایا کہ انکی ملاقات جبل عرفات پر
 ہوئی اور بیت المعمور پر جہاں اب کہ مکہ معظمہ ہے انکی سکونت کی جگہ کہا سچ ہے یا رسول اللہ فرمائے کہ آدم کو حوا
 سے پیدا کیا یا حوا کو آدم سے فرمایا کہ حوا کو آدم سے اور ایسیو اسطے طلاق دینا عورت کا مرد کے اختیار میں ہے کہا سچ
 یا رسول اللہ فرمائے کہ ہوا کو آدم کے اعضا سے بیرونی سے بنایا یا درونی سے فرمایا کہ اعضا سے درونی سے اور اسی
 لئے عورتیں مردوں سے چھپتی ہیں درندہ شرم تو ہیں اور مردوں میں چھپتے ہیں کہا سچ ہے یا رسول اللہ فرمائے کہ حوا

آدم کے بائیں پہلو سے پیدا ہوئے یا دائیں پہلو سے اور اگر دائیں پہلو سے پیدا ہوئے تو لڑکی اور لڑکا
 برابر کے حصے دار ہوئے کہا سچ ہے یا رسول اللہ فرمائیے کہ اس دنیا میں پہلے آدم سے کونسی خلقت تھی فرمایا کہ پہلے
 فرشتے پھر سوال کیا کہ فرشتے کے پہلے کون تھا آپ نے فرمایا کہ انکے آگے پرانے تھیں اور پر یوں سے پہلے ستر برس تک
 زمین پر فرشتے تھے کہا سچ ہے یا رسول اللہ فرمائیے کہ آدم نے حج ادا کیا تھا یا نہیں فرمایا کہ مان ادا کیا تھا کہا سچ ہے
 یا رسول اللہ فرمائیے کہ آدم کا ختنہ کس نے کیا تھا فرمایا کہ قدرت اچھی سے وہ مخنوں مخلوق ہوئے تھے پھر پوچھا کہ حجامینہ
 کی کس نے کی تھی فرمایا کہ جبریل نے اپنے پر سے پوچھا کہ بعد آدم کے پھر کس کا ختنہ کیا گیا فرمایا ابراہیم کا کہا سچ ہے یا رسول
 اللہ فرمائیے کہ اس دنیا میں خون پہلا کس نے کیا اور طریقہ مدفون کا کس نے بنایا فرمایا کہ اول قابیل نے اپنے بائیل کا خون کیا اور
 دستور دفن کر لیا کوئے اسکو سکھایا اور حقیقت اسکی یہ ہے کہ جب آدم اور حوا بعد جدائی کے اکٹھے ہوئے اسی روز
 جو انیسویں تہ جل سے رہیں اور پہل میں ایک بیٹا اور ایک بیٹی جو زائید ہوئے اور دوسرے دن بھی یہی اتفاق ہوا اس میں ام
 بیٹے کے بیٹے دوسرے دن کی بیٹی سے بیاہ دیئے تھے آخر میں جب باری قابیل اور بائیل کی بیوی بچی حضرت آدم کا بائیل
 کے ساتھ والی لڑکی کو قابیل سے اور قابیل کے ساتھ والی کو بائیل سے بیاہ کر دیا اس میں ابلیس نے قابیل کے پاس کر
 اسکے دل میں دھوکا دال دیا کہ اسی قابیل سے ساتھ والی بہن بہت ہی خوب صورت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسکو تیرے
 ہی واسطے پیدا کیا ہے لیکن آدم نے اسکو بائیل سے بیاہ دیا ہے قابیل اسکا کسے ہی متشکر ہوا اور ابلیس علیہ السلام
 پوچھا کہ اب میں اس میں کیا کروں اس ملعون نے اسکو صلاح دی کہ اگر تو اپنے بھائی بائیل کو مار دالے تو اسکی جوار تیرے
 ساتھ لگے گی بعد اسکے ایک دن قابیل نے بائیل کو اکیلا پایا اور اسوقت ابلیس نے قابیل کے سامنے حاضر ہو کر کہا کہ
 اسی قابیل ہی وقت فرصت کا ہے بائیل کا کام تمام کر قابیل نے پوچھا کہ میں کس طرح ماروں ابلیس نے کہا کہ ایک تیرے کو دھوکہ
 دے پھر رنجوب و سے مارتا کہ وہ تیرے پرزے پرزے ہو جائے پھر ان پرزوں میں سے ایک چٹان اٹھا کر بائیل کے سر پر
 مارنا الغرض قابیل نے بائیل کا اس طرح سے خون کیا بعد اسکے اپنی نادانی کے سبب گھبرا کر بائیل کی لاش کو لیا کرے
 چونکہ خواہش ازری یہی تھی کہ سب مومن زمین میں گارے جاویں اسلئے دو کوئے آسمان سے زمین پر اترے اور
 قابیل کے سامنے آئیں میں نے ذکر کیا ہے دوسرے کو مار دالا اور اپنی بیوی سے زمین کو کھود کر اوس سے کو اوس میں گھر مٹی سے
 چھپا دیا اور آپ نے کہا قابیل نے اسی طرح بائیل کی لاش کو زمین میں مدفون کر دیا کہا سچ ہے یا رسول اللہ فرمائیے کہ وہ کوئے
 زمین سے چھپر آفتاب کی روشنی ایک ہی طرف بیچتی ہے اور پھر قیامت تک اس میں بر آفتاب طلوع نہیں ہوگا فرمایا
 کہ وہ زمین دریا سے نیل ہے احوال اوسکا یوں ہے کہ جب فرعون حضرت موسیٰ پر غالب بنا اور انکا چھپا گیا اسوقت
 حضرت نے اللہ جل شانہ کے حکم سے اپنے عصا کو دیبا سے نیچا کر مارا تو ادریا خشک ہو گیا اور بارہ رستے اس میں سے نمود
 ہوئے حضرت تو بخوبی اپنی قوم کی ساتھ ہوا ہو گئے اور فرعون بالکل اپنی فوج اور لشکر کے ساتھ اشدین غرق ہو گیا اسی

وہ کوئے آسمان سے
 خیر اور بد
 دیتا ہے
 آسمان میں
 رنگین ایک
 بنی آدم کا
 لاتے ہیں
 بان دے
 حج یا رسول
 چاہے
 اللہ تعالیٰ کا
 تھے فرمایا
 خدو اور
 کھائے
 مایا کہ اسکو
 لڑکے
 بد فرمائیے
 میں آدم
 بے مدد
 اور حوا
 بات پر
 دم کر
 کیا سچ
 اور اسی
 کہ حوا

پیدا ہوئی کہا سچ ہے یا رسول اللہ فرمائے کہ جہاں بیارون کے کہ دنیا پر میں کہاں تک میں اور کسے اسکو پیدا کیا فرمایا کہ
اصل اکی کوہ قاف سے پس اگر بے کوہ قاف نہیں ہوتے تو زمین باقی میں نہیں چھڑتی اسوٹے اللہ تعالیٰ نے ان بیارون
کو بیخ زمین کی بنایا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیسویں سیدارہ سورہ عم میں وَالْجِبَالُ أَقْنَادًا اور بیارون کو بیخ
کہا سچ ہے یا رسول اللہ فرمائے کہ ہیز زمین کسپر پھری ہوئی ہے فرمایا کہ ایک میل کے سینک پر اور اس میل کے چار سینک میں اور
ہر سینک کے ستر گوشے اور درازی ہر سینک کی پانسو برس کی راہ اور اس میل کے چار کچھ ہیں اور ایک سینک کے دوسرے
سینک تک پانسو برس کا راہ ہے اور پانسو کا یور میں اور دھم بچم میں اور وہ بالکل عالم کو ایک ہی سینک پر لے ہوئے
ہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اسپر کچھ کچھ درد نہیں پہونچتا ہے کہا سچ ہے یا رسول اللہ فرمائے کہ وہ میل جسکی
پر یہ زمین پھری ہوئی ہے وہ کس کچھ ہے فرمایا کہ ایک پتھر سفید پر اور وہ پتھر مسعود کے پہاڑ پر ہے اور بنیاد اس پہاڑ کی
دو رخ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو دو رخ لوگوں کے واسطے پیدا کیا ہے اور پچائنی اس پہاڑ کی ہزار برس کی راہ ہے اسی کے بعد
تم سنو اور کچھ کہ جب قیامت ہوگی اللہ تعالیٰ کے حکم سے سب کافروں کو اس پہاڑ پر لچائینگے اور پہاڑ اس طرح سے خفیش
کرے گا کہ بالکل کفار پہونش بد جو اس ہو کر کتے دو رخ کے درمیان پرینگے کہا سچ ہے یا رسول اللہ فرمائے کہ اس کے
کے سامنے کیا چیز ہے فرمایا کہ ایک پتھر اور وہ چھ اونڈ کے حکم سے اسکی انکھ کے سامنے آتا ہے اور اسکی دھیر ہے کہ ایک
مترہ ابلیس نے اس میل کو ڈھوکا دیا اور کہا کہ اسی میل چھکڑا افسوس تا ہے کہ چھکڑا کسی طرح کی اسایش نہیں ملتی
ہے اور ناجی چھکڑا مفید کیا ہے تاکہ اب لا انا ذک تو عالم کے بوجھ اٹھاتا رہے تب میں نے کہا اب کیا کرین اللہ تعالیٰ کی
ہو مرضی تھی ابلیس نے کہا اسی میل کو اپنے سینک تو سمیت لے اچھی یہ بوجھ کرے گی اور تو زحمت بارگشی سے نجات پائیگا
اور کہ مباد انجام اسکا کیا ہو فرمایا اپنے سینک کو سمیت لیا اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے اس بوجھ کو اسی طرح سے معلق رکھا
اور ایک چھ کو پیدا کیا کہ بیکی ناک میں کھ کے ایسا فیش مارا کہ میں بہت ہی ڈرا اور اسی وقت کھڑا ہو گیا اور چھکڑا اسکی
انکھ کے سامنے آئے لگا کہا سچ ہے یا رسول اللہ فرمائے کہ کوہ مسعود کہاں ہے فرمایا کہ کوہ غضبان کے سامنے کہا اور
پہاڑ کا نام غضبان کیوں ہو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے غضب سے اس پہاڑ کو پیدا کیا ہے تاکہ آتش برستوں کو اس پہاڑ پر
عذاب کرے کہا سچ ہے یا رسول اللہ فرمائے کہ تقریباً اس پہاڑ کی کیا ہے فرمایا کہ ستر ہزار میدان کے اس پہاڑ پر
اور ہر ایک میدان پر ستر ہزار ستر ہزار ستر ہزار ستر ہزار اور ہر کو پتھر میں ستر ہزار ستر ہزار اکے اور ہر پتھر میں
ستر ہزار چھ ہے اور ہر چھ میں ستر ہزار صدوق اور ایک ایک صدوق میں ستر ہزار سانپ زمرد میں کہ درازی ستر
ہزار ستر ہزار کی راہ ہے اور ہر سانپ کے سر پہ ستر ہزار ستر ہزار ستر ہزار ستر ہزار ستر ہزار ستر ہزار ستر ہزار
کی تیزی سے پہاڑ پانی ہو کر چاہے اور اگر اس پہاڑ کی گ راہی کے دھبے کے پر دنیا پر ہے تو مشرق سے مغرب
بالکل چھکڑا کہ سیاہ ہو جاوے کہا سچ ہے یا رسول اللہ فرمائے کہ کوہ غضبان کے کیا ہے فرمایا کہ ایک ستر ہزار نام اسکا

کا کہا سچ
ہ کہا سچ
اللہ تعالیٰ
س کی یہ
ہوں
اللہ تعالیٰ
احضرت
ما ہے
ی سچ
ہو کر وہ
ی اور
و جہاں
فرمایا
کا
ما ہے
اور میں
کے لفظ
سوال اللہ
س کی
اور کس
اور آخر
س کی
طرح سے
اور ہم
سے جگیا
راہ ہے

اور یوں ہے کہا اوسکے نیچے کیا ہے فرمایا کہ دوسری ایک تختہ زمین ہے سفید جیسے کچی چاندی اور نام اوسکا عجیب ہے اور نہایت
 خوشبودار اسکی خوشبو مشک اور بھان کی سی اور روشنی اسکی چاند کی طرح اللہ تعالیٰ کے حکم سے سب نیک کار اور پرہیزگار
 اوس زمین پر آگئے کئے جاوین گے کہا سچ ہے یا رسول اللہ فرمائے کہ جو زمین کے غضبان کے نیچے ہے اور وہ مخصوص ہے واسطے
 نیک کاروں کے آپ سطح پر چوخیگے فرمایا حق تعالیٰ اس میں کوروم میں ظاہر کرے گا اور اس زمین سے اسکو بدل کر گناہیسا فرما
 اللہ تعالیٰ نے جو دہویں سیارہ سورہ ابراہیم میں یوسف نیک کمال کا ذکر غیرہ الارض والسموات وورد اللہ
 الواحد القہار اسدن کہ بدلے جاوے گی زمین اسواوس زمین کے نور بدلے جاوین گے آسمان اور اوپر ہونگے سب لوگ
 واسطے اللہ اکبر غالب کے کہا سچ ہی یا رسول اللہ فرمائے کہ عجیب ہے کیا ہے فرمایا کہ اسکے نیچے ایک دیبے مقام نام کہا اس دریا میں
 کیا ہے فرمایا کہ ایک مچھلی ہے نام اوسکا بہلون نام اوسکا مشرق میں اور دم مغرب میں اور بالکل جہان اسکی پتھر پر ہے کہا
 سچ ہے یا رسول اللہ فرمائے وہ مچھلی اور وہ دریا کہاں ہے فرمایا کہ خاک نمناک پر ہے کہا خاک نمناک کہستان
 مچھلی ہوا ہے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے دریا پر رکھا ہے کہا سچ ہی یا رسول اللہ فرمائے کہ صفت اس دریا
 کی کیا ہے فرمایا کہ اس دریا میں مترنبر از برتر ہے میں اور برتر ہے میں مترنبر از شہر اور برتر شہر میں مترنبر از عالم اس
 دنیا کے برابر اور برتر عالم میں مترنبر از فرشتے ہیں اور وہ شبانہ روز اپنی زبان شیریں سے کہے کہ لا الہ الا اللہ محمد
 رسول اللہ پر تاکرتے ہیں کہا سچ ہے یا رسول اللہ فرمائے کہ اس دریا کے نیچے کیا ہے فرمایا کہ ایک ہوا ہے اور وہ
 دریا قدرت الہی سے اسی ہوا کے اوپر چھوڑا ہوا ہے کہا سچ ہے یا رسول اللہ فرمائے کہ اس ہوا کے نیچے کیا ہے فرمایا کہ
 ایک پہاڑ ہے بہت ہی تراکھا اوس پہاڑ کے نیچے کیا ہے فرمایا کہ ایک دریا خون اور مہیک کہا وہ کون لوگوں کے
 واسطے ہے فرمایا کہ دوزخیوں کے لئے جب قیامت ہوگی ان لوگوں کو پانی کے بدلے دینگے خود با اللہ منہا کہا اس دریا کے
 نیچے کیا ہے فرمایا کہ الگ دریا ہے اور نام اسکا عجیب ہے اور وہ آگ دوزخیوں کی شراب ہوگی اور جنت میں لگے
 بالکل ازبایان انکی پیسے باہر نکال دینگے اور حق تعالیٰ کے حکم سے الکی بیت میں گھس جائیگی کہا اوس دریا کے
 آتشین کے نیچے کیا ہے فرمایا کہ نور کے پردے ہیں مثل کتاب کے تان کہا ان پردوں کے نیچے کیا ہے فرمایا وہ سر
 پردے ہیں مثل فرشتہ کے درختان اور وہ میں فرشتے رہتے ہیں کہا اوسکے نیچے کیا ہے فرمایا کہ ہوا ہے کہا اوسکے
 نیچے کیا ہے فرمایا کہ اسکے نیچے ایک شہر ہے کہا اوس شہر کے نیچے کیا ہے فرمایا بزرگی اور بڑائی اور قدرت
 حق تعالیٰ جل شانہ کی ہے اور کہ اسکا ٹھکانہ اور ٹھکانا نہیں اور اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اسکے نیچے کے علم سے کسی بزرگ
 نہیں کیا ہے اور اوسکا علم نہ جھٹکے بلکہ کسی دوسرے پیغمبر کو بھی نہیں عطا فرمایا لیکن اسی عبد اللہ آگاہ انسان
 ہیں سے کسی شخص سے عرش کے لئے تخت زمین تک کسی پیغمبر سے سوال نہیں کیا ہے مگر تمہے کہا میں ہے یا رسول اللہ
 فرمائے کہ اس جہان میں مشیت کے مفرط اہل میں سے کون سے جاوے گا فرمایا کہ ایک کہ دوسرے میں مفرط اعدا

چوتھا عین البصر کہا ہے یا رسول اللہ فرمائے کہ بہشت کے چار شہروں میں سے اس دنیا میں کون سے چار شہر میں فرمایا ایک اہم دوسرے
منصوم تیسرا انصا ویر شام میں چوتھا عضل مدینے میں کہا ہے یا رسول اللہ فرمائے کہ چار زمین بہشت کی زمینوں
اس جہان میں کون سی ہیں فرمایا کہ ایک اندیس ہے مغرب میں دوسرا قاف ہی افریقہ میں تیسرا غسان ہے عراق میں چوتھا گردان
ہے خراسان میں کہا ہے یا رسول اللہ فرمائے کہ چار بہشت کی نہروں سے اس جہان میں کون سی ہیں فرمایا کہ پہلی فرات
دوسری نیل تیسری حیون چوتھی سحون کہا ہے یا رسول اللہ فرمائے کہ دوزخ کے شہروں سے چار شہر کون میں فرمایا کہ
قطاط دوسرا بطلان تیسرا دون چوتھا مدین کہا ہے یا رسول اللہ فرمائے کہ اس دنیا میں دوزخوں کی زمین سے کون چار
زمین میں فرمایا کہ ایک ان زمین شام میں دوسرا گردان ارضیہ تیسرا سحر و اوسرا ہے چوتھا غرقان کہا ہے یا رسول اللہ فرمائے
کہ درازی زمین کی کتنی ہے فرمایا کہ ایک دن کی راہ کہا کون سے دلیں سے فرمایا کہ آفتاب صبح کو پورب سے نکلتا ہے اور شام کو
پچھ میں دو تبا ہے کہا ہے یا رسول اللہ فرمائے کہ کوہ قاف کے پیچھے کیا ہے فرمایا کہ شہر ہزار زمین میں اور ہر ایک میں برابر ستر
ہزار کی دنیا کے کہا اسکے پیچھے کیا ہے فرمایا کہ شہر ہزار زمین چاندی کی جو کہ دریاں کے میں کہا کہ اسکے پیچھے کیا ہے فرمایا کہ شہر ہزار
زمین مشک کی کہا کہ اسکے پیچھے کیا ہے فرمایا کہ ہزار لوہے کا اور وہاں فرشتے اتنے کثرت سے ہیں کہ اگر کوئی ایک سوئی انہیں
پھینک دے تو زمین پر پھین کرے اور ہوا وہاں کی بہشتیہ معتدل یعنی بہت ہی برابر ہے نہ جارے کی سختی نہ گرمی کا دکھ اور
لبنانی جو رائی اسکی تہہ ہزار برس کی راہ ہے کہا اسکے پیچھے کیا ہے فرمایا شہر ہزار پر دے تاریکی کے کہا اسکے پیچھے کیا ہے
فرمایا شہر ہزار پر دے ہوا کے کہا اسکے پیچھے کیا ہے فرمایا ایک سانپ ہے نام اسکا ہر امون ہے اور وہ ایسا ہے کہ ہونہ زمین اور
پہاڑ اور پر دے اور دریا سب عالم کو کہ جسکا بیان سابق گذرا گھیرے ہوئے اور دم کو اپنے قیامت تک موبہ میں لے رہے گا
کہا اسکے پیچھے کیا ہے فرمایا کہ صا و راء کا اللہ کہا ہے یا رسول اللہ فرمائے طول عرف کوہ قاف کا اس کے
نہ ہزار برس کی راہ کہا ہے یا رسول اللہ فرمائے کہ ان ساتوں طبق میں کون کون ہے فرمایا کہ پہلی طبق پر فرشتے بیٹھا ہیں دوسری
طبق پر درندے تیسری طبق پر پر بیان چوتھی طبق پر پرندے پانچویں طبق پر کوئی نہیں ہے صرف وہ عمورے خدا کے بنائے
ہے چھٹی طبق پر نرم نرم تھیں اور جانور ساتویں طبق پر آدمی اور یہ ساتوں طبق زمین کے جدے جدے رنگ میں کہا ہے
یا رسول اللہ فرمائے کہ بہشت کو اللہ تعالیٰ نے آگے پیدا کیا ہے یا دوزخ کو فرمایا کہ اگر دوزخ کو آگے پیدا کرنا دوزخ کی بنیاد ہی
سے آسائیں بہشت کی کم ہو جاتی اس واسطے بہشت کو آگے پیدا کیا کہا ہے یا رسول اللہ فرمائے کہ بہشت کہاں اور کب
ہے اور کب میں فرمایا کہ بہشت چھ آسمان پر ہے اور آٹھ بہشت ہیں اور آٹھ دروازے ہر ایک کی ہزار برس کی راہ ہے اور
جہانمی یا نسبی جس کی راہ اور آٹھ ہزار دروازے پرانے فرشتے کہاں میں گزرتی انکی سیکو معلوم نہیں ہے اور جنت کے دروازے
ایک ہر ہے نہایت وسیع برابر آسمان ہر زمین کے اور اس میں کو تھیاں رنگ رنگ کی بنی ہوئی ہیں جسے چاندی کی اور بعضے باقوت
سرخ کی اور بعضے نرم و کی اور بعضے زرد کی اور بعضے جو اسفید اور بعضے جو اسفید اور بعضے لور سے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کے

اور نہایت
اور پر ہر نگار
صحن سے وسط
یگا جیسا فرما
نوا اللہ
سب لوگ
باس دریا میں
پتھر ہے کہا
کستان
فت اس دریا
اراعا اس
اللہ محمد
وہ ہے اور وہ
ہے فرمایا کہ
کون کے
جہاں میں
بہشتیہ
میں دریا ہے
یادہ سر
کہا اور کہ
قدرت
کوئی دروازہ
اسان
واللہ
سعد

اعمال کے بموجب ہر کو ایک ایک کوٹھری اونکے بہنے کی جگہ عنایت فرمایا اور ہر ایک کو ٹھہری برابر نذر دیا کہ ہے اور جو
 بہشت کی ایسی ہیں کہ اگر انکے ایک ناخن کے آدھے کو اس جہان کے لوگ دیکھیں بیہوش ہو جاویں اور حکم الہی سے فرشتے جنہوں کے
 پاس آئیں گے اور سلام باری تعالیٰ کا پہنچا کر طبق اور جواہر کے لئے سر پرست تیار کرینگے اور خوشخبری دیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے اس
 بہشت کو ایسی آرائش اور زیبائش کے ساتھ تمہارے رہی واسطے بنایا ہے تم سب خوش ہو اور جو چیز تمہاری طبیعت چاہے
 کھاؤ اور پیو اور جس طرح چاہو سیکرو پھرو چلو کہا سچ ہے یا رسول اللہ ^{۹۸} فرمائے کہ زمین بہشت کی کیسی ہے اور اسکا کیا حال
 اور اسکی رستی کیا کیا ہے اور کنکریاں انکی کیا ہیں فرمایا زمین بہشت کی کچی چاندی کی ہے اور اسکی مٹی اور خاک مشک اور
 عطر اور کافور اور کنکریاں اسکی یاقوت سرخ اور سفید اور مرد اور زبرد ہیں اور اسکی رستی یعنی گھاٹیں عفران ہے کہا سچ
 یا رسول اللہ ^{۹۹} فرمائے کہ سب جتنی جو کھانا کھائیں گے اور شراب پیئیں گے انکو حاجت انسانی ہوگی یا نہیں اور پہلے کس چیز کو دے کھائیں گے
 فرمایا کہ دے حاجت انسانی سے محض غرض ہوئیگے اور جب کھانا کھائیں گے اور شراب پیئیں گے اور انکو آسودگی حاصل ہوگی تب
 انکے بدن سے پسینا نکلیگا اور وہ بہت ہی خوشبودار مثل خوشبوے مشک اور کافور کے اور غذا انکی اول ان جھلی کا جگر ہوگا
 کہ جسکی پیچیدہ ریہا ہے کہا سچ ہے یا رسول اللہ ^{۱۰۰} فرمائے کہ بہشت میں کتنی نہریں ہیں اور انکی تعریف کیا ہے فرمایا چار نہریں
 کہ دے ہمیشہ جاری ہیں کبھی پانی میں کی نہیں ہوتی اور انکے کنارے پر جو کیاں ستہری ستہری مرصع جواہر سے بچی
 ہوئی ہیں اگر جنت والے لوگ ایک قطرہ پانی کا او سکے بینیں کستر برس نہ پائے ہونگے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے چھ بیستون
 سیارہ سورہ محمد میں فیما اَنْهَارٌ مِنْ مَّاءٍ غَيْرِ لَبٍ اَوْ اَنْهَارٌ مِنْ لَبٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَاَنْهَارٌ مِنْ
 خَمْرٍ لَدَّةٍ لِلشَّارِبِ وَاَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى ثُمَّ لَبَنٌ حَمِیْمٌ وَاَنْهَارٌ مِنْ سَائِغٍ وَاَنْهَارٌ مِنْ حَمِیْمٍ
 لی کہ نہیں بدلا گیا ہے اور انکا اور نہریں بہتی شراب کی خرا دینے والی واسطے پیئے والوں کے اور نہریں بہتی شہد صاف کئے
 گئے کی کہا سچ ہے یا رسول اللہ ^{۱۰۱} فرمائے کہ وسعت اور درازی ان نہروں کی کتنی بڑی ہے فرمایا کہ وسعت انکی پانیسے رس
 کی ماہ ہے اور درازی انکی سواے خدا تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا ہے اور ان میں سے ان گنت جھرنے نکلے ہیں کہ ہر کو ٹھہری
 اور حجرے اور باغات اور مرغزار میں بہشت کے جاری ہیں اور جہان جتنی لوگ چھینکے جو کیاں ٹھہری ستہری جڑاؤ آپ سے آپ
 انکے آگے آئیں گے اور اپنی زبان سے کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے تمہاری مسائیش اور آرام اور نشست کے واسطے بنایا ہے ہم بہر
 پہنچے اور اس طرح یہاں لیاں جو گرد و کرسی کے اگر بولیں گے کہ اسی منہ سے نیک کا رحق تعالیٰ نے ہم سب کو تمہارے واسطے پیدا کیا ہے
 اور ہم سب تمہاری انتظار میں تھے آپ سب کرسیوں پر بیٹھئے اور طبیعت آپ لوگوں کی جڑیں کو چاہے کھائے اور جب
 جنت والے کسی چیز کے طرف خواہش کریں یہاں لیاں آپ سے آپ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہر کرانے چھ من لگ جاویں گے اور آپ سے
 آپ چھو تہ جائیں گی تاکہ انکو قدرت لگانے اور چھڑانے کی نہ ہو کہ کہا سچ ہے یا رسول اللہ ^{۱۰۲} فرمائے کہ ان بہشتوں کی نہروں
 بڑی کون سی نہر ہے فرمایا کہ کوثر جاری خاص امت مومن کے واسطے ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیسون سیارہ سورہ کوثر

تیری زیارت نصیب ہوئی انوقت اللہ تعالیٰ اپنی کریمی سے ارشاد فرمایا کہ اور وہ ہر جمعے کو ایک بار اس کی دیدار سے متعرف
 ہووینگے کہا سچ ہے یا رسول اللہ فرمائیے کہ بہشت میں کسے درخت ہیں اور انکی صفت کیا ہے فرمایا کہ جہان درختوں کے
 چاندی کی ہے اور انکی ڈالیاں نور کی اور ہر درخت کی ستر ہزار بری بری ڈالیاں ہیں اور چوٹی ڈالیاں انکی انگنت
 اور بے شمار ہیں اور ہر ڈالیوں میں انگور اور انجیر اور بھی اور بادام اور نار اور سیب اور ہر طرح کا فریاد اور شیریں
 خوشگوار میوے بہت ہی کثرت سے پھلے ہوئے ہیں اور ڈالیاں پھلوں کی بوجھ سے جھکی اور جھجھکی ہوئی ہیں جب
 اہل جنت کو خواہش کسی میوے کی ہوگی ڈالیاں آپ سے آپ جھک جھک کر انکے سامنے آوینگی اور بیان کریں گی کہ ہم
 تمہارے منتظر تھے ہم میں سے جب میوے کی خواہش ہو تو مل کرین اور جب وہ پھلوں کو اتار کر توڑینگے ان سے
 حوریں باہر نکلیں گی اور وہ ایسے لطیف اور پاکیزہ ہیں کہ بالکل حوریں بہشت کی انکے جمال کے دیکھنے سے شرمندہ
 ہو جائیں گی اور اہل جنت ان میووں کے کھانے سے ایسی لذت اٹھائیں گے کہ انکی تعریف بیان نہیں کر سکیں گے اور چنانچہ
 کھائیں گے کی نہیں ہوگی اور ہمیشہ بھرے بھرے رہیں گے اور دیر باپنی سے بھی انکا مزہ بگڑے گا نہ ذائقے میں فرق
 ہوگا اور خوشبو انکی مشک اور کافور کی سی اور نہایت نرم اور ملائم اور شیرینی شکر سے بھی زیادہ بہشتی ان میووں
 کو کھائیں گے اور شکر اللہ تعالیٰ کا بجا لائیں گے کہا سچ ہے یا رسول اللہ فرمائیے کہ اصل درخت طوبی کی کہاں ہے اور
 کیسی فرمایا کہ اصل اسکی عرش عظیم کی نیچے سے ہے اور اسکی جڑ کو ہر سفید اور یاقوت سرخ کی اور ڈالیاں اسکی ہزار
 اور ہزار ہا سندروس کا اور ستر ہزار اسکی بری ڈالیاں ہیں اور چھوٹی ڈالیاں اسکی سید و حساب اور ڈالیاں اسکی بہشت
 کی نہروں میں اور کوٹھڑیوں اور حجرہوں اور باغوں اور میدانوں میں چھوٹی ہیں اور حقیقت کہ ہوتی ہے اور تپان
 ڈالیاں اسکی ہلتی ہیں ان سے ایسے شیرینی سوزلی آواز نکلتی ہے کہ گویا چنگ اور بانسری بجھتی ہے اگر دنیا کے خوش گلو
 ایچھے گوئے لکھتے ہو کہ گائیں یا بجائیں مقدور نہیں کہ اس آواز کی برابری کریں کہا سچ ہے یا رسول اللہ فرمائیے
 کہ جنت والے سوئینگے یا نہیں فرمایا کہ نیند واسطے آرام کے ہے تاکہ ماندگی جن کی روز دہوپ کی دفع ہو لیکن
 بہشت میں نہ تو غفلت ہے اور نہ سختی مرنوی کی اور نہ شدت گرمی کی اور نہ وہاں کسی طرح کی بیماری ہے
 نہ غصہ نہ دشمنی نہ غارت پیمانی نہ عبادت پس ضرورت ہونے کی کیا ہے کہا سچ ہے یا رسول اللہ فرمائیے کہ بہشتیوں کی
 صفت کیا ہے فرمایا کہ وہ بالکل جوان اور عقلمند ہونگے اور انکی خصلتیں اچھی تندرست اور رنگ کمال ہونگے
 اور وہ کبھی نہیں مرینگے نہ کوئی بیماری آدمیوں کی طرح ہوگی اور وہ نہایت خوش آواز مثل آواز داؤد
 کے ہونگے اور ہر انکی مانند حضرت عیسیٰ کے اٹھارہ برس کی ہوگی اور انکی صورت مثل ہمارے کہا سچ ہے یا رسول اللہ
 فرمائیے کہ صفت ابائے جنتیوں کی کیا ہے فرمایا کہ سندس سرخ اور زریں رنگ برنگ کی اور طرح بطرح کے جلے توڑ
 رنگ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ستائیسویں سب پارہ سورہ رحمن میں مُشْرِکِیْن عَلٰی فِرْعَوْنَ خُضِرِ

اور چھوٹا کو اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمایا ہے کہ اگر ایک انبی کے دانے سے کم اس دنیا میں ٹپک پڑے بالکل زمین اور جو اس میں ہے
 پھل کر پانی ہو جاوے گا اور یہ ہے یا رسول اللہ فرماتے کہ وہ سانپ کن لوگوں کے واسطے ہے فرمایا کہ وہ ان کے واسطے
 ہیں جو یا بخت کی بنا کہ علم اللہ کا ہے نہیں پڑے اور وہ جو اپنی خواہش سے ایک وقت کی نماز بھی ترک کی ہے اور اس کو
 حلال جانے میں حق تعالیٰ نے ان کو دوزخ کے دار و دروازہ کو جو مالک نام ہے حوالہ کر دیا اور وہ جب ان کو دیکھ گیا بہت ہی غصہ سے
 بیزبان اور بجزیرین اور بستکریوں سے ان کی گردن اور ماتھے پانوں کو جاکر کے بکریوں کی طرح آگ کی چھریان اور دکتے گرزوں سے
 مارتے ہوئے ایک دوزخ سے دوسری دوزخ میں لپی کر دیا اور وہ جو چھوٹے چھوٹے دوزخ سے لڑکتے لڑکتے سبکے بچے کی دوزخ
 میں جو نادر ہے بچے ہو چکے نادر ان کو اپنی طرف کھینچ لیا اور ان کو چاہے غضبان کے طرف چھینک دیگی اس وقت تالے دروازے
 کھل جائیں گے اور وہ فوج فوج بڑے سخت عذابوں سے ساتھ اس دوزخ میں ابداً لبادنگ پڑے رہیں گے اور کبھی ان کا چھٹکارا
 نہیں ہوگا وہ بڑے بڑے زور زور سے روئیں گے اور سونگے اور غل جی جی کر کہیں گے افسوس ہماری بیکستی پر واد ملایا ہماری لاج
 پر مہیات ہماری حال خستہ و شکستہ پر اور ہماری پائیں پر دریا ہماری تنہائی اور عاجزی پر و احسنا ہماری زندگی اور
 بڑھ مردگی اور سوزن شوق الامان ہماری پریشانی و نادانی پر ہے یہ کیا تری میوقوفی غمی کہ مینے کی کیوں نیامین مینے غفلت
 اور سستی کی اور اس عذاب جہنم کا خیال نہیں کیا اور نقد زندگی کو بیہو دگیوں میں نارد یا افسوس کیوں اس کی فرمانبرداری
 سے باز رہے اور توبہ نہیں کی اگر اس عذاب الیم کا حال لگے ہی جانتے ایک لمحہ بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے باز نہیں رہتے
 اور اس کی عبادت سے جسکا اس نے حکم کیا تھا ایک دم بھی بیکار نہیں بیٹھتے افسوس اگر ہم اس کی بندگی بجالاتے تو ان عذابوں میں گرفتار نہیں
 ہوتی اور ان میں سے جو جو ان میں کھینچے دریا اپنی غرور جو انی اور سستی و زور پر واد ملایا اپنی سرکشی گردن فراری پر و احسنا اپنی خودی
 اور نادانی پر مینے کیوں اپنی ملان اور اپنے باپ کی خدمت گزاری نہیں کی اور بزرگوں کی نصیحت نہیں سنی اور اپنے کئے اور ہمت
 کے حق کو ادا نہیں کیا کا شکر ہم ایسا کرتے تو ان عذابوں میں گرفتار نہیں ہوتے اگر دنیا میں کوئی رنج اور دکھ ہو جائے تو
 ہمسکا نہ پائے اور ہم بھائی خوش اقارب دوست آشنا سب ہماری مدد کرتے اب ہم سب سے دور ہیں کوئی ہماری مدد
 حال نہیں ہے کیوں مینے دنیا میں رات دن اللہ تعالیٰ کی پرستش نہیں کی اور حکم الہی کو بجا نہیں لائے اور فسق و فجور اور
 بدکاریوں سے باز نہیں رہے اور توبہ نہیں کی اگر یہ سب نہیں کرتے تو اس چاہے عذاب میں نہیں پڑتے اور حسرت ان کو دوزخ
 گھسانا کھینچ کر سائب اور چھوٹوں کے بیچ میں ڈال دیں گے اور وہ ان کو دنگ مارینگے تب وہ تیزی زہر سے کبھی مرینگے اور کبھی
 جینگے اور حوں پسینے کے بدن سے بہا کر لگا اور موندہ سے کف مارے گا پس کے جینے کا لکڑہور سے چلائیے اور دوزخ کے
 گھسانا وہی اندھو پسپا ان کو کھلائیے ان کو ذلیل نہا کہا ہے یا رسول اللہ فرماتے کہ جو تین گنہگار کس طرح عذاب
 ہو گا فرمایا کہ دس سال کے ہر گنہگار اور گھسانا لگے گا نہ پتھر پرانہ منگے اور لوہی بکٹی آگ کی زنجیریں اور بہت
 بستکریاں اور طرق سے آگے ساتھ پانوں گردن کو جاکر کھینچے تو دوزخ کی آگ کی گھر لٹکا دینگے اور ان میں سے ایک

گروہ کی زبان سامنے سے نکلتی تھی اور ہر سال کی گنتی سے سانس پھر پھر انکے بدن میں جیت جائیگا اور دوسرے گروہ کی زبان
 پیچھے سے باہر نکلے گی اور چھریان اور گریان سر پر مار کر ننگے دے مارے مارے کبھی جائیگا اور کبھی جھٹکے اور ہمیشہ
 طرح عذاب میں گرفتار رہیں گے اور ایک گروہ کو کمر کے بھل لٹکا دیں گے اور انکے سر اور یا نون کو زمین پر رکھ کر سانس پھر اور
 پھونکوں سے کٹوائیں گے اور ایک گروہ کا بیت پھار کے برابر اونچا ہو جائیگا اور بھریں انہیں جھٹکے لگا دیں گے اور ہر
 نیش نہر دار مار کر ننگے کہاں ہے یا رسول اللہ فرماتے کہ جن عورتوں پر بیز ہوگی دے کون میں فرمایا کہ جنہوں نے حکم اپنے
 شوہر کے قدم باہر رکھا ہے اور بے توبہ کئے مر گئیں اور جو ننگی رہیں گی دے وہ ہیں کہ حرام کاری سے لڑے بیت میں رکھے ہیں
 اور جھکی زبان نکلتی رہیں گی انھوں نے اپنے شوہر کو گالیاں دیں ہیں اور زنا اور جادو کیا ہے اور بے توبہ ہو گئی ہیں کہاں ہے
 یا رسول اللہ فرماتے کہ سوائے انکے کون میں جو عذاب گوناگون اور قسم سختی اور شدتوں میں جہنم کے گرفتار ہوئے فرمایا کہ
 ایک گروہ ہے جسے عین کی اور جھوٹے گواہی دی گئی ہے یہ ہے کہ فرشتے عذاب کے آگ کی چھریوں سے ان کی زبان کاٹ کر انکو
 کھلا لٹکیں اور نہایت سختی اور شدت انہیں کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے چھتیسویں سورۃ الحجرات میں کہ یٰٰٓأَیُّهَا
 بَعْضُکُمْ بَعْضًا لِّیُحِبَّ حَدَّ کُمْ اَنْ یَّکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ فَمِنْہُمْ غَیْبٌ کَرِیْمٌ بَعْضُہُمْ بَعْضُوں کی کیا در
 رکھتا ہے کوئی تم میں سے یہ کہ کھاوے گوشت بھائی اپنے مردے کا اور دوسرے لوگ جو اپنے گلے والے کو دوست
 رکھتے ہیں اور ہمارے توبہ نہیں کی فرشتے ایسا انکو مارینگے کہ انکی انتہاں شکم سے باہر نکلے گی اور بے جان ہو جائیگا اور
 پھر انکو فرشتے زندہ کریں گے اور دے لوگ جو شراب خوار ہیں انکا سر مارا لے کر زون کے پائش پاش ہو جائیگا اور الامان نکالے
 اور غیبت کرنے والے اور جھوٹی گواہی دینے والوں کی زبان گردن سے باہر نکال لیگی اور سود خوار کبھی نکال دیا حال ہوگا کہ انکا شکم
 پیار کے مانند چھوٹ جائیگا اور انکے ماتھے یا نون سوکھ کر تھکے ہو جائیں گے بڑے بڑے چوٹے اور چھوٹے بیت میں میں جائیں گے
 اور ایسا دنگ مارینگے کہ اگر ہمارے بارے تو بہاؤ پر پڑے پڑے ہو کر اڑ جاتا اور دے سب آذان کو سن کر بے سب عات
 نادانی اور سستی اور غفلت کے غار میں حاضر نہیں ہوتے فرشتے بڑی بڑی بھاری رنج و ان بد بختوں کے کان میں لگا دیں گے
 کہ مارے ہو چھوٹے انکے کان زمین پر لٹکتے ہیں اور آتشیں زبوں نے رہیں گے اور دے بد بخت ہو قوف جنھوں نے اپنی ماں اور
 اپنے باپ اور استاد کو آزار دہ کیا ہوگا اور بے توبہ مر گئے ہو گئے عذاب کے فرشتے آگ کی چھریوں سے انکو گھٹ پڑے جگر
 اٹھائیں گے اور سب باتیں یاد دلا کر عذاب کرتے رہیں گے اور دے شامتی بد بخت لوگ جو یہود اور عیسویں مل کو بزرور
 دھرم ستی چھین لے ہوئے جس وقت فرشتے انکو مقام عذاب پر حاضر کریں گے ایسی شدت کی مایں انکو ہوگی کہ اگر لڑا کر فرشتوں
 کہیں گے کہ ایک قطرہ پانی ہو تو تاکہ ہماری جان بچے اس وقت فرشتے انکو آگ کے مانند گرم مای کا پیالہ دینگے کہ پینے کے
 ساتھ ہی انکا جگر کل کر باہر نکلے گا اور طرح کا عذاب ہر ہوگا لغو ذائد منہ اور جو لوگ کہ غس خایت نہیں کرتے
 فرشتے عذاب کے انکو پانچویں دفعہ میں دال دیں گے اور انکے سر پر آگ برسا دیں گے اور جن لوگوں نے خون ناحق کھینچا ہے

میں سے
 واسطے
 ہر اور کو
 ی غصہ سے
 زون سے
 بے کی دفعہ
 وارے کے
 کا چھٹکارا
 ری لاجی
 زندگی اور
 غفلت
 اندازی
 ن رہنے
 گرفتار ہیں
 بی خودی
 اور مسات
 نجات
 ہر اور کو
 و دفعہ
 ہر اور کو
 ن کے
 عذاب
 بیت
 سے ایک

ایک کی تلواریں اٹکے سر کو بہن اوتا لینگے اور چھ جلا کے اٹکو دوسرے عذاب میں گرفتار کرینگے اور جو صفا مال میں اور زکوٰۃ نہیں دیتے
 فرشتے عذاب کے چاندی اور سونے کو گرم کر کے انکے پائون سے سرنگ داغ دینگے اور جو لوگوں نے اپنے حلال کو چھوڑ کر حرام کے
 طرف جائینگے اور نامرگ توبہ نہیں کریں گے وہ اس صورت سے عذاب کے مقام پر حاضر کئے جائیں گے گنگے پائون اور ان کے
 آگے تاسل لٹکے ہونے زمین تک اور مٹی ٹپکتی ہوئی اور فرشتے ان کے گزروں سے مارنے ہوئے آئیں گے اور ہر چند وہ آسمان
 ہانگیں لیکن فرشتے نہیں سینگے اور جو مردوں پر روتے ہیں اور مائیکھ موہہ پر راتے ہیں اور پیتے پینے سے سبجہ کے درختوں سے
 لٹکائے جائیں گے اور وہ درخت کو سیاہ اور تاریک کے نزدیک ہے اور جو گرد اس کے بالکل پیچھے کے درخت میں اور بلندی
 اس ہمار کی متر پر کی راہ ہے اور باوجود اس حال کے فرشتے ان کے گزروں سے مارینگے اور جو عورتیں کہ زنا کار میں اور بے توبہ
 مرگئی ہوگی فرج انکی لٹکتے سے گی اور بدبو پانی اسمیں اونسے بہیگا تیکہ گا اور انکے ناخون تیر کے پھل کے طرح حرا ز ہوگا اور انہیں
 ایسی سختی عذاب کی ہوگی کہ اپنے موہہ پر پاتہ مارینگے اور ناخون سے نوجینگے اور اوپر سے فرشتے ان کے گزرتے رہیں گے اور
 عورتوں کی کہ بربنا کے حمل حرام رہ گیا ہے اور بغیر توبہ کے مرگئی ہیں انکے حمل سے اس طرح کر کے پیدا ہونگے کہ آوا باہر
 اور آوا بھیت اور اوپر ایسی شدت سے درد دینے کا ہوگا کہ بے اختیار چلائیے اور شور کرینگے اور ہر فرشتے عذاب کے آتشیں
 گزرتے رہیں گے اور وہ جو منافق ہیں یعنی بظاہر مسلمان اور حقیقت میں کافر نماز پڑھتے نہ روزہ رکھتے اور امر و نہی سے
 پروردگار کے نہیں ڈرتے اور عالمیوں کے کہنے پر نہیں چلتے اور کافروں کی طرح حل میں کینہ اور دشمنی رکھتے ہیں انکی جگہ
 سب سے نیچے کی دوزخ میں ہوگی انکے سر ہمیشہ اوپر والے چوہے دوزخ کے پیپ اور لمبو ٹپک کر آئیں گے اور مارے بدلو کے
 انکے مغز پھل کر تھنوں سے باہر نکلیگا اور فرشتے عذاب کے انواع و اقسام طرح کے عذابوں میں گرفتار کرینگے اور
 مارے عذاب کے شور اور غلجائیں گے اور کتوں کے طرح چلائیے اور مارے پیاس کے انکی زبان باہر رہیگی اور
 عذاب کے فرشتے پیپ اور لمبو ان چوہے بقون کے اٹکو کھلائیے اور سختی عذاب سے چلائیے اور کھینکے اور کھینکے اور
 واندامت او اخصی ان باتوں کو دنیا میں ہم نہیں سمجھتے اب ایسی شدت کی بلا اور سخت عذاب میں گرفتار ہوئے
 فرشتے خدا کے واسطے ہم سب پر رحم کرے اور ایک قطرہ پانی ہم کو دو کہ ہماری جان بچے اور پیاس بچے اسوقت ایک
 حکم آسپاہ بادل کا انکے سر پر گھٹائی طرح چھا جاوے گا اور کوندے لگے گا اور رسی کی آواز بھی نہی اور شور سے ہوگی
 اور جی کر کے گی اور اندھیری اس بادل سے ایسی ہوگی کہ ایک دوسرے کو سمجھائی نہیں پریگا اور زم زم ٹھنڈی
 ہوا اس بادل سے بہنے لگی اسوقت منافق اور نہمی سمجھیں گے اور کہیں گے کہ اس امر سے پانی برسے گا اور ہم سب بی پیاس کی
 آگ کو اس پانی سے بجھا لیں گے اور خوب جی بھر کر پیئیں گے الغرض یہ کہ کونہ کو پھیل جائیں گے اور سطر آسے برسے گے
 ہو گے لیکن متحاشانہ کے فرمان سے وہ بادل نکھرے آگ کے دے ہوئے آئے کی طرح پانی کی جگہ میں اس
 کثرت سے برساتیگا کہ کل منافق اور نہمی اسمیں دوب جائیں گے اور جن کو کھ کی طرح ہو جائیں گے اور جو اللہ تعالیٰ

کے حکم سے فرشتے انکو جلائیے اور پھر ایسے عذاب سے مارینگے اور ہمیشہ اسے اس طرح کے عذاب میں گرفتار رکھیں گے جیسا کہ فرمایا
 اللہ تعالیٰ نے پانچویں س پارہ سورہ نسا میں **إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ يَتَنَفَّسُونَ مِنْ دُونِ نَجْمٍ**
 کہیں گے کہ افسوس ہے ہماری لاچاری پر اور پشیمانی ہے ہماری فحشیت پر کہ گھبران موزخ کے رشوت نہیں لیتے ہیں اور حال
 لاچاری پر ہمارے رحم نہیں کرتے کاش کہ وہ رشوت لیتے تو ہماری جان بچتی اور کتنا غل اور شور مچائیں گے کہ جلائے جلا
 شست ہو کر کرپٹنگے اور پھر سنا کر شور مچائیں گے کہ اسے آج وہ دن ہے کہ ماں اور باپ اپنے بیٹا بدلتی سے ہزار میں اور جو
 اپنے منہ سے اور بھائی اپنے بھائی سے بھاگتے پھرتے ہیں اب ہم سب شیطان کے بھگانے سے دوزخ میں پرے کو درجہ اور
 پیت کھاتے ہیں اور کوئی ہمارے دکھ درد سے اکاہ نہیں ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیسویں س پارہ سورہ
 عجن میں **يَوْمَ يُفْعَلُ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ أَرْمَنَ بَهَا كَيْدًا دُونِ اللَّهِ** اور
 مان اپنی سے اور باپ اپنی سے اور جو واپسی سے اور میتے اپنے سے اسوقت فرشتے عذاب کے کہیں گے کہ ای گنہگار بدکار دوزخ
 اب تمہارا یاد رکھنا کہ شیطان کہاں ہے کہ جسے دنیا میں ٹکڑے چھکا یا اور تم سب نے اسکی تابعداری کی آج وہ کون تمہاری فاقہ
 سے دور ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اٹھائیسویں س پارہ سورہ حشر میں **كَيْفَ لَاشِيطَانُ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفِرْ فَلَا كُفْرَ**
قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِمَّنْكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ مائدہ شیطان کے یہ جھوٹ کہ کہا اسے آدم کو کفر کر چس کفر کیا
 کیا تحقیق میں ہزار ہا کھٹے تحقیق میں درنا ہوا اللہ پروردگار عالموں کے سے فکان عاقبتہما انھما فی النار خالدین فیہا اذلا
 جزاء الظالمین پس ہوا آخر ان دونوں کا یہ کہ دونوں بیچ آگ کے ہمیشہ رہنے والے بیچ آگ کے اور یہی ہلائے نرا ظالموں کی
 کہا ہے یا رسول اللہ فرماتے کہ دوزخی ابلیس کو دیکھیں گے یا نہیں اور جب دیکھیں گے اسوقت کیا کہیں گے فرمایا کہ دوزخی نخی سے
 عذاب کے شور اور فریاد کرینگے اور اپنے کئے ہوئے بدکاریوں پشیمان ہوونگے اور شیطان بہت کوعت اور نفرت کرینگے
 اسوقت حق تعالیٰ پر دے کو اونکی آنکھ کے اٹھاوے گا کہ وہ شیطان کو دیکھیں گے اور غل جائیں گے کہ ای بہت بخت اچتر ہی بدایت
 ہم سب کے دنیا میں کام کاج کرتے تھے اور اب عذاب موزخ میں گرفتار ہیں ہم سب پر مدد اسوقت ملے گا کہ
 ایک منبر پر جبکہ عذی سات سو برس کی راہ سے کھڑے ہو کر دوزخیوں کو آواز شور سے پکارے گا کہ ای دوزخ میں سب جاؤ
 اور سچ کہ خدا تعالیٰ نے تم سب کے بدایت کے واسطے پیغمبر اور کتاب ارسال فرمایا تھا اور انکی معرفت سے بہشت اور دوزخ
 کی کرامت اور اسکی خبر بہت ہی تاکید سے سنا دیا تھا اور ہمارے کمر اور فریب سے بھی تم سب کو ہوشیار کر دیا تھا اور پیغمبر
 نے بھی تم سب سے کہا اور سچ بایا کہ جو عمل نک کرے گا اللہ تعالیٰ کے دیدار سے شرف ہوگا اور اسکی جگہ بہشت ہوگی اور جو
 شخص بدی اور بدکاری کرے گا اللہ تعالیٰ کے دیدار سے محروم ہوگا اور جگہ اسکی دوزخ ہوگی سختی اور عذاب میں جہنم کے
 ابدالابا ونگ ہوگا پس تم کہ تمہارے دشمن تھے اور دشمنی کی راہ سے تم کو بھگا یا اور بھگایا اور پھر تم کو لغو سے رہا اور تم

ہی دیکھ بعد دجال علیہ اللعین جمع کے دن ایک بچہ پہاڑ پر ظاہر ہو کر باوازلہ بیکار کیا اسوقت بالکل گونے اور شاعر اور طویل
 بجائے والے اور تقارحی اور سارنگئے اور ناچنے گانے والے اسکے پاس آئے ہوئے اسوقت وہ کم تخت پہاڑ سے اترے گا
 اور ایک گدھالے سناہنے لائیکا کہ اسکی پیٹھ کی چوڑائی بارہ میل کی ہے اور اسکی درازی بھی اتنی ہی ہے کہ اگر دریا کے
 تہہ میں جاوے تو اسکی پھلی نہ بھیکے بائیان پانوں اسکا سفیر ہوگا اور اسکی پیشانی پر یہ لکھا ہوگا کہ وہو کا فسر یا اللہ
 العظیم اور سب بت پرست اور کافر اور یہودی اور آتش پرست اس بد بخت علیہ اللعین کو خدا کہینگے اور وہ کم تخت گدھے
 پر سوار ہوگا اور اس کے ہمراہ دو پہاڑ تھے اوکھے رینگے ایک مٹی طرف اور دوسرا بائیں طرف مٹی طرف کے پہاڑ کو چوک
 اور موتیوں سے بڑا کر لیکا اور اس میں گھر اور کوٹھریوں کو ریشمیں اور زردوزی کی روں سے آراستہ کر لیکا اور کھینکا
 کہ یہی بہشت ہے اور بائیں طرف کے پہاڑ میں سانپ اور بچھو جمع کر رکھیں گے اور پہاڑ لگ جلاو گیا اور کھینکا کہ یہی دوزخ
 اور زور سے آواز دینگا کہ جو لوگ ہارا حکم لائیکا انکو ہم بہشت میں رکھینگے اور جو کہ ہماری نافرمانی میں خدا کرینگے
 انکو دوزخ میں ڈالینگے بہشت سے لوگ کہیں گے تو ہمارا خدا ہے جہاں تیری مرضی ہو وہاں ہو کر رکھ لیں ہماری
 اور باپ اور لڑکوں کو دکھا دے اسوقت دجال تخت دووں کے طرف منہ کر کے کھینکا کہ تم انکے مانباپ اور جو
 لڑکوں کی صورت پر ظاہر ہو چکے ہو انہیں صورتوں پر ظاہر ہو گئے تب وہ لوگ یقین کرینگے کہ وہ بخت خدا ہے
 آخر اسکی نافرمانی اختیار کرینگے جہاں وہ کم تخت جائیگا وہ بھی جائینگے اس طرح سے وہ بخت جہنم تمام
 عالم کو تاجدار کر لیکر لیا لیکن مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ اور طور سینین اور بیت المقدس کے رہنے والے کہ عنایت الہی سے
 ہماری ہی امت باقی اور زندہ رہیں گے سب آگے ہو گئے اور اپنے سر کو بند کر کر الحاح و زاری اور گریہ و بکا کے ساتھ
 تائب ہوئے اور خدا را اللہ جل شانہ کی درگاہ میں دعا اور مناجات چاہینگے اور رور و کر ساتھ عاجزی کے پکار کر کہیں گے کہ خداوند
 ملک بادشاہ ماہم سب کو اپنی عیاری سے بکشت دجال لعین کے غضب مکر و فریب سے بچا اور ایمان سے سلامت رکھ
 اسوقت ان لوگوں کی عجائب باری میں مقبول ہوگی اور حضرت عیسیٰ حکم باری سے آسمان کے اوپر سے زمین پر نزول
 فرمائینگے جب دجال مرد و معلوم کر لیکا کہ حضرت عیسیٰ نے نزول فرمایا ارادہ بھاگنے کا کر لیکا اسوقت زمین اللہ تعالیٰ
 حکم سے اس مرد و کے پانوں کو بری مضبوطی سے پکڑ لیتی تب وہ کافر و سیاہ لاجار اور مجبور ہو کر گھر کر لیکا بعد اسکے
 حضرت عیسیٰ اس تک پہنچے اور ایک لکڑی سی کا فرم دو جہنم کے سر نایک پر مارینگے کہ فوراً اصل جہنم ہو جائیگا
 اسکے حضرت امام مہدی صاحب مان سناہند دولت و اقبال کے خروج فرماوینگے اور بالکل امت باری الہی خدمت میں
 آگئی ہوگی اور عرض کرے گی کہ الحمد للہ ویدار مبارک سے حضرت صاحب زمان کے ہم ہم سب مشرف ہوئے تب حضرت
 مسیح اور ہماری امت بالکل حضرت صاحب زمان کے پیچھے نماز ادا کرینگے پھر دین اسلام پھیلے گا اور تمام کافر و تنبیہ ہو کر
 جہنم کو جائینگے اور ایک مدت تک حضرت بادشاہی کرینگے بعد اسکے چند منافق آوینگے اور امام کو شہید کرینگے اسوقت

سر خدا
 سا کہ فرمایا
 جو وعد
 خصم لی
 مان جب
 مائیں تم سے
 نہ ملا مت
 کہ اس سے
 نہ سمجھا
 ت سے
 ف نہ کرینگے
 پ کی عزت
 کی خدمت
 بھاگنے
 و غیر اور محتاج
 تیز جان
 ن شلو
 ہم لوگوں
 آئیں
 نہیں
 ہر وقت
 کی تصویر
 ہر روز
 کی آفتاب
 دیکھو

بالکل خلاق خاک اپنے سر پر آرائی کے اور شور و فریاد کرینگے اور واو بلاوا اور تار کر لاش مبارک حضرت امام کی مثل گنج مرقد
خاک میں پوشیدہ کرینگے پھر بعد تین دن کے قوم یا جوج یا جوج کی خروج کرگی اور تمام جہان کے حوض و نہر اور دریا بالکل
پانی پیکر سکھا دیں گے اور کسی جگہ ایک قطرہ پانی بچا بھی باقی نہیں رہیگا ساری زمین پر خشکی چھا جائیگی اور وے حساب
میں چار سو ہوینگے اور بالکل دنیا کی بادشاہت پر غالب ہو جائیں گے لیکن یہ چار مقام یعنی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اور
بیت المقدس اور طور سینین باقی رہیں گے بعد اسکے وے ارادہ کرینگے کہ آسمان کو بھی لے لیوں اور اس ارادے آسمان کے
طرف تیر باران کرینگے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیگا کہ انکے تیر دن کو خوں آلود کر کے آتش پھیر دیں جب واپس تیروں کو
خون آلود دیکھینگے خوش ہوئیں گے اور کہیں گے کہ ہمارے تیر فرشتوں پر بھی کارگر ہوئے آج ملک ہم لوگوں کا بھی اسوقت
ہماری امت جب انکو کسی کہانی پر دیکھیں گی سب اکتھے ہوگی اور اپنے سر کو رہنہ کرینگی اور ہاتھ واسطے دعا کے اوتھاگی اور
فریاد کرے گی کہ خداوند اہلک کا بادشاہ ہم سب کو انکے ہاتھ سے نجات دے اور اپنی خداوندی سے بچالے اسوقت انکی
دعا قبول ہوگی اور آسمان سے ایک آواز دار غور دار ہوگا اور آئے سر پر بیگا کہ آس سے سب کے سب مرجائیں گے اسکے
ساتھ دیکے بعد دابۃ الارض زمین پر پیدا ہوگا اور حضرت موسیٰ کا عصا اسکے واسطے ہاتھ میں اور انگشتری حضرت سلیمان کی
انکے بائیں ہاتھ میں رہیگی اور وہ تین دن کے عرصے میں کل عالم کو گھیر لیگا اسکے بعد مکہ معظمہ کے طرف منہ کرکے گات جب
خدا تعالیٰ کا ہوگا کہ اسی سرفیل صورت کو چھوٹا جھوٹا خلق اللہ آواز صورت کی سنیں گے سب کے سب مرجائیں گے اور دوسری
کے پہونے سے ایک ہوا پیدا ہوگی کہ پیار مثل روئی دینی ہوئی کے یا شین بائن ہو جائیگے جیسا کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ فرمائیے
سیدارہ سورۃ الفارغہ میں وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ اور ہو جائیں گے پیار مانند چشم دینی ہوئی
کے اور زمین پر نہ کوئی چیز نہ کوئی آدمی باقی رہیگا بعد اسکے عزرائیل کو حکم ہوگا کہ بیت المقدس کے پتھر پر پتھر اور ہولے اسوقت
آواز آوگی کہ ای ملک الموت اپنے دابتے ہاتھ کو عرش سلور بائیں ہاتھ کو تخت الشری کے نیچے رکھو اور عزرائیل نے
ایسا ہی کیا تب پھر آواز آوگی کہ ای سرفیل جھوٹا صورت کو چھوٹا سرفیل صورت ہو گیا عرش سے تخت الشری تک سب مدار
مرجائیں گے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یسویں سیدارہ سورۃ یلین یَوْمَ نَبْعَثُ فِي الصُّورِ فُجْرًا مِّنَ فِي
السَّمَوَاتِ وَمِنَ فِي الْأَرْضِ لَمَنْ شَاءَ اللَّهُ وَكُلُّ أَلْوَدٍ أَخْرَجْنَا مِنْ بطن أمهٍ حِمْلًا بَعِيرًا
پس رہا ہو گیا جو کوئی کہ بیچ آسمانوں کے رہے اور جو کوئی بیچ زمین کے رہے مگر جسکو کہ چاہا اللہ نے اور سب آوئیں گے اسکے
انکے ذلیل پس آواز آوے گی کہ ای عزرائیل مندوں میری سے کوئی شخص جیسا ہے یا نہیں ملک الموت جواب دے گا
خداوند بادشاہ ماسوا سے چار فرشتوں کے کوئی جیسا نہیں ہے پس حکم ہو گیا کہ جبریل اور میکائیل اور اسرافیل کی جان
نکال اسوقت ملک الموت اللہ تعالیٰ کے حکم سے انکی روح کو قبض کر لیا پھر حکم ہوگا کہ ای عزرائیل اب کوئی میرے
بندوں سے باقی ہے یا نہیں عزرائیل عرض کر گیا اے اللہ تعالیٰ کیساتھ ولا یموت ای خداوند متبر جاتا ہے کہ کو

محبوب پیار کے اور کوئی نہیں ہے، تب حکم ہوگا کہ اسی عزرائیل تو نے اول سے آخر تک کل عالم کی جان قبض کی ہے اور کسکی رہی ہے۔
 لایا اب ہم تجھ کو اپنی عزت سے موت کا شہرت پلانے ہیں اور سختی جان کنڈنی کی چھکانے ہیں جس طرح سے کہ اور بندوں
 پر میرے ظاہر ہوا ہے تجھ کو بھی معلوم ہو گا کہ تو آپ سے آپ اپنی جان کو باہر نکال عزرائیل اپنے بائیں ہاتھ کو دایکھا اور چپ
 کنڈنی کی سختی سے ایسا نعرہ مارے گا کہ اگر اس وقت خلق آسمان اور زمین کی بالکل جیتی رہتی تو سب کی سب مر جاتی اور جس کے
 فریاد کریگا اور کہیگا خداوند امکا بادشاہ اگر میں پہلے سے جان کنڈنی کی سختی کو جانتا تو کبھی یہ خدمت قبول نہیں کرتا
 پھر آواز آگئی کہ جان اپنی ہے تب وہ سب الہی سے اپنی جان بہت ہی دقت اور مشکلوں کے ساتھ باہر نکالے گا اور
 وقت سولے ذات پاک کے جو زمین اور آسمان کا پیدا کرنے والا ہے کوئی باقی نہیں رہے گا کہ اس سے یا رسول اللہ ﷺ
 کہ اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین کو کس طرح سے لپٹیکا فرمایا کہ جس طرح آدمی خط کو لپٹتے ہیں جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
 ستر ہویں سیارہ سورہ انبیاء میں یَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَغَيِّظِ اللَّيْلِ جَسَدًا لَيُؤْتِيَ سَمَ آسَمَانٍ كُو
 جیسا لپٹتے ہیں طوارق قعود کو کہا سچ ہے یا رسول اللہ ﷺ فرمائے کہ جب یہ حالت گذر جائیگی پھر کیا صورت ہوگی فرمایا
 کہ جبکہ ایزد تعالیٰ کل عالم کو محدود اور نیست دیکھیکا فرمایا کہ کہاں ہیں وہ بادشاہ کہ جو دے گردن کش اور غرور
 شے اور کیا ہوے وہ ظالم کہ غریبوں پر ظلم اور ستم کرتے تھے اور کہاں گئے وہ حاکم کہ جو انصاف حق اور عدالت ٹھیک
 نہیں کرتے تھے اور کہاں گئے وہ عالم کہ جو انکسلی نہیں کرتے تھے اور کیا ہووہ وہ تہمت خیز اور عداوت کرنے والے کہ جو خود انکسلی کرتے تھے
 اور کہتے تھے کہ ساتوں آسمان زمین سیارہ ملک ہے آج کون ہے بادشاہ عالم کا کہ سب کی اوپر ہیں ہے جو انہیں آویجات جو انہیں
 آپ سے آپ فرمایا جیسا کہ فرمایا جو بیسویں سیارہ سورہ مؤمنین میں لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ اَللّٰهُ الْوَاحِدُ
 بادشاہی کے کی اور آج کی عرش سے تخت الشریک کہا سچ ہے یا رسول اللہ ﷺ فرمائے کہ جب یہ کل خلقت مرجائیگی پھر
 بعد نیست و نابود کے کیونکر جینے فرمایا کہ اول اللہ تعالیٰ اسرافیل کی جان بخشی کریگا کہ وہ پھر صور پھونکے کیونکہ
 حکم اللہ تعالیٰ ہی ہے کہ جس وقت اسرافیل جو مالک صور پھونکے گا ہے صور کو پھونکیگا تمام خلقت زندہ ہو جائیگی
 کہا سچ ہے یا رسول اللہ ﷺ فرمائے کہ یہ زمین اور آسمان بالکل نہیں رہیں گے پھر ایک سطح ہونے فرمایا کہ حکم
 الہی سے ایسا پانی زور سے برسے گا کہ بلندی اور سنی زمین کی باقی نہیں رہے گی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
 سولہویں سیارہ سورہ طہ میں نَذِيرًا هَآءَا اَصْفَصَفَا لَآ تُرِیْ فِیْهَا عِوَجًا وَاَمْتًا یُسْرِ
 جھوڑو کیگا اس زمین کو میدان صاف نہ دیکھیکا تو سچ ہے اس کے کہی اور نہ اچان سے تیکہ سب عالم جہاں ایسا ہوا کہ
 ہو جاوے گا کہ اگر ا ف زمین میں ایک ندامت مرغ کار کہیں تو مشرق سے مغرب تک سب لوگ اس کو دیکھیں اس
 وقت اللہ جل شانہ اپنی قدرت کاملہ سے چاروں فرشتے مقرب کو پھر زندہ کریگا اور پانی کو حکم فرمایا کہ
 ایک نقطہ کی صورت سے رات اور دن برسا کرے اس کے بعد حکم ہوگا کہ اسی فرشتے بہشت میں سے تاج اور حلقہ

خمر قند
 یا بالکل
 ب
 رہ اور
 ان کے
 زین کو
 سوخت
 ملی اور
 ت لکی
 بکے اسکے
 مان کی
 ب جلم
 سری وضع
 فیسین
 ن ہوئی
 اس وقت
 نے
 ہمدار
 فر
 چھو کر
 آگے
 چکا
 بان
 ہے
 سو

اور کہیں اور براق لے آؤ اور محمد کی قبر پر جو دوست اور حبیب ہمارا ہے لیجاؤ جب وہ چاروں فرشتے اتریں گے زمین کو ہموار
 دیکھیں گے اور کوئی نشانہ نہ ملے اور مدینہ اور بیت المقدس کی نہیں معلوم کر سکیں گے بعد اوسکے کہیں گے کہ خداوند ملک بادشاہ ہائیم
 سب اترتے تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نشانی نہیں باقی میں فرمان اور بیگا کہ تم سب بیکار و کہ ما شفیع المذنبین تم باذن
 حشوت فرشتے یہ آواز دینگے حق اپنی قدرت سے انکو زندہ کرے گا اور ہم قبر میں سے اٹھیں گے بعد اسکے وہ چاروں فرشتے
 ہمارے پاس آئیں گے اور جملہ بہشت کا پہناؤ دینگے اور تاج ہمارے پر رکھیں گے اور کہہ بند ہماری کمر پابندھیں گے اور براق ہمارے
 سامنے لاؤ گے اسوقت ہم کہیں گے کہ اخی جبرئیل حق تعالیٰ نے ہماری حقون کے حق میں کیا فرمایا اور کیا کیا جبرئیل بگو تو خبری
 دینگے اور براق پر ہوا ہو کہ میدان حشر میں حاضر کرینگے اسوقت فرمان دینگے کہ فوراً نمودن بہت نقارے کو بجایو بیکار
 اور بیکار بیکار الصلوٰۃ یوم القيمة جس وقت یہ آواز صوری فرشتہ خاک پر قبر کے سونے والے کے کان میں پہونچے گی بالکل خلقت
 گھاس کی طرح الگی اور قبر سے سر نکالے گی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے انتیسویں سیارہ سورہ قمر میں یوم یکتشف عن
 سباق وید عون الی الشجرہ جس دن کہ کھولا جاوے گا پندلی سے اور بلا جائیں گے طرف سجدے کے اسوقت حکم سے
 مالک نہیں اور آسمان کے بہشت اور دوزخ کو موجود کرینگے اور پھر اطہر کرینگے اور اعمال کی ترازو کو کاٹے پر درجے
 خلو اولیں اور آخرین کیا جائیں اور کیا فرشتے سب قطار قطار رو کر وہ کھڑے کرینگے اور فوج فوج کھینچے ہوئے
 جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیسویں سیارہ سورہ عم میں یوم یکتفخ فی الصور فتأتون أفواجا جس دن کہ
 پہونکا جاوے گا سب صورت کے پس آئیں گے تم فوج فوج کہاں سے یہاں رسول اللہ فرمائے کہ اس فریق صورت میں کیا بیچو بیکار فرمایا آواز
 ہوگی کہ ای رگین توئی ہوئیں اور ای بال ہر سے ہوئے اور ای بڈیان ہری ہوئیں اور ای گوشت کھٹے ہوئے اور ای دمی
 کے بدن جو نیست کئے گئے سب کوئی خاک کے نیچے سے اٹھو آج روز رحمت کا ہے سب اکٹھے ہو اور ایک ساتھ ملو اس
 وقت اللہ تعالیٰ کی قدرت سے سب جان لوگوں کے کالبہ میں نزول کرینگے اور سب لوگ اکٹھے کیا دگی اٹھیں گے اور تیرے ہو جاوے
 حق تعالیٰ اس روز سب مردوں کے اعضائے گواہی دلو اور بیکار جو دے دنیا میں کئے ہیں وہ سب کہیں گے بعد اسکے اللہ تعالیٰ
 انبیا اور اولیاء پر جبرائی کر کے بہشت میں جگہ عنایت فرمائے گا اور ظالم اور گدین کش اور منافق اور بت پرست اور گنہگاروں
 کو عذاب کر کے اٹس دوزخ میں جلاوے گا کہاں سے یہاں رسول اللہ فرمائے کہ دنیا پھر ہوگی یا نہیں اور لوگ پھر مٹے یا نہیں
 فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس دنیا کو ایسا نہیں پیدا کرے گا اور کوئی نہیں مریگا بلکہ فرشتے موت کو کہ ایک بکری کی صورت ہے اور ہر
 اسکا سیاہ بہشت اور دوزخ کے درمیان لاکھ لاکھ رکھیں گے اور کہیں گے کہ ای بہشتی اور ای دوزخی تم سب دریافت کرو اور
 سچو یہی موت ہے اسکو اس مانیے میں تم سب پر مسلط کیا گیا تھا اب اسکو حکم سے بار تعالیٰ کے دج کرتے ہیں کہ
 بعد اسکے کسی کو موت نہیں ہوگی جسوقت کہ بہشتی لوگ پسینے خوش ہوئے اور دوزخی تنگدل اور غمگین ہو کر کہیں گے
 یہ بیات میرات ہم سب عذاب دوزخ ہی میں رہیں گے اب لا باؤں گے بعد اس کے اللہ تعالیٰ پر دے کو اس کے سامنے سے

اٹھالیکا تاکہ خوف موت کا اُنکے دل سے دور ہو جاوے گا یہ سچ ہے یا رسول فرمائے کہ وہ کوئی چیز ہے جسکی جان نہیں
 اور دم بھینکتا ہے فرمایا کہ صد صادق ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سیدارہ عم سورۃ التکویر میں وَاللَّيْلُ إِذَا غَشِيَ
 وَالصُّبْحُ إِذَا تَنَفَّسَ اور رات جب چلنے لگے اور صبح جب مایوے کہا سچ ہے یا رسول اللہ فرمائے کہ وہ چیز کوئی چیز
 ہے جو چھینے میں ہے فرمایا کہ دنیا ہے کہ چھینے میں رہیگی کہا سچ ہے یا رسول فرمائے کہ اُنکے کافروں کے بہشت میں رہنے
 یا دوزخ میں فرمایا جنت تعالیٰ اپنے پوچھیکا کہ اسی اُنکے تمہاری ماں اور تمہارے باپ نے ہماری نافرمانی کی اسوئے انکو
 دوزخ میں بھیجا اب تم کیا مانگتے ہو وہ لوگ عرض کیے اَلْهَنَّا وَخَالِقُنَا وَارْزُقْنَا یا اللہ تعالیٰ تو ہمارا معبود ہے
 اور تو نے ہم سے کبھی سزا کیا اور روزی عنایت فرمائے اور ہم سب اُسی میں تیری ہی مرضی پر اسوقت حکم ہوگا کہ اگر تم اُسی
 ہمارے حکم ہو تو اس اُنکے درمیان میں ہو اسوقت جو اُنکے کہ اُن میں چھوٹے اور نیک بخت ہونگے بے تماشائی اور
 بے خوف وہ اس اُنکے درمیان کو دیر نیگے فضل و کرم سے اللہ تعالیٰ جہان کے کہ وہ آگ ان پر مانع ہو جاوے گی اسوقت
 حکم ہوگا کہ ان نیکوں کو نیکو بہشتیوں کی خدمت میں سزا دہی کے حساب سے خدمت کے سپرد و اور جو اُنکے کہ بڑے
 اور سب بخت ہونگے اور اس اُنکے سے خوف کر نیگے وے اُنکے ماں اور باپ کے نزدیک بھی رہے جائینگے کہا سچ ہے
 یا رسول اللہ فرمائے کہ یہ سب مسئلے جسکا سوال ہم آپ سے پوچھتے ہیں تو ریت اور انجیل اور زبور میں اور آپ نے
 ان پر ہے ہو کہ کس طرح سے انکا جواب دیا فرمایا کہ اسی عبد اللہ حق تعالیٰ نے فرشتگان کو ہمارے پاس بھیجا ہے
 چنانچہ جبریل ہمارے داینے ہاتھ کے طرف اور میکائیل ہمارے بائیں ہاتھ کے طرف کھڑے ہیں اور اسرافیل نزدیک
 لوح محفوظ کے ہیں سو اُنکو مجھ سے پوچھتا ہے جواب اُنکا اسرافیل لوح محفوظ سے دیکھ کر میکائیل کو سکھاتے ہیں
 اور میکائیل جبریل کو اور جبریل کو اور ہم چھکو جسوقت جبریل بن سلام نے یہ سب جواب چھیک چھیک کر کہا یا رسول
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم یہ اقرار کرتے ہیں اور کوئی دینے ہیں کہ خدا تعالیٰ عز وجل ایک ہی ہے اور اسکا شریک نہ ہے
 دوسرے نہیں اور نہ وہ جو روکھتا ہے نہ بنیا اور نہ ماں اور نہ باپ ہے اے پیغمبر خدا ہے شک اور جہتی میں اور آپ ہی خلائق
 کو ہدایت کرتے ہیں اب ہم صدق اور یقین دل سے کہ لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پر ہے اور ایمان لائے
 ہیں اور عطا اور برائی اُسے اَنْ مُحَمَّدٌ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ کے ساتھ سچائی اور درستگی کے دریافت کیا ہیں
 اور ہم اسی اُسکے بھی ایمان لائے اور اقرار کیا کہ اَرْسَلَنَا بِالْحَقِّ مَوْسٰی بِالْحَقِّ لِيُظْهِرَہٗ عَلٰی الدِّیْنِ کَلِمَہٗ
 یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سبکو خلعت اسلام سے آراستہ کیا اور چہرے دینے میں رکھا بعد اُسکے عبد اللہ
 حسب حکم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخصت حاصل کر کے حیمہ میں آیا اور اپنے اہل و عیال کو اور جہاد کو
 دوسرے کو مسلمان کیا اور خلعت اسلام کا پہنا یا اللہ

حجت
 نایب
 مابین
 الله
 کے
 وخلق
 ی پر
 پیدا کی
 شہر
 لہ ای
 صل
 پیر
 خلق
 مکر
 باد
 ن
 روی
 ان
 بے
 کر
 س
 نایب
 مابین

پھر خاک پر ملکر مائتہ	دو نو مائتہ پر کہنی سائتہ	فرض غسل میں تین سنبھل	پہلے گلی مٹھ میں قال
دو جی ناک میں پھیر مائتہ	تیرے سب تن در ہو مائتہ	تیس روزے میں تیس	وے آنتیس تووے تیس
پیر غی چار نبی کی جان	نبی محمد کے قربان	محمد پوت عبد اللہ جان	عبد اللہ عبد المطلب کے جان
عبد المطلب کا شہر تھے	ماشم عبد مناف کے تھے	پیر غی چار نبی کی کہی	جو جانے سوامت ہسی
مذہب چار چاروں کو جانو	امام اعظم اپنا پیانو	امام شافعی میں امام دو	امام مالک امام ہیں تیجے
احمد حنبل امام ہیں اچھے	یہی چار مذہب ہیں سچے	پانچ وقت گیس میں پانچ	سات سنت جانو سناچ
پہلے ایمان خدا پر آن	دو جے ورثے بیشک جان	کتا بدین انکی بھین قبول	بسیٹھے مغیر بنی رسول
قیامت ادنی سناچ بچار	مار جلاوے وہ کر تار	نیکی کار اضی میگا سہی	بدی کر لیکو نا میں سہی
سترہ رکعت فرض بچار	دین خدا کا نیک گزار	دو فجر پیش کے چار	چار عصر کے لیو بچار
مغرب تین عشا کی چار	سترہ رکعت لیو بچار	تمام ہوئے مسئلے یہی	نصیحت امام جعفر نے یہی
کمال محمد قاضی تبار وین	انکو سیکھ میں بہشت کو جان	آٹھ روز غمی سہی حرام	صدی مسئلہ ہوا تمام

۱۲ ۹۱

حلیہ	حلیہ	حلیہ	حلیہ
شان جمال مصطفیٰ صلی علی محمد	منظر نور کبریا صلی علی محمد	حلیہ شام میں کبریا صلی علی محمد	روضہ نور و انوار صلی علی محمد
شیخ قبہ بنوی افکار وہ شوق	سلسلہ بند و بر صلی علی محمد	گوشہ دونوں صفت چرخ معراج	جون کہ کعبہ و در صلی علی محمد
شور و طمان تعلق و تعلق	جسے سنا یہ کہا صلی علی محمد	دونوں ہونے کا قیل برای دو جہا	کہ پوی سر جہا صلی علی محمد
زر گناغ خلد بھی دیکھ کر گئی	واہ دری چشم بر سر صلی علی محمد	طرف تہن میں نور خلد موج	اور وہ کلام جان فر صلی علی محمد
و شفیع عاصیا وہ کریم اور حم	ایسا ہوا نہ ہو گیا صلی علی محمد	وہ برو دوس خوشماں نہ گشت	سینہ کا آئینہ صفا صلی علی محمد
جسم مبارک بکا مائتہ سے تھکے تھا	سر سے لیکے مائتا صلی علی محمد	قد وہ سر و ناز دلی لکش و دھنوز	سر سے تھالیکے مائتا صلی علی محمد
دارا لکے لکے لکے لکے لکے			جکہ کہ یہ خود خدا صلی علی محمد

مناجات دیگر

سنت نبوی پر ہونے بات قدم	امت احمد میں ہوا میرا شمار	سنت نبوی پر ہونے بات قدم	امت احمد میں ہوا میرا شمار
جہر بان ہونے میں پرورد	شرک و بدعت سے خدا پاک کر	سنت نبوی پر ہونے بات قدم	امت احمد میں ہوا میرا شمار
جام دل ہرگز نہ رکھ سدا	سنت نبوی پر ہونے بات قدم	سنت نبوی پر ہونے بات قدم	امت احمد میں ہوا میرا شمار
پاس نیک و عار نہیں ہونے	کچھ سے باقی نہ سنت کے حوا	سنت نبوی پر ہونے بات قدم	امت احمد میں ہوا میرا شمار
اس نشین بات دن میں ہونے	واقفین ملک جامیر ایمان کے	سنت نبوی پر ہونے بات قدم	امت احمد میں ہوا میرا شمار
آؤتے کو کسنا کو تھا کام	یاد میں ترے میز و دم ہو تم	سنت نبوی پر ہونے بات قدم	امت احمد میں ہوا میرا شمار

فهرست کتب مطبوعه نظام المطابع مدرسه

کتاب شعبه	روح الامان	صراط الاسلام و النجاه	نزهة المراهق و مناقب سيد القادوس
کشف الحجاب	احکام الذبح و مسائل تجارت	مجموعه مرتبه	کنز السعادت
حقوق الزوجين	ديوان غوث الاعظم	مجموعه اودهي نامه	رساله گوشه
الفبا	خزانه معدلت	اشد بس باقى بوس	انصار صبيان
تعليم نامه جلد اول حتى قلم	تعليم نامه جلد دوم	قادر بارى رازى بارى	احکام الرضا عت
زاد الاخرت هندی	تعليم نامه مدرسه	ليل مجنون ناهى	تعليم نامه جلد اول
حکایت لطيفه فارسی	قواعد بغدادی معنی چکانا و زودنو	بغدادی الفبا معنی و زودنو	حکایت لطيفه فارسی
ورد مبارک تفسير فضل الکريم ع	سراج العقاید	مجموعه نور نامه	تصريف فارسی
کريما مترجم	کفایت الاسلام فقه شافعی	قصه دانی حليمه و بلال	سکرات نامه
شروط اقد هندی	حروف تہجی صحیح	حروف تہجی	شبه آشوب
اخوان الصفا	سراج الاميان تصنیف فدا ح	لحلقه مع نقشه	چک سبقي عطيه شکره
مرثیه محمد رضا	تنبیه العوام	قصه قاضی چور و لعل گوهر	گلزار است + انشاء فائق
مجموعه سکرات نامه	بنج گنج احمدی	گلشن سار المسعود غازی	علم نامه تاريخ + گلزار اتم
گلستان هندی	مفيد النسا	گلستان شهادت	کشف الخصاصه
گلشن سعادت محشی	مجموعه قصه کالی گوری	مجموعه قصه اکوشحه	قواعد فارسی ضرور المبین
دود و دلیه نان قلید	آدم مع تصريف غریزیه	نصیحت المسلمین	کريما هندی
عقاید مولوی باقر آگاه	کتاب قدس کرامت قادری	چهار کرسی احمد خان ابرنی مع الفوار	آدم سنی لفظی + اندر سبیا
مختصر اللغات	چهارچشم محشی	گلزار دیات فصل الخطاب	گلزار نسیم - عشق مصطفی
شرح ستر الشهادتین	منتخب غرض اصل الاشیا	مصباح الحقیق + راه نجات	مجموعه شش ساله
صع کاستاره	آداب الصالحین	مدینه الانوار + مشوی ح	تحقیق قوانین
چهار درویشان تصویر	بوستان شهادت	مجموعه + تمکيل الاميان	نزار مسائل + عقاید جامی
طوطه کبابی با تصویر	خوان نعمت + راه جنت	طغرائی قسام مرتبه با قسام	فوائد غوثیه گیاره مجلس
الهم سيقول تکلم السراج	خود عم + تبارک	اخلاق هندی	نزهة المراهق و مناقب سيد القادوس

اود سوائے اسکے بہت سے عمدہ عمدہ کتب طبع ہو رہے ہیں لیکن ہم گنجائش کے بیان نہیں کر سکتے جن حضرات کو فہرست کتب و تصانیف
 کتبہ محمد عبدالعزیز عفی عنہ

و بعد اسناد قل من اذا اشتغى الوالد في الجنة كان

حمله و وصيه في ساعته كما يشتهي وقال اسناد

بن ابراهيم في عهد النبي اذا اشتغى المؤمن في الجنة الوالد

كان في ساعته ولا يشتهي رواه الترمذي وقال هذا حديث

عريب وروي ابن ماجه الرابعة والدار